

سوزا
34

تاریخ
259

مادامکاش

سیاوی

634/3

انوار و اشک

حضرت قطب جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۵ اعظمی ۷۵

اشعار
۱۴ (ردائق منظم)
۱۸ - ۱۲ (پرس)
۷۳ - ۳۱ (روانوی)
۷۴ (عکرت نوشت)

634/3

تص ۲۵۶۰

ملکیت

بشمول

احوال و آثار

حضرت قطب جمال لدین احمد بانسوی علیہ الرحمۃ

ترقیب و تالیف

سر دار علی احمد خاں

○

ناشرین

انجمن فلاح و بہبود زائرین پاکستان

۱۷ - بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تعداد: ایک ہزار

طابع: اشرف پرنٹنگ پریس۔ ایک روڈ۔ لاہور

کتابت: محمد زاہد

53334

۱۹۸۵

جدید سن اشاعت

فہرست

- ۱۔ تعارف از حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ
- ۲۔ حمد باری تعالیٰ۔ از حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسوی^۲
- ۳۔ نعت رسول مقبول^۱۔ از حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسوی^۲
- ۴۔ منقبت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ^۳ از حضرت قطب جمال ہانسوی^۲
- ۵۔ منقبت در شان حضرت قطب جمال ہانسوی^۲۔ از آرزو سپہار پوری
- ۶۔ احوال و آثار حضرت قطب جمال ہانسوی^۲۔ از سردار علی احمد خاں
- ۷۔ تذکرہ خواجگان سلسلہ چشتیہ جمالیہ، از سردار علی احمد خاں
- ۸۔ شہر ہانسی کا تاریخی تذکرہ، مرتبہ۔ سردار علی احمد خاں
- ۹۔ منظوم شجرہ سلسلہ عالیہ چشتیہ جمالیہ
- ۱۰۔ شجرہ خاندان حضرت قطب جمال ہانسوی^۲
- ۱۱۔ جمال الدین احمد ہانسوی^۲ الخطیب مقالہ از پرنسپل محمد مسعود احمد صاحب
- ۱۲۔ ملہات عربی من تصنیف حضرت قطب جمال ہانسوی^۲ بمبئی ناری
- وارد و تراجم
- ۱۳۔ انگریزی ترجمہ ملہات۔ از سردار علی احمد خاں



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف

مصطفیٰ جانِ رحمت پر اکھوں سلام
 شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر سے
 دور کی نسبتِ علمانی اس دنیا کی سروریوں پر غایت درجہ فضیلت رکھتی ہے
 اور ان سے اقرب نسبت رکھنے والوں پر لاتعداد تاج شاہی ان کے قدموں
 کی خاک بننے کے آرزو مند رہے ہیں اور بڑے بڑے بادشاہ ان کے در کی
 حاضری کو فخر و مباہات قرار دیتے رہے ہیں۔

حضرت خواجہ قطب جمال الدین احمد ہانسویؒ کا سب سے بڑا کمال، سب سے
 بڑی عظمت اور سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ شیخ سحر و بر حضرت گنج شکر کے
 محبوب اور اجمل خلفاء کرام میں سے ہیں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین
 محبوب الہی دہلویؒ سے سلسلہ نظامیہ، حضرت خواجہ علاؤ الدین علی احمد صابر کلیریؒ
 سے سلسلہ صابریہ اور حضرت شیخ قطب جمال ہانسویؒ سے سلسلہ جمالیہ جاری
 ہوا۔ رحم اللہ تعالیٰ ان سلسلے روحانی کے بزرگوں سے کروڑوں طالبانِ حق
 فیضیاب ہو کر مدارج علیا پر فائز ہوئے اور ہنوز سلسلہ فیض جاری و ساری ہے
 حضرت خواجہ قطب جمال ہانسویؒ حضرت خواجہ گنج شکر کا جمال ہیں

اس جمال گنج شکر نے جہاں اپنی روحانی توجہات سے لاتعداد تشنگانِ علوم معرفت کی تشنگی کو دور کیا اور ہزاروں کو منزلِ مقصود پر پہنچایا وہاں بعد میں آنے والے صوفیا صافیہ کی رہنمائی کے لئے "ملہمات" کے نام سے عربی میں ایک رسالہ تحریر فرمایا جس کا موضوع نام سے ظاہر ہے۔ یہ رسالہ فیضِ قبالہ نقل و درنقل ہوا اہل دل حضرات کے کتب خانوں کی زینت بنا رہا۔ یہ رسالہ پہلی بار ۱۸۸۹ء میں فارسی اور اردو ترجمہ کے ساتھ زیور طباعت سے آراستہ ہوا تھا جو قلیل عرصہ میں "النادر کامل معدوم" کے مصداق ہو گیا۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے کچھ عرصہ بعد بیرسر عبد الشکور السلام صاحب (اولاد حضرت خواجہ قطب جمال) کی کاوش سے رسالہ ملہمات دوسری بار منظر عام پر آیا اور اب تیسری بار دودمانِ جمالیہ کے معارف پروردار علم نواز فرد جناب حبس عبد الشکور السلام اور ہمارے فاضل محترم سردار علی احمد خان کی مساعی سے بعد انگریزی ترجمہ اور حالاتِ بابرکات حضرت قطب جمال اور تذکرہ خلفاء آں حضرت اور دیگر کسی اضافوں کے ساتھ منصفہ شہود پر جلوہ گر ہو رہا ہے۔

زنگلش ترجمہ اور حالات حضرت مصنف علیہ الرحمۃ جناب فاضل محترم سردار علی احمد خان کی کاوش کا نتیجہ ہیں سردار صاحب مدظلہ، مختلف زبانوں کے ماہر ہیں اور ان کی انگریزی کو تو حلقہ ادبا میں بہت زیادہ سراہا جاتا ہے جناب سردار صاحب کا علمی اور ادبی ذوق نہایت شستہ ہے موصوف انگریزی اور اردو زبانوں میں کتابیں تصنیف کرنے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ اور معلومات

انرا مضامین و مقالات بھی لکھتے رہتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک ان کی زندگی کا حسین ترین پہلو یہ ہے کہ وہ شیخ الادویا حضور داتا گنج بخشؒ کے عاشق صادق ہیں۔ روزانہ کی حاضری ان کا معمول ہے۔ آپ تمام سلسل کے صوفیہ کرام کا تہہ دل سے احترام کرتے ہیں اور ان کے مزارات سے کسب فیض ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ سردار علی احمد خان کے علمی کارناموں کا تعارف اسی مختصر تحریر کے ذریعہ نہیں کرایا جاسکتا۔ ان کی چند ایک تصانیف کے اسماء یہ ہیں۔

۱۔ سفرنامہ حج (اردو) ۲۔ دی نقشبندیہ (انگریزی) ۳۔ شہزادی جہاں آرا بیگم کے رسالہ "صاحبیہ" کا انگریزی ترجمہ بموجہ حالاتِ زندگی۔ ۴۔ حضرت برہان الدین غریب نواز علیہ الرحمۃ کے ملفوظات کا انگریزی ترجمہ ۵۔ نغمہ بلب (سروجینی ٹائیڈ کی نظموں کا منظوم اردو ترجمہ) ۶۔ برصغیر کے دلبان مصوری (اردو)

سردار صاحب کا شعری ذوق بھی بڑا بلند ہے آپ اردو، انگریزی اور فارسی میں لکھتے ہیں۔ ان کے کلام کا غالب نعت و منقبت پر مشتمل ہے۔ "ملہمات" کا پیش نظر ایڈیشن انجمن فلاح و بہبود زائرین پاکستان لاہور کی طرف سے طبع و شائع ہوا ہے۔ انجمن کے جملہ اراکین ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ جناب حبٹس عبدالشکور السلام نے کتاب کا پیش لفظ تحریر کر کے حق فرزند ادا کیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الخیر

خاک راہ در دمنداں

(حکیم) محمد موسیٰ عفی عنہ — لاہور

۶۔ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ

حمد باری تعالیٰ

حمد سے کہ پہنچو بحر کرم بے کراں بود
 حمد سے کہ چوں ز حیطہ جہاں سر بُرل کشد
 حمد سے کہ چوں زباں دہش نور را بیاب
 باد انثار یار کہ قدوس و کبریا
 و آں را کہ دیدہ بر تو بود ز آتش دروں
 در محنت فراق چو دل می رود دست
 ہر مرھمے ز غیر تو دل جبراحت است
 حمد سے کہ شکر نعمت ہر دو جہاں بود
 ہر تار موے بر تن ازاں صد زباں بود
 تحسین قدسیاں ہمہ نعم البیباں بود
 کال مقصد مجاہدہ قدسیاں بود
 چوں ابر بر لباط جہاں دلفشاں بود
 در لذت وصال بہ ہیں تا چہ ساں بود
 ز خمے کہ از تو میرسد آرام جاں بود

ترا باشد سزا عز و خدائی
 دہندہ برگ گل از باد و خاکے
 توئی فرود قدیم و حتی و قیوم
 نہ جنبان و نہ ساکن بر زمینے
 مقدس از زن و فرزند نسلے
 منم امیدوار و صلّت تو
 برائے لقمہ جہاں بادشاہا
 تو داری ملک ملک و باد شاہی
 بسنگ اندر نہندہ تارہائی
 توئی بے شبہ و بے چون و چرائی
 نہ اورنگ و معلق در ہوائی
 منزہ از خور و خواب و زجائی
 مبادا کہ تو م باشد جدائی
 بکویت می کنم دائم گدائی

مکن بیگانہ احمد را چو ہم تو،
 بخود وادی مرا اورا آشنائی

نعت

واٹے سید نیکو شمیم، واٹے خواجہ عالی ہم
 اسم شریفیت مصطفیٰ ذات لطیف محبتی
 در لفظ تو ذوق شکر از نور تو یک نہ جو
 مصباح علم افروختی، عود رسالت بوختی
 عالم کہ تو پر نور شد کفر و ضلالت دور شد
 در ہر دو عالم سروری مرہترے در خوری
 احمد کہ ہست آں امتت ریزے بگفت از ترست
 فردا شفاعت کن و را در حضرت پاک خدا
 واٹے پیشواٹے محترم واٹے مقداٹے محترم
 قول غریبیت مرتضیٰ کف عطا باش تو کم
 بارے تورے قمر، ہمچو غبا سے در ظلم
 احکام شرع آموختی آرا کہ از دیں ز در قم
 شہرے ہدیٰ محمود شد در و چو نہادے قدم
 بر ذات تو پیغامبری شد ختم باخیر الامم
 تار و محشر از مدحت گوید نیا بدیج کم
 تا گرد در آتش رہا گوہست ترساں دم

نعت

بذر خواجہ عالم زباں بیارائیم
 دہان بستہ بمدح رسول بکشائیم
 نوائے عزوجل چوں ستودہ سیدرا
 مراچہ زہرہ دیارائے آنکہ بتائیم

در ملح حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثمالی

زہے لفظ دہان ابو حنیفہ
 مبین گشت علم فقہ و شائع
 کشادہ گشت قفل باب قنوی
 عروس شرع زیور کرد ازاں زر
 ندیدہ دیدہ کس در نقاہت
 دریدہ سینہ سبیل از درایت
 عقاب مبتدع بودہ لکد کوب
 بتقوی و دیانت بودہ برتر
 ز جوئے برد باری گشته سیراب
 بفضل و علم و حلم و زہد و تقوی
 سخن جوئی و دین داری رسیده
 بسے برداشت الوان حقائق
 ز بہر نعمت علمی بسے شد
 ز فرہ کنج معانی کرد حاصل
 کجا مردے بہ صف علم آل گو

چنیں شیریں بیاب ابو حنیفہ
 ز الفاط و دھان ابو حنیفہ
 ز مفتاح بنان ابو حنیفہ
 کہ حاصل شد ز کمان ابو حنیفہ
 دریں عالم بسان ابو حنیفہ
 سر نوک سنان ابو حنیفہ
 ز باز آشتیان ابو حنیفہ
 ز ہفت اختر مکان ابو حنیفہ
 نہال بوستان ابو حنیفہ
 ہمہ دادہ نشان ابو حنیفہ
 بمقصد بس روان ابو حنیفہ
 ابو یوسف ز خوان ابو حنیفہ
 محمد میمان ابو حنیفہ
 طبع در نشان ابو حنیفہ
 بکف گیرد کمان ابو حنیفہ

کہ گروہ میسر زبان بو حلیفہ
بھی یا بند نان بو حلیفہ
نکردے ترحبمان بو حلیفہ
رموزات بیان بو حلیفہ
کہ گشتم مدح خوان بو حلیفہ
بفضل خود روان بو حلیفہ

کہ باشد بسیار فضل و دانش
کہ تا امروز بر خوان لغت
مسائل کے شدی حل گر مفسر
مزدگر عاقلان برجاں نگارند
مرا فخر است بر اہل زمانہ
خداوند از احمد شادگرداں

قرین رحمت و رضوان خود دار

بماہ و سال جہان بو حلیفہ

منقبت

حضرت خواجہ قطب جمال ہانسوی رضی

اے جمال ہانسوی اے جان جانان فرید
بادشاہ ملک عرفان و مزاج الاولیاء
قدرت آئینہ ہے تیرا قدرت اک شانہ ترا
تیری آنکھیں ایک مرکز کثرت انوار کا
تیری ہستی میں ہیں انوار ازل جلوہ فگن
کون ہے وہ جو فیض باطنی پاتا نہیں

زینت و آرائش بزم درخشان فرید
پیکر نور حقائق منظر ذات خدا
مضمراک لفظ محبت میں ہے افسانہ ترا
تیرا دل ہے اک خزانہ وحدت الہیہ کا
خواجہ ہند الولی کی زلف سے سایہ فگن
تیری چو کھٹ سے تہی امن کوئی آتا نہیں

طلعت بابا فرید الدین ہے طلعت تری

ہے میرے فہم تصور سے کہیں قوت تری

حضرت قطب

جمال الدین احمد ہانسوی

کریم و عالی صفت حضرت جمال الدین

عطا بہ ملت بیضا چو آیت یزداں

نام و نسب آپ کا اسم گرامی احمد اور لقب جمال الدین

تھا۔ آپ ۵۸۳ھ میں غزنی شہر (افغانستان) میں تولد ہوئے۔ آپ کے والد محترم حضرت قاضی حمید الدین عرف شیخ محمد تھے جو دینی علوم کے علاوہ فن سپہ گری میں بھی مہارت نامہ رکھتے تھے۔ جب سلطان شہاب الدین محمد غوری نے ہندوستان پر دوسرا حملہ کیا تو قاضی حمید الدین اس لشکر میں ایک پلٹن کے سالار تھے اور حضرت قطب جمال کے حقیقی ماموں سید نعمت اللہ شاہ ولی بھی لشکر مجاہدین میں شامل تھے۔ انہیں شہادت نصیب ہوئی اور ہانسی کے قلعہ میں مدفون ہوئے۔ ان کا مزار اب تک موجود ہے۔ ہانسی کی فتح کے بعد حضرت حمید الدین قاضی شہر مقرر ہوئے۔ اور آپ نے یہاں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ حضرت قطب جمال پانچ برس کے تھے۔ کہ اپنی والدہ ماجدہ اور دیگر اہل خاندان کے

ساتھ مستقل اقامت کیلئے ہانسی وارد ہوئے۔

حضرت قطب جمال الدین ہانسوی کا شجرہ نسب یوں ہے:
 حضرت جمال الدین احمد بن قاضی حمید الدین بن حضرت سلطان
 محمود عرف شیخ مظفر بن شیخ سلطان ابراہیم بن سلطان ابو بکر بن
 حضرت سلطان عبداللہ بن حضرت سلطان عبدالرشید بن حضرت
 سلطان عبدالصمد بن حضرت سلطان عبدالسلام عرف امام حماد
 بن حضرت ابو حنیفہ نعمان المشہور امام اعظم بن ثابت بن نعمان
 بن مرزبان بن ثابت بن قیس بن یزدگرد بن شہریار بن پرویز
 بن نوشیروان بن قباد بن فیروز بن یزدجرد بن بہرام بن شاہ پلور
 بن ہرمز بن نرسی بن بہرام بن اردشیر بن بابک بن ساسان بن
 بہمن بن بہمن بن اسفندیار بن کساسپ بن تھراسپ بن بہمن
 بن کیقباد بن داراب بن طہماسپ بن نمیرود بن کینخسرو بن سیاوش
 بن رستم بن دستان بن سام بن زریمان بن عامر بن علوان بن
 عجلاق بن عاد بن عوص بن آرام بن حضرت نوح بحی اللہ علیہ السلام
 (بحوالہ دیوان خلیل)

حضرت جمال الدین احمد قطب ہانسوی کا حسباً سلسلہ (ناٹھانی)
 حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر حلی کے علاوہ حضرت سید
 جلال الدین جہانیاں جہانگشت بخاری ادچی سے بھی ملتا ہے
 اور ناٹھانی سلسلہ کی ایک لڑی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر
 ناردنی اجدد صنی سے بھی جا ملتی ہے۔ حضرت قطب جمال الدین
 احمد ہانسوی کے نانا حضرت مخدوم سید احمد گیسو دراز عزیزی تھے

جو ایک خدا رسیدہ بزرگ اور درویش کامل تھے۔ سراج النسب میں لکھا ہے کہ موصوف کی دو بیٹیاں تھیں ان میں سے ایک بی بی حافظہ جمال صاحبہ تھیں جن کے لطن نوری سے حضرت شیخ شرف الدین عرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی پیدا ہوئے تھے دوسری صاحبزادی ساثرہ بی بی نامی تھیں۔ جو حضرت قطب جمال کی والدہ تھیں۔

بچپن اور جوانی
 حضرت جمال الدین احمد نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر پر حاصل کی بچپن سے ہی بڑے ذہین و فطین تھے آپ کے والد بزرگوار آپ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرماتے تھے۔ علوم مروجہ (یعنی تفسیر قرآن مجید، احادیث، فقہ، تاریخ، صرف و نحو اور طب) میں سند فیضیت حاصل کی۔ آپ علوم ظاہری و باطنی میں درجہ کمال تک پہنچے ہوئے تھے۔ فقہ آپ کا خصوصی مضمون تھا۔ آپ فن تقریر میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ مبداء فیض نے آپ کو شاعری کا بھی ملکہ عطا کیا تھا۔ آپ صاحب دیوان شاعر تھے۔ اور خطیب تخلص کرتے تھے۔ حضرت جمال شریعت کے بڑے پابند اور خلق محمدی کا نمونہ تھے۔ نوجوانی میں بھی بڑے پارسا اور پرہیزگار رہے۔ چھوٹی سے چھوٹی سنت کی ادائیگی کا بھی بڑا خیال رکھتے تھے۔ آپ کے والد محترم حضرت قاضی حمید الدین ابھی حیات تھے کہ آپ شہر بانسی کے خطیب مقرر ہوئے۔ اسی نسبت سے آپ مولانا جمال الدین خطیب کے نام سے مشہور ہو گئے۔ بڑے بڑے علماء

آپ کی فضیلت علمی کے معترف تھے۔ حکومت وقت کی جانب سے جو قاضی علاقہ جات ہریانہ میں مقرر ہوتے تھے وہ آپ کی ہی منظوری سے ہوتے تھے۔

بیعت و خلافت حضرت قطب جمال کی عمر

پچاس برس تھی کہ آپ حضرت

شیخ الاسلام بابا فرید الدین مسعود چشتی کے مرید ہوئے اور خلافت پائی۔ بابا صاحب سے آپ کی بیعت ہانسی میں ہی ہوئی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر بوجہ محبت حضرت قطب جمال ہانسی میں ہی فروکش رہے۔

رواق منظر چشم مرزا آشیانہ تست کرم نہاد فرود آگہ خانہ خانہ تست حضرت بابا فرید الدین ہانسی میں مقیم تھے کہ آپ کے پیر روشن ضمیر حضرت قطب الدین بختیار کاکی دہلوی کی دنات کی خبر آئی چنانچہ آپ نے دہلی کا سفر اختیار کیا دیاں پہنچے تو حضرت قاضی حمید الدین ناگوری سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے حسب ارشاد قطب اقطاب آپ کو ان کی نعلین، غصا اور خرقة سپرد کئے بابا صاحب نے خرقة زیب تن کیا اور تین چار روز آستانہ قطب صاحب پر قیام کرنے کے بعد عازم سفر ہوئے۔ آپ کے پیر بھائیوں اور مریدان قطب الاقطاب نے عرض کیا کہ چونکہ آپ کو قطب صاحب نے اپنا جانشین مقرر فرمایا ہے۔ اس لئے اب آپ کا قیام دہلی میں ہی ہونا چاہیے۔ لیکن آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ ہمیں جو نعمت پیر نے عطا کی ہے۔ وہ ہانسی اور اس کے جنگل میں ہے

چنانچہ حضرت بابا فریدؒ مانسی پہنچے اور حضرت قطب جمال کو
 خلافت عنایت کی۔ نیز حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کے
 تبرکات یعنی خرقة، عصا نعلین اور تلمبی کتب عوارف المعارف
 مصنفہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ عطا فرمائے۔ حضرت
 بابا فریدؒ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ "جمال جمال ماست" اور کبھی
 ارشاد ہوتا کہ "جمال می خواہم کہ گرد سر تو بگیرم" اور کبھی یوں ارشاد
 فرماتے کہ "از خود بر نجم لیکن از جمال نہ نجم" (یعنی خود سے رنجیدہ
 ہو جاتا ہوں لیکن جمال سے کبھی نہیں) حضرت قطب جمال کو بھی
 اپنے مرشد سے کمال الفت تھی۔ ان کی منقبت میں بہت سے اشعار
 لکھے ہیں ہم یہاں تبرکات چند بیات نقل کرتے ہیں۔

دارد و بد ہر نفس و دل، پاک پیرِ من
 کامروز ہست قدوہ سلاک پیرِ من
 شاید و صنو ز کوثر و باشد سزا کہ تا
 سازد ز شاخ طوبی مسواک پیرِ من
 ملک جہان نخواہد در ہمت بلند
 زہ را طلا شمارد چوں خاک پیرِ من
 خاشاک و نخس نمود متاع و قماش دہر
 بگذاشت این ہمہ نخس و خاشاک پیرِ من
 در صدر قرب چوں بخداوند انس یافت
 شاداں بود ہمیشہ نہ نعمناک پیرِ من
 ہر سر بیائے پیر معلا کعب رسد

چوں پا نہاد بر سر افلاک پیر من
 پریم فرید دین من احمد مرید او
 زان میدید بدستم فتراک پیر من

آنکه بگرفت راه پیر جمال
 بار دادش زله پیر جمال
 کرد روشن شب مریدان را
 طلعت همچو ماه پیر جمال
 چوں جنیدے کجا کہ تا گردد
 محرم پیش گاہ پیر جمال
 در صفت او یسار بود شایان
 از ملائک سپاه پیر جمال
 شاید او جبرئیل بر خواند
 قصه قدر و جاہ پیر جمال
 ساحت حضرت خدا باشد
 در خور خالقان پیر جمال

والا فرید ملت و دین آنکه نزد او
 خرد و بزرگ از ره توقیر میرود
 که صدیکے بگفتم از آفرین او ہمیں
 در بیان مدحش تقصیر میسرود

شیخ عالم فرید ملت و دیں
آنکہ از وزندہ گشت نام شیوخ

اپنی والہانہ خدمت و خلوص اور ارادت کی بدولت حضرت جمال الدین بابا صاحب کے منظور نظر بن گئے۔ پاک پتن پہنچ کر انہوں نے کافی عرصہ اپنے مرشد کی خدمت میں گزارا۔ یہاں آپ کے سپرد لنگر فریدی کے لئے جنگل سے ڈیلہ ایک قسم کا جنگلی پھل لانے کی ڈیوٹی لگی۔ آپ یہ کام نہایت مستعدی سے سرانجام دیتے رہے۔

حضرت قطب جمال نے جب بابا فرید صاحب کی صحبت اختیار کی تو سرکاری عہدہ قضا و خطابت سے استعفیٰ دے دیا حکومت وقت نے مدد معاش کے لئے جو اس عہدہ و منصب کے ضمن میں دیات اور معافی اراضیات دے رکھی تھیں۔ وہ قطب صاحب نے واپس کر دیں۔ متقدمین پران سلسلہ کے طریق پر آپ تمام عمر بادشاہ یا امراء کے در پر نہیں

پشت پازن تخت کیکاؤس را سریدہ از کف مدہ ناموس را
حضرت قطب جمال نے تمام عمر امیرانہ لباس زیب تن نہیں کیا۔ آپ کی خوراک سادہ ہوتی تھی اور مقدار بہت کم۔ آپ ہمیشہ کم گفتن، کم خفتن کم خوردن پر عامل رہے۔ مہمان نوازی آپ کا خاصہ تھا

سفر میں گھوڑے کی سواری کے علاوہ پیدل بھی چلتے تھے
قطب صاحب نے سات مرتبہ پاک تین جا کر اپنے پیر و مرشد حضرت
بابا صاحب کی خدمت میں حاضری دی۔ ع

برائے دین روئے چوماہست

بہمیشہ جان و دل سویت کشانت

اپنے دیوان میں ایک جگہ لکھتے ہیں :-

برد در خدمت شیخ المشائخ فرید الحق والدین باارادت

چواحمد شد مرید او، ولیکن نگہ میدار آداب عبادت

اتباع سنت کی تلقین فرماتے اور خود چھوٹی چھوٹی چیزوں میں
بھی اس کی پیروی کرتے تھے۔

حضرت قطب جمال عالم باعمل تھے۔ اور صوفی باصفا اور عاشق
رسول مقبول تھے ع

دارم ہمہ جا با ہمہ در ہمہ حال

در دل ز تو آرزو و در دیدہ خیال

دنیاوی شان و شوکت اور سرکاری مرتبہ و منصب ترک کر کے

اپنے درویشی اختیار کی اور یہ غریبی آپ کے لئے باعثِ فخر تھی ع

سازدیک جہاںیاں گدا ئیم

در عالم فقر بادشاہیم

حضرت قطب جمال کسی سے کچھ طلب نہ کرتے تھے۔ تحائف

قبول کرنے میں بھی آپ کو تامل رہنا۔ خالقہ اور گھر بار کے خرچ میں تنگی
رہتی تھی لیکن آپ نہایت حوصلہ مندی سے اور صبر سے گذراوات
کئے جاتے تھے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی سے روایت ہے کہ وہ پاک تین
جاتے ہوئے ہالنسی پہنچے اور شیخ جمال الدین قطب سے ملاقات ہوئی انہوں
نے فرمایا کہ مرشد بابا فرید سے عرض کر دینا کہ میرے خرچ میں تنگی رہتی
ہے۔ فراخی کے لئے دعا فرمائیں۔ بابا صاحب نے جو اب ارشاد فرمایا
کہ قطب جمال کو واضح کر دیجئے کہ جب کسی کو کہیں کی ولایت دی جاتی ہے
تو اس کو چاہیے کہ وہاں کے لوگوں کو اپنی جانب مائل کرے (بچوں
ولایت برکے دادہ شود اورا واجب است کہ استمالت آن
ولایت بکند)

قطب صاحب کی عظمت بزرگی حضرت نظام الدین اولیاء
فرماتے ہیں کہ قطب جمال کی

قدر افزائی بابا صاحب یہاں تک کرتے تھے کہ جب مجھے خلافت نامہ
عطا ہوا تو مرشد نے ارشاد کیا کہ یہ خلافت نامہ مولانا جمال الدین کو
دکھا دینا۔ چنانچہ ہالنسی پہنچ کر میں نے اپنا وہ خلافت نامہ برائے
ملاحظہ پیش کیا تو آپ خوش ہوئے اور شفقت سے میری (مزید روحانی)
تربیت فرمائی اور یہ شعر پڑھا ع

خدا نے جہاں را ہزاراں سپاس
کہ گوہر سپردم بگوہر شناس

ایک اور واقعہ حضرت نظام الدین اویبار محبوب الہی نے یوں بیان کیا ہے کہ بابا صاحب نے ایک آدمی کو خلافت نامہ دے کر قطب صاحب کے پاس ہانسی بھیجا۔ لیکن قطب صاحب نے اس شخص سے فرمایا کہ میں تم خلافت کے لائق نہیں ہوں۔ چنانچہ دستاویز خلافت نامہ چاک کر دی گئی۔ وہ شخص پاک تپن واپس لوٹ گیا۔ اور اس امر کی شکایت بابا صاحب سے کی۔ ان کا جواب یہ تھا کہ "دریدہ جمال رافریدتوال ددخت" کتاب نوادر السفر میں بھی ایک ایسا ہی واقعہ مندرج ہے۔ لیکن اس میں عبارت یوں لکھی ہے۔

"ازہر کہ جمال جامہ خلافت بستاند فرید اورا باز دادن نتواند"
 سبع سنابل میں یہی واقعہ درج ہے۔

صاحب طبقات حسامی نے تحریر کیا ہے کہ بابا فرید جس کو خلیفہ نامزد کرنے اسی کو قطب جمال کے پاس بھیجتے تھے۔ قطب صاحب اس کی تربیت فرماتے۔ اگر لائق خلافت سمجھتے تو خلافت منظور فرماتے ورنہ خلافت نامہ چاک کر دیتے۔ وہ اگر بابا صاحب سے شکایت کرتا تو جواب ملتا کہ "دریدہ جمال رافریدتواند ددخت"

نقل ہے کہ ایک بار حضرت بہاؤ الدین ذکر یا سہروردی ملتانی نے حضرت بابا صاحب کو لکھا کہ میرے سارے مرید اور خلفاء کے بدلے آپ احمد جمال کو ہمیں دے دیجئے اور شرط محبت یہ ہے کہ اس سودے کو آپ درہم برہم نہ کریں۔ بابا صاحب نے جواب دیا کہ جمال میرا جمال ہے سودا مال میں ہوتا ہے نہ کہ جمال میں۔"

تذکارِ قطب حضرت محبوب الہی کی زبانی مولانا شمس الدین
دبیر۔ قطب جمال

احمد بالنسوی اور نظام الدین اولیاء محبوب الہی، حضرت بابا صاحب کے آستانہ پر چند دن قیام کرنے کے بعد رخصت لینے گئے۔ قاعدہ یہ تھا کہ قافلہ میں جو بزرگ ہوتا تھا اس کو مرشد رخصت کے وقت مناسب نصیحت فرماتے۔ اس موقع پر بابا صاحب نے قطب صاحب کو نصیحت فرمائی کہ نظام الدین کی خبر گیری کرنا۔ قطب جمال نے بڑی خبر گیری فرمائی۔ جب قصبہ اگروہہ وارد ہوئے تو وہاں کا حاکم حضرت قطب جمال کا دوست تھا وہ اپنے مکان پر لے گیا۔ اور نہایت پر تکلف دعوت کی۔ قطب صاحب نے روانگی کے لئے اجازت چاہی تو اس نے عرض کیا کہ یہاں لوگ قحط میں مبتلا ہیں۔ جب تک بارش نہ ہو آپ یہیں تشریف رکھیں۔ قطب صاحب خاموش ہو رہے۔ صبح نہ ہونے پائی تھی کہ خوب زور سے بارش ہونے لگی صبح کو حاکم اگروہہ نے سواری کے لئے گھوڑے پیش کئے اور ہم وہاں سے روانہ ہو گئے حضرت محبوب الہی ایک بار ہانسی گئے تو سردی کا موسم تھا۔ شیخ جمال الدین احمد نے یہ شعر پڑھا

باروغن گاڈ اندرین روز خنک

نیکو باشد ہر بسہ و نان تنک

محبوب الہی نے کہا کہ ذکر الغائب غیبیۃً انما بکا ذکر
غیبت ہوتی ہے، قطب صاحب نے تبسم کیا اور کہا کہ موجود کر لیا ہے

میں (نظام الدین) جب خلیفہ نامزد ہونے کے بعد قطب صاحب کے پاس گیا تو انہوں نے تعظیم نہ دی۔ میرے دل میں خیال آیا کہ پہلے تو ہمیں تعظیم دیتے تھے اب کیوں نہ دی۔ وہ خود گویا ہوئے کہ اے نظام الدین تعظیم نہ دینے کا سبب یہ ہے کہ اب میں ادرتم ایک ہو گئے کیا کوئی اپنے کو تعظیم دیتا ہے۔

جب میں (نظام الدین) اپنا خلافت نامہ لے کر قطب صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کی نذر کے لئے جنگل سے کچھ خشک لکڑیاں اور مٹی کے چند ڈھیلے اپنے رخساروں سے صاف کر کے لے گیا۔ اس پر خلوص نذر پر حضرت قطب صاحب بے حد مسرور ہوئے اور فرمانے لگے کہ ہمارے غسل میت کا پانی ان لکڑیوں سے گرم کیا جائے۔ اور یہ ڈھیلے ہماری قبر میں ساتھ رکھ دیئے جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

میں نے وصال کے بعد شیخ جمال الدین احمد کو خواب میں دیکھا فرماتے تھے کہ میں ہمیشہ نماز مغرب کی سنتوں کے ساتھ صلوٰۃ الروح اور فرضوں کے متصل آیت الکرسی پڑھا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسی عمل کے سبب بخش دیا۔

سیر الاقطاب کی ایک روایت

حضرت خواجہ بہاؤ الدین
ذکر یا ملتانی علیہ الرحمۃ

نے مخدوم بابا فرید الدین گنج شکرؒ اجمودھنی سے کئی مرتبہ شیخ جمال الدین احمد ہانسویؒ کو مانگا لیکن بابا صاحب ہر بار یہی

53334

جواب دیتے کہ "جمال الدین جمال ما است و کسے شخص جمال خوشی
 را بہ دیگرے نبی دہد" آخر خواجہ بہاؤ الدین زکریا نے اپنے جذب
 باطنی سے شیخ جمال الدین کو اپنی طرف کھینچا۔ شیخ جمال کے دل
 میں اضطراب پیدا ہو گیا اور انہوں نے بابا صاحب سے خواجہ زکریا
 ملتانی کے پاس جانے کی اجازت طلب کی۔ مرشد گرامی کو ان کا یہ
 اصرار ناگوار گزرا اور ایک روز حالتِ جمال میں شیخ جمال الدین
 ہانسوی سے فرمایا: "برو دروئے خود سیاہ کن" یہ الفاظ
 نکلنے ہی شیخ جمال الدین کا جمال صورت متغیر ہو گیا۔ اور کلمات
 باطنی سدب ہو گئے۔ وہ خانقاہ فریدی سے نکل کر دیوانہ وار دشت
 نوروی کرنے لگے۔ کہ بابا صاحب کی ناخوشی ان کے لئے سوہان روح
 بن گئی تھی۔ ہر وقت آہ و زاری کرتے اور مرشد گرامی کو یاد کرتے
 اکثر حالتِ جذب جنوں میں اپنا لباس پھاڑ ڈالتے اور کبھی سر پر خاک
 ڈالتے۔ اسی حالت میں ایک سال گذر گیا۔ بابا فرید کا عقیدت مند
 ایک سوداگر مسمی شیخ عالم اس جنگل سے اپنے قافلہ کے ساتھ گزرا
 جہاں شیخ جمال الدین پریشان پھر رہے تھے۔ اس نے آپ کو
 پہچان لیا اور آپ کے حال پر نہایت تعجب اور افسوس کا اظہار
 کیا۔ شیخ جمال نے "ہائے فرید" کا نعرہ مارا اور بے ہوش ہو گئے
 جیب ہوش میں آئے تو سوداگر سے التجا کی کہ سرکار فرید میں میری
 طرف سے یہ عرض کر دینا، ع
 حضرت گنج شکر قطب زمان قوطب زمین چشم رحمت بکشا جانب درویشی بہ ہیں

بابا صاحب کو شیخ جمال کی حالت سن کر بہت رحم آیا اور جواباً
ایک مرید کے ہاتھ انہیں یہ رباعی لکھ کر بھیجی۔

روگرد جہاں بگرد، وپا آبدکن

گر ہچو منی یابی و مارا گلہ کن

یک صبح با خاص بی بردر ما

گر کار تو بر نیارد، آنگاہ گلہ کن

یہ رفقہ پاکر شیخ جمال بے حد خوش ہوئے اسے بار بار چومتے اور
آنکھوں سے لگاتے تھے۔ اسی وقت پاک پتہ کے لئے چل کھڑے ہوئے
اور مرشد کی خدمت میں آکر خوب روئے۔ بابا صاحب نے انہیں اپنے
سینے سے لگا لیا اور تمام سلب کردہ کمالات واپس
عطا کر دیئے۔

نوٹ :- بعض محققین کے نزدیک یہ روایت ثقہ نہیں

ہے اور ناقابل تسلیم قرار دی گئی ہے (

بابا صاحب نے شیخ جمال الدین احمد کو قطب کا خطاب دے کر
ہانسی روانہ کر دیا۔ جہاں آپ نے بقیہ عمر اصلاح خلق میں گزاری۔

متذکرہ صدر روایت کے علاوہ ایک

دوسری روایت

اور غیر ثقہ روایت سیرالاقطاب

اور خزینۃ الاصفیاء میں درج ہے اور وہ یہ کہ بابا فرید الدین کے

بھانجہ مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر جب ہانسی پہنچے اور اپنی

سند خلافت تصدیق و توثیق کے لئے شیخ قطب جمال کو

پیش کی تورات کا دقت تھا۔ حجرے کا چراغ ہوا کے ایک تیز جھونکے سے
 بجھ گیا۔ مخدوم علاؤ الدین نے اپنی انکلی کھڑی کی۔ اور وہ چراغ کی
 طرح روشنی دینے لگی۔ قطب جمال کو ان کا یہ اظہارِ کرامت
 پسند نہ آیا اور انہوں نے خلافت نامہ چاک کر دیا۔ مخدوم علاؤ الدین
 جمال میں آگے کر آئے میری سند خلافت چاک کی اور میں نے آپ
 کا سلسلہ چاک کر دیا۔ مخدوم بلا توقف واپس اجودھن پہنچے اور سب
 واقعہ بابا صاحب کے گوش گزار کیا۔ بابا صاحب نے فرمایا کہ "تیر
 پہلوانانِ دینِ خطانمی رود" اور پھر پوچھا تم نے جمال الدین ہانسوی کا
 سلسلہ کس طرف سے چاک کیا۔ مخدوم علی احمد صابری نے جواب دیا "ادل
 سے" بابا صاحب نے فرمایا کہ یہ بھی اچھا ہوا۔ اللہ تعالیٰ کچھ مدت
 بعد تمہارے ایک مرید کی دعا سے سلسلہ جمالیہ درست کر دے گا۔
 میں تمہیں نئی سند لکھ دیتا ہوں۔

اقتباس الانوار میں اس روایت کے حوالے سے یہ تحریر ہے کہ سند
 خلافت چاک کرتے وقت شیخ جمال الدین احمد ہانسوی نے یہ
 الفاظ کہے۔

"چندی سرعت چسیت صاحب ولایت دہلی را بردباری
 باید و شما طاقت نشستن یک ساعت ندارید این کار
 چہ طور پیش خواہد رفت"

نئی دہلی میں قطب روڈ کی ایک سائبر روڈ "سکا پیر مارگ" کے
 نام سے مشہور ہے۔ یہاں ایک نئی آبادی تقسیم ہند کے بعد

تعمیر ہوئی جسے ٹسکا پیر ایکسٹیشن کہتے ہیں۔ یہاں حضرت شیخ ابوبکر
حیدری کا مزار ہے۔ جہاں لوگ منت کے طور پر ٹکے چڑھاتے ہیں
شیخ ابوبکر حیدری سے حضرت قطب جمال ہانسوی کے مراسم
لے حد دوستانہ تھے دونوں میں بڑی مودت اور پیار تھا۔ قطب
صاحب انہیں "بازسقید" کہا کرتے تھے۔ اور جب دہلی جانے ان
سے ضرور ملاقات کیا کرتے تھے۔

ایک بار قطب صاحب عازم دہلی ہوئے۔ دہلی کے مضافاتی
گاؤں گاٹھراجو دریائے جمنہ کے کنارے پر واقع ہے، میں قیام
کیا۔ مولانا حسام الدین آپ کے استقبال کو آئے بعد سلام علیک آپ
نے دریافت فرمایا کہ ہمارے سقید باز کا کیا حال ہے۔ مولانا نے عرض
کیا کہ میں آپ کی ملاقات کے لئے آ رہا تھا تو انہوں نے کہا کہ میری طرف
سے قطب سے کہہ دینا کہ میں حج کو جاتا ہوں۔ حضرت قطب
صاحب نے مولانا حسام الدین سے فرمایا کہ آپ فوراً ان کی خدمت
میں چلے جائیں اور بعد از سلام یہ کاغذ جس پر رباعی لکھی ہے
انہیں دے دیں۔

برپائے ترا سرم نثار ادلی تر
یک سرچہ بود بکہ ہزار اولی تر
در غار وطن ساز چو بوبکر آنکہ
بوبکر محمدی بغار ادلی تر

روایت ہے کہ یہ رباعی پڑھ کر شیخ ابوبکر نے اس وقت سفر ملتوی

کر دیا اور آپ کی ملاقات کے لئے چلے آئے ع

دیدار دوستانِ موافقِ غنیمت است

چوں یا نقیم حیف بود گر رہا کنیم

حضرت قطب جمال ہانسوی نے دونکاح کئے

ازواج و اولاد

پہلی بیوی سے ایک صاحبزادہ تولد ہوا جن

کا نام شاہ حامد عرف کمال الدین عرف رضی الدین تھا اور

ایک بیٹی بانو نامی تھیں۔ صاحبزادہ شاہ حامد کچھ مجذوب

سے تھے۔ حضرت نظام الدین اولیاء دہلوی فرماتے تھے

کہ وہ دیوانہ معنوی تھے۔ ایک روز جب ان سے پوچھا گیا

کہ اَلْعَالَمُ حِجَابِ الْاَكْبَرِ سے کیا مراد ہے تو فرمانے لگے کہ علم

دون حق است و ہر چہ دون حق است حجاب اکبر است، اور یہ

معانی ایسے ہیں کہ ہم نے ہزار ہوشیاروں سے بھی نہیں سنے۔ قطب صاحب

کی دوسری زوجہ حضرت شرف الدین بوعلی قلندر پانی پتی کی ہمشیرہ

تھیں جن کے بطن سے حضرت قطب ددم صوفی برہان الدین علیہ الرحمۃ

پیدا ہوئے۔

حضرت جمال الدین احمد خطیب قطب

تصانیف

ہانسوی صاحب تصنیف تھے۔ آپ کی علمی

یادگاروں میں ایک دیوان فارسی ہے جو دو جلدوں میں ۱۸۸۹ء

میں مطبع چشمہ فیض دہلی نے حسب الارشاد پیر جی رفیع الدین صاحب

بہادر تحصیلدار دہلی نے طبع کیا۔ مطبوعہ دیوان ۶۹۸ صفحات پر مشتمل ہے

دیوان کی پہلی جلد میں حمد و نعت اور غزلیات ہیں اور دوسری جلد میں زیادہ تر رباعیت ہیں۔

مؤلف سیر الاولیاء نے لکھا ہے کہ آپ کی نظم دستور عاشقان ہے۔ قطب صاحب کی عربی زبان میں تصنیف "ملہمات" ہے۔ جو ان الہامات کا مجموعہ ہے جو وقتاً فوقتاً آپ کو ہوئے۔

ملہمات۔ پندرنامہ فارسی اور نورالمواعظ بھی طبع شدہ ہیں لیکن یہ کیا ب ہیں۔

وفات سیر الاولیاء میں حضرت قطب الدین منور سے

روایت مندرج ہے کہ جب قطب جمال نے یہ حدیث دیکھی الْقَبْرِ دَوْصَهٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حَضْرَةٌ مِّنَ النَّبِیْرِان ط (ترجمہ: قبر ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھوں میں سے) تب سے آپ بے قرار اور رنجیدہ رہتے تھے۔ اذہر وقت عذاب قبر کے خوف سے بے چین رہتے۔

نیم بسمل صدم و افتادہ دوران کوٹے دوست

می روم افتاں و خیزاں تا بہ بنیم روٹے دوست

آپ کا وصال ۱۲ شعبان ۶۵۹ھ بروز پنج شنبہ کو ہوا۔ اس وقت

آپ کی عمر ۷۶ سال تھی۔ آپ کا مزار ہالنسی میں ہے جو آج بھی مرجع خلافت

ہے ہر سال آپ کا عرس بڑی شان و شوکت سے منایا جاتا ہے اور

ہزاروں بندگانِ خدا کے لئے منبع فیوض و برکات ہے

غم زدگان را بطرب دل کشائے
 گم شدگان را بکرم رہ نمائے
 جواہر فریدی میں لکھا ہے کہ چند لوگوں نے جیب آپ کی قبر پر گنبد
 تعمیر کرنے کے لئے زمین کھودی تو وہاں سے بہشتی خوشبو کی لپٹیں
 آرہی تھیں۔

یہاں ہم تبرکاً حضرت جمال قطب ہانسوی کے دیوان سے چند
 اشعار نقل کرتے ہیں :-

عاشقاں را کہ خستہ ہجرند
 رویت بے حجاب خواہد بود
 بندگان را ز حضرت مولے
 لذت اقتراب خواہد بود

چند خواہی ہمیشہ نعمت و جاہ
 کا ندریں خواستن درستی نیست
 تم درستی طلب ز حق زیراک
 ایچ نعمت ز تنہ درستی نیست

ب سون تو ملک بادشاہی چہ کتم
 بے وصل تو خسروی و شاہی چکتم
 من می خواہم ترا بصد جاں یارب
 لیکن تو مرا اگر نسخواہی چہ کتم

بو بکرؓ کہ یار غار پیغامبر بود
در دوستی رسول از صدق براد
صدیق لقب بغایتش در خور بود
چیزے کہ بدست او ز سیم و زر بود

جبریل چو از حضرت ایزد بشنود
مانعوشنودیم اے ابو بکر ز تو
بر خواجہ چنیں گفت کہ حق میفرمود
لیکن برگو کہ تو ز ما ہستی خشنود

مثل علم بے عمل آنست
چوں درختے کہ بے ثمر باشد

نعمان کہ طریق فقر بیرون آورد
انصاف بدہ کہ خوب و موزوں آورد
قرآن احادیث چو دو جیحوں یافت
ایں جوئے رداں از اں دو جیحوں آورد

کل علماء کہ قدوہ خلاقانند
نعمان ز بیان فقہ خوانے بہاد
در فقہ ہمہ متابع نعمانند
دیگر علماء ریزہ چین از خوان اند

من چشم نہادہ ام بسوئے در تو
یکبار مگر چہرہ نمائی اے دوست

اصحاب نفوس را حرام است سماع از باب قلوب را حلال است سماع
آزندہ فرحت و سرور است سماع بخشندہ روشنی و نور است سماع

از نوحہ نائے ناله زار شنو
وز زبیر و بمش حدیث اسرار شنو

از ناله چنگ و نغمہ تار شن من
بس حمد و ثنا زہر تار شنو

در وقت سماع دلکش و روح افزائے آزندہ وجد، رقت و غم فرمائے
کہ دست بھی زخم زیاد و محبوب گاہے با امید وصل می گویم پائے

در ویش تو ام ستادہ ام در کویت از راه کرم بسوئے در ویش نگر

در کار من خستہ نظر کن بکرم کز یک نظرت جملہ بر آید کارم

من خستہ جگر یک نظرت میجویم وین بخشش تو پیش درت میجویم

من خاک کف پائے کسے ام کہ اورا
در حضرت ایزد آبروے باشد

روندی ہے کو کہہ شمس یار کی
اترائے کیوں نہ خاک سسراہ گزار کی

من منتظر بار توام دستم گیر
من شیفته و وار توام دستم گیر

از غایت اشتیاق اندر شب و روز
خواہند دیدار توام، دستم گیر

از پائے چو در فنادہ ام دستم گیر
دل عشق تیرا بدادہ ام دستم گیر

من سوختہ فراق بر بوئے وصال
سر بردر تو نہ سادہ ام دستم گیر

دل راز پئے فراق محزون بینم
شیدا و سراسیمہ و مجنون بینم

بر جیسی کہ داور و شنائی دادہ است
گفتی کہ تر آفتاب تاباں زادہ است

ناہید کز نور فرومی ریزد
گوئی ز دہان مہ یروں افتادہ است

شب بسوئے چرخ رہے کرد نگاہ
بر روئے سپہر دیدر خشاں شدہ ماہ

گوئی کہ میان دشت پیداکشہ است
یک چشمہ آب و گرد اورستہ گیاہ

خطاط چو کلک در انامل آرد
و آن که خط نغز بر ورق بنگارد

ماند به یکے زلف مغبر کہ نگار
بر عارض کافور صنعت بگذارد

گیسوئے عروس شب در آویخته اند
مہ را بہ شبے او برانگیختہ اند

از بہر لب اس ماہ پیرایہ شب
دیبہ کشیدہ اند و در ریختہ اند

بر خمیں کہ نوبت سحر می بزنند
مرغان سحر نوائے ترمی بزنند

در کورہ صبح زرگران گمردوں
از بہر عروس روز ترمی بزنند

شب رفت و ستارہ ریخت اندر غم شب
مہ روئے سیاہ کرد در ماتم شب

افسوں گر صبح دم دم افسوں می خواند
تا مہرہ نہا دانہ دہن ارقم شب

از صبح برانگیخته اند آتش و آب
در شرق مگر ریخته اند آتش و آب

بر روئے فلک چشمه خورشید نگر
گوئی که بیامیخته اند آتش و آب

پرزغم تو است سینه، این غم کجا گذارم؟
پرزغم ز تست دیده، این غم کجا گذارم
در عرصه قیامت اندر دل حسرتینم
آدر غم تو شادی، این غم کجا گذارم
من خسته را همیشه اندر امان خلوت
اندوه تست بدم، بدم کجا گذارم
در ہم شده است جانم از غایت تجیه
پیش تو عرضہ کردم، در ہم کجا گذارم
دارم بدم ماتم از قوت وصل و قربت
تا وصل تو نیابم، ماتم کجا گذارم
احمد بکویت آرم یک بار اگر بگوئے
من چو دورا بکویت دم، دم کجا گذارم

نیک باشد گر پذیرد جان ما جانان ما
خوش بود در خدمت جانان مقام جان ما

گر نسیم لطف او بر بوستان ماورد
 خار بنود گل بود بر گل بن لبستان ما
 اندویش در سینه ما هست مہمان عزیز
 کس ندارد در ہمہ آفاق چو مہمان ما
 ہر دل ہچوں دل ما خشکان بنود از آنکہ
 داغ او دارد دل سرکشہ حیران ما
 درد ما چو از جلیب آمد بعین و شین و تاف
 ہم از و باشد علاج و مرہم و درمان ما
 کاروان وصل او باید کہ زان یا بد خلاص
 از چٹہ تاریک حیران یوسف کنعان ما
 ما ہی خواہیم از وے نعمت قریش و لیک
 او چو مستغنی است از مافی کنت فرمان ما
 تالقاے دل کشائے او نہ بلیند ناگہاں
 چونہ و اما نذر گریہ دیدہ گریان ما
 گوید اندر جمع در ویشاں جمال از راہ شوق
 ما بکلی زان او، اوزان ما، اوزان ما

ہست دل حزین من عشق ترا خزانہ
 نادک اندوہ ترا سینه من نشانہ

مرغ محبت تراروح من ست آشیان

عقل من شکستہ دل مرغ تراست دانہ

عشق ترا گزیدہ ام درد ترا خریدہ ام

ز آن کہ چو تو نیسا فتمم در دو جہاں یگانہ

کوٹے تو مستقر من در شب روز و سال و ماہ

نبیست مرا چو کوٹے تو مسکن و جاے خانہ

نعرہ زخم شوق تو نالہ کنم ز بہر تو

ذاکر نامت از گلو چو برکت ترانہ

اشک در دیدہ می چکد بر رخ من ز عشق تو

نارِ غمت ہمی زند در دل من زبانہ

تازہ شود حیات من گر بتو بگرم دے

ہمچو حیات تشنہ ز آب خوش شبانہ

از روئے تو در دل ماند گذشت عمر من

دید کسے بسان من سوختہ در زمانہ

وصل تو چوں نیسا فتمم از غم ہجر ہم کنوں

زار، میرم و شوم من بچہاں فسانہ

بحکم صانع بیچوں خزاں رفت و بہار آمد

کہ درت گشت ناپید اطراوت در دیار آمد

اگر آید نگار من، من دل خستہ ہم گویم

نگار آمد، نگار آمد، نگار آمد، نگار آمد

گل صد برگ چوں چہرہ نمود از پرده غنچه
 بہ باغ اندر سر ایندہ ہزار آمد ہزار آمد
 خمار از فرق گل ناگہ صبا بر بویہ درخندہ
 بہ پیش بلبل عاشق ازاں گل نے خمار آمد
 مگر آں ساغر لالہ مٹے داوند ز گس را
 و گرنہ از کجا ز گس تو با مستان خمار آمد
 ہمیشہ سو گوارد من ، کہ دورم از حبیب خود
 بنقشہ نیز ، همچو من بہ بستان سو گوارد آمد
 چو مفری ہر زمان قمری میان سبزہ می نالہ
 بسان نالہ عاشق نوالیش زیر و زار آمد
 ز درد فرقت دل بردل احمد دریں موسم
 نگار آمد ، نگار آمد ، نگار آمد ، نگار آمد

زیرک و لے کہ نام تو بر لوح جاں نوشت
 ایام خود مبارک می جست زان نوشت
 چوں عین و غین راہ غمت دل نگار کرد
 ای ہر دو حرف بر ورق سر سجاں نوشت
 آں را کہ کرد کاتب فضلت عنایتے
 ہمیش بہتین دفتر تو را میکان نوشت

دالِ دین نہ دید مضاعف بدالِ درد
 آن کس کہ ذالِ ذکر ترا بر زبان نوشت
 مقبل کسے کہ بیم نمودش فسراق تو
 بس بہر او وصال تو خطِ اماں نوشت
 تالافِ عشق تو نہ زند ہر مقلدے
 عشق تو جاں بدادن بر عاشقان نوشت
 خواہم کہ تا کتاب نویسم ز عشق تو
 فصل ز باغِ عشق تو کے می تو اں نوشت
 مسکینِ جمالِ انچہ بہ الہام از تو یافت
 بر صفحہ صحیفہ معنی ہماں نوشت

تذکرہ خواجگان عالیہ سلسلہ جمالیہ

مرتب: سردار علی احمد خان

خواجہ برہان الدین صوفی علیہ الرحمۃ (قطب دوم)

آپ حضرت قطب العالم غوث الاکرام مولانا جمال الدین احمد خطیب ہانسوی کے فرزند تھے۔ آپ کی ولادت ۶۵۹ھ میں بمقام ہانسی ہوئی۔ آپ ابھی صغیر سن ہی تھے کہ بابا فرید الدین گنج شکر اجودھنی نے آپ کو اپنی اور قطب اول یعنی حضرت جمال ہانسوی کی جانب سے خلافت عطا فرمائی۔ بموجب ارشاد بابا صاحب آپ نے حضرت نظام الدین ادویا محبوب الہی سے تعلیم ظاہری و باطنی حاصل کی آپ حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی کے حقیقی بھانجے ہیں آپ کو تصوف میں کمال حاصل تھا۔ آپ عابد شب زندہ دار تھے اور نہایت ہی خلیق متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح آپ کو جمیل صورت عطا فرمائی تھی اسی طرح حسن سیرت بھی عطا ہوا تھا۔ آپ کی شادی حضرت ناصر شہید بردالوی کی صاحبزادی سے ہوئی جو حضرت قطب جمال کے ماموں تھے۔ (سراج النسب)

حضرت قطب جمال کی وفات کے بعد حضرت بابا صاحب ہالسی
 تشریف لے گئے تو خواجہ برہان الدین کو ان کی خدامہ مسماں " مادر
 مومنین" گود میں اٹھائے بابا صاحب کی خدمت میں لے گئے۔ بابا
 صاحب نے انہیں بہت پیار کیا اور خلافت کے لئے نامزد کر دیا
 خدامہ نے عرض کیا کہ حضورِ خوجہ بالا ہے، یعنی خواجہ برہان ابھی
 بچہ ہی۔ اس پر بابا صاحب نے ارشاد فرمایا کہ پونو کا چاند بھی بالا ہوتا
 ہے اور پھر فرمایا کہ "برگِ توت است کہ گشتہ است بتدریج اطلس"
 روایت ہے کہ خواجہ برہان الدین کے بعد بابا صاحب نے اور کسی کو
 خلافت نہیں دی۔

سیرالادبیاء میں لکھا ہے کہ :-

آپ بموجب فرمان بابا فرید الدین حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء
 کی خدمت میں حاضر ہو کر مشائخ کبار کے اوصاف سے متصف ہوئے
 جب ان کی خدمت میں جاتے تو ہر مرتبہ غسل کر کے عطر لگا کر جاتے
 حضرت نظام الدین ان کی بڑی تواضع فرماتے تھے۔ آپ کے لئے
 چار پائی بچھواتے۔ لیکن خود چار پائی پر نہ سوتے۔ خواجہ برہان الدین
 نے تمام عمر کسی کو بیعت نہ کیا اور جو اس نیت سے آیا اس سے فرمایا
 محبوب الہی نظام الدین کی موجودگی میں مجھ سے مرید ہونے کی کیا ضرورت
 ہے جب یہ بات حضرت محبوب الہی تک پہنچی تو انہوں نے کہا کہ آپ
 لوگوں کو مرید کیوں نہیں کرتے۔ ہم اور آپ ایک ہی شیخ کے خلیفہ ہیں۔ آپ
 نے عرض کیا کہ آپ کی موجودگی میں میری کیا مجال ہے۔

خواجہ برہان الدین کا لقب صوفی تھا۔ آپ تبارتخ ۴۱۴ رجب الثانی
۶۹۹ھ چالیس سال کی عمر میں واصلِ حق ہو گئے۔ آپ کا مزار ہانسی
میں احاطہ قطب جمال میں ہے۔

خواجہ قطب الدین منور رقطب سوگم

آپ حضرت برہان الدین صوفی کے صاحبزادے تھے اور حضرت
قطب جمال کے پوتے تھے آپ کی ولادت ۶۹۹ھ میں ہوئی۔ آپ
معدن ونا اور کانِ صفا تھے۔ ظاہر و باطن محبت و عشقِ الہی سے
آراستہ تھا۔ اور لذتِ عشقِ الہی میں لذتِ دنیا و عقبیٰ کو محو کئے
ہوئے تھے۔ تمام عمر عبادت و ریاضت اور مجاہدہٴ نفس میں گزار دی
شہرت سے بیزار تھے۔ اہل دنیا کی جانب زیادہ التفات نہ رکھتے
تھے۔ غیب سے جو کچھ مل جاتا اس پر قناعت کرتے۔ صدقِ دل سے
جو کوئی شخص آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوتا عشقِ خداوندی
سے دل معمور لے کر واپس جاتا۔ آپ حضرت نظام الدین اولیاء
کے مرید تھے آپ کی بابت سیر الاولیاء میں اصل عبارت یوں
مندرج ہے

« اول شیخ قطب الدین منور را طلب شد۔ سلطان المشائخ
خلعتِ خلافت خود و صیبتے کہ آمدہ است فرمود و خلافت نامہ
در نظر مبارک سلطان المشائخ بردست مبارک ادا داند فرمان شد
کہ یرو و گمانہ بگزار، یاراں مبارک باد کردند۔ دریں بیان شیخ
نیر الدین را طلب شد ایشان را خلعتِ خلافت و وصیتے کہ باشد

فرمود و خلافت نامہ بدست مبارک او دادند۔ شیخ نصیر الدین
 بخدمت سلطان المشائخ الیتادہ بود و شیخ قطب الدین منور را
 فرمود کہ شیخ نصیر الدین را مبارک بادِ خلافت بمن۔ شیخ قطب الدین
 منور ہچمنان کرد۔ ایں ہر دو بزرگ با زیافتن سعادت سردمی و
 دولت ابدی از پیش تخت فرقد سائے۔ سلطان المشائخ بیرون آمدند
 شیخ نصیر الدین روئے مبارک لبوئے شیخ قطب الدین منور کرد
 و گفت "وصیتے کہ سلطان المشائخ شمارا کردہ است مارا بگوئیدہ
 نا آنچه مرا وصیت کردہ است۔ من ہم شمارا بگوئم شیخ قطب الدین
 منور گفت کہ آنچه سلطان المشائخ وصیت فرمودہ است سرسیت
 کہ بر بندگان خویش کشادہ است۔ ہم شما مضف باشید کہ سرسیر برکے
 کے تو ان کشادہ سر شما باشما و سر ما باما۔ شیخ نصیر الدین ازین جواب
 دل کشا تحین ہا کرد و انصاف ہا داد"

سلطان محمد تغلق بادشاہ دہلی نے چند گاؤں کی جاگیر کا فرمان آپ
 کی مدد معاش کے لئے قاضی کمال الدین صدر جہاں کے ذریعہ بھیجا آپ
 نے جاگیر قبول نہ کی اور فرمایا کہ ہمارے بزرگوں نے دنیا قبول نہیں کی ہم
 بھی قبول نہیں کرتے۔ قاضی صاحب نے اصرار کیا تو آپ نے کہا قاضی
 صاحب آپ بھی عجیب آدمی ہیں کہ ہمیں سلف صالحین
 کی اتباع سے روکتے ہیں۔ قاضی کمال الدین نے یہ بات
 بادشاہ کے گوش گزار کی اور کہا کہ قطب منور مردِ خدا ہے اسے
 اس کے حال پر رہنے دیں۔

سلطان محمد تعلق کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ وہ ہانسی گیا
 سب لوگ اس کے دیدار کے لئے گئے لیکن قطب منور حاضر دربار
 نہ ہوئے۔ بادشاہ نے آپ کو طلب کیا۔ فرستادہ بندہ حسن سربرہنہ
 نے آپ کو ہمراہ چلنے کے لئے کہا تو آپ نے پوچھا کہ میرا چلنا میری خوشی
 پر منحصر ہے یا حکم شاہی کی مجبوری پر، جواب ملا کہ حکم شاہی پر، آپ نے
 فرمایا کہ الحمد للہ میں اپنی خوشی سے بادشاہ کے پاس نہیں جا رہا۔ اپنا مصلیٰ
 کا ندھ پر ڈال کر عصا ہاتھ میں لیا اور پاپیادہ فرودگاہ بادشاہ
 کی طرف روانہ ہوئے۔ حسن سربرہنہ نے سواری کی پیش کش کی جسے آپ
 نے قبول نہ فرمایا۔ حضرت قطب جمال کی درگاہ راستہ میں پڑتی تھی وہاں
 حاضری دی اور فاتحہ پڑھی۔ نکلے تو ایک شخص نے چند روپے نذر
 پیش کی۔ آپ نے قبول فرمائے اور کہا کہ ہمارے گھر دے دو کہ وہاں آپ
 نے اہل خانہ کو بلا خرچ چھوڑا تھا۔ آپ کی آمد کی اطلاع بادشاہ کو دی
 گئی تو اس نے کہا کہ دہلی لاؤ وہاں ملیں گے۔ وہاں پہنچ کر طلبی ہوئی تو بادشاہ
 تعظیم نہ دینے کے خیال سے تیراندازی میں مشغول ہو گیا۔ کچھ دیر بعد کھڑے
 کھڑے کہنے لگا کہ میں آپ کے شہر میں تھا آپ ملاقات کے لئے نہ آئے
 اور نہ ہی کوئی تر بیت فرمائی آپ نے جواباً فرمایا کہ میں راعی اور رعایا کے
 لئے دعا کرتا رہتا ہوں کہ یہی فقیروں کا کام ہے مجھے ملاقات سے
 معذور رکھا جائے۔ بادشاہ نے فیروز شاہ کو حکم دیا کہ شیخ
 کی جو حاجت ہو پوری کی جائے۔ اس نے آپ سے دریافت کیا تو
 آپ نے فرمایا۔ بجز ذات الہی میرا اور کچھ مقصود نہیں۔ آپ اپنی تیاگاہ

پرواپس تشریف لے گئے بادشاہ نے ملک اعظم کبیر سے کہا کہ میں نے بہت سے مشائخ سے مصافحہ کیا ہے ان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں کانپ جاتا تھا لیکن اس شیخ کے رعب سے خود میرا دل کانپ گیا۔ پھر ایک لاکھ ٹکے بطور نذر خواجہ ضیاء الدین برنی ر مشہور مورخ اور مرید محبوب الہی دہلوی کے ہاتھ آپ کی خدمت میں بھیجے۔ آپ نے قبول نہ فرمائے۔ دوبارہ پچاس ہزار بھجوائے وہ بھی قبول نہ فرمائے اس پر خواجہ ضیاء الدین برنی نے کہا کہ اب ہم بادشاہ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ بڑی رود کد کے بعد آپ نے دو ہزار قبول فرما کر کچھ رقم درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (واقع بہر دلی دہلی) میں بھجوا دیئے اور کچھ ٹکے حضرت محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر اور ایک حصہ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے خدمت میں بھجوا دیا۔ جو تھوڑی رقم بچ گئی اسے آخری حصہ تک خیرات کر کے ہانسی کی راہ لی۔ آپ نے ۷۶۰ھ میں وفات پائی۔ اور ہانسی میں مدفون ہوئے۔

فیروز شاہ تغلق دہلی سے ٹھٹھہ (سندھ) کا قلعہ فتح کرنے روانہ ہوا تو اس کی معیت میں حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی بھی تھے۔ قلعہ فتح ہو گیا اور لشکر آگے روانہ ہوا۔ جب سرسوتی کے مقام پر پہنچے تو حضرت چراغ دہلی نے فرمایا کہ یہاں تک میری حد تھی تمہارے لشکر کو امن و امان کے ساتھ پہنچا دیا۔ اب سرحد حضرت قطب الدین منور کی ہے۔ ان کی خدمت میں عریضہ بھیج دو

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور قطب منور نے جواب نامہ میں لکھا کہ جب میرے
 بھائی نصیر الدین محمود نے آپ کو میرے سپرد کیا ہے تو مجھے اللہ تعالیٰ
 سے امید ہے کہ تم دلی کے بادشاہ ہو گے اور اس وقت فیروز شاہ
 تغلق عہدہ وزارت پر مامور تھا، بادشاہ بن جانے کے بعد
 وہ ہنسی گیا اور جمعہ کے روز قطب منور کی زیارت کے لئے
 در، پہنچا۔ آپ نے بادشاہ کو سلام دعا کہنے کے بعد فرمایا کہ میں
 نماز جمعہ کے لئے جا رہا ہوں اور وقت تنگ ہے اس لئے تفصیلی
 ملاقات نہ ہو سکے گی۔ پھر فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ شراب
 پیتے ہیں اس کا گناہ بادشاہ کے لئے زیادہ ہے۔ فیروز شاہ نے توبہ
 کی۔ پھر ارشاد ہوا یہ بھی سنا ہے کہ آپ کو جانور شکار کرنے کا
 از حد شوق ہے۔ آپ کے اس شوق میں مخلوق خدا کو تکلیف ہوتی ہے
 اور یہ صرف بقدر ضرورت جائز ہے۔ فیروز شاہ تغلق بادشاہ نے کہا
 کہ آپ دعا کیجئے آپ نے فرمایا کہ تم میری دعا کے منکر ہو۔ یہ کیوں
 نہیں کہا کہ میں نے توبہ کی۔ دیگر مناسب نصائح فرما کر حضرت
 موصوف نماز کے لئے تشریف لے گئے

(حوالہ اور تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں۔ کتاب
 سراج النبیب۔ گلزارِ خلیل۔ کرشمہ جمال
 شجرہِ جمالیہ اور جلوہ جمال

خواجہ قطب نور الدین نور عرف نور جہاں مغل کش

قطب چہارم

آپ خواجہ قطب الدین منور کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ کی ولادت ۷۲۵ھ میں ہوئی۔ آپ کے والد گرامی کا وصال ۷۶۰ھ میں ہوا۔ اسی وقت آپ کی عمر ۳۵ سال تھی۔ یہی سال آپ کی خلافت ۳۹ سال زندہ رہے اور ۷۴۴ برس کی عمر میں ۶ محرم الحرام ۷۹۹ھ کو ہانسی میں وفات پائی آپ کا مرقد اپنے والد بزرگوار کے قرب میں ہے حسن و جمال میں آپ یوسف ثانی تھے اسی لئے لقب نور جہاں مشہور ہوا۔ آپ کا دوسرا خطاب یعنی مغل کش اس بناء پر معروف ہوا کہ آپ نے ہندوستان پر بار بار حملہ کرنے اور ظلم و غارت گری کا بازار گرم کرنے والے مغل لشکروں کا استیصال فرمایا اور آپ کے طفیل ہی عوام الناس کو امن و سکون میسر آیا۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ جمالیہ میں آپ قطب چہارم مشہور ہیں۔

سلطان فیروز شاہ تغلق کو آپ سے عقیدت تھی جب اس نے حصار نامی شہر آباد کیا تو آپ کی ملاقات کے لئے ہانسی کا درود کیا۔ آپ کی خدمت میں سامنے پہنچا تو آپ نے تعظیم دینا چاہی فیروز شاہ نے خدا کی قسم دے کر آپ کو تعظیم دینے سے روکا اور عرض کیا کہ اگر آپ حصار میں آباد ہو جائیں تو بڑا کرم ہو۔ خالقہ تیار کرادوں گا۔ اور

مصارف خالقہ بھی مقرر کر دوں گا۔ قطب چہارم نے فرمایا کہ میری خوشی تو اسی میں ہے کہ ہانسی ہی میں ہماری اقامت رہے بادشاہ نے کہا بہت اچھا آپ یہیں تشریف رکھیں آپ کی دعا کی برکت سے انشا اللہ فیروز شاہ تغلق کا بسایا ہوا شہر حصار آباد رہے گا

خواجہ مخدوم برہان الدین ثانیؒ

قطب چہارم حضرت قطب نور الدین انورؒ کے صاحبزادے تھے۔ آپ ۷۶۶ھ میں پیدا ہوئے۔ سترہ برس کے تھے کہ خلافت پائی آپ صاحب تسلیم و رضا اور صاحب الاقدام و مستقیم الاحوال تھے۔ تمام عمر اپنے والد محترم کی جگہ پر گزاری۔ آپ ۸۱۰ھ ہجری ماہ ربیع الاول میں واصل بالمحق ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر چوالیس سال تھی (سراج النسب)

حضرت محمد بہاؤ الدین سندھالویؒ

آپ کی پیدائش ۸۰۵ھ ہجری میں بمقام ہانسی میں ہوئی۔ پچیس برس کی عمر اپنے والد خواجہ برہان الدین ثانی سے خلافت پائی اکانوے (۹۱) سال کی عمر میں مورخہ ۸ صفر المنظر ۸۹۶ھ کو انتقال کیا۔ آپ کا مزار سندھالہ (مشرقی پنجاب) میں ہے۔ شجرہ جمالیہ حضرت خواجہ بایزید عرف شاہ ادھن جمالیؒ ابن حضرت محمد بہاؤ الدین سندھالویؒ

آپ ۸۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ سولہ برس کی عمر میں خلیفہ مقرر ہوئے
 ۱۵ ربیع الثانی ۹۲۹ھ کو ۶۹ سال عمر ذیباوی پا کر آپ انتقال
 فرما گئے۔ سرسند شریف ر مشرقی پنجاب میں دفن کئے گئے۔ کتاب
 سراج النسب میں لکھا ہے کہ سرسند کی خدمت آپ کو تقویٰ لیض
 ہونے پر جب آپ وہاں پہنچے تو ایک چھوٹی سی اپنے قیام کے لئے
 بنا کر یاد الہی میں مشغول ہو گئے۔ ایک حجام سے خط بنا رہے تھے کہ
 یکایک اسے روک کر چھوٹی کے اندر چلے گئے۔ جب واپس آئے تو
 تمام بدن پانی سے تر تھا۔ حجام نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ ایک
 محب متعقد کا جہاز گرداب میں پھنس گیا تھا اس نے یاد کیا تو میں اس کی
 مدد کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جہاز خطرے سے
 نکل گیا۔ حجام نے یہ تذکرہ جب آبادی میں آکر کیا تو لوگوں نے
 مذاق اڑایا لیکن ایک عرصہ بعد وہ سوداگر جس کا جہاز حادثہ سے دوچار ہوا لگا تھا سرسند
 پہنچا اور اسے لوگوں کے پوچھنے پر تصدیق کی کہ جب اس کا جہاز تباہ ہونے لگا تو اس نے شاہ
 ادھن کے واسطے سے دعا کی تھی اور یہ منت مانی کہ اگر جہاز بچ گیا
 تو اس کی شکل کا ایک مکان حضرت موصوف کو تعمیر کرا کر دروں کا اس
 کے بعد اہل سرسند کو آپ کے مرتبہ کا کچھ اندازہ ہوا۔ جہاز نامکان
 آپ کے مزار کے سامنے ایک عرصہ تک قائم رہا۔

مخدوم شاہ سراج الدین اولیٰؒ (سراج النسب)

آپ حضرت شاہ بایزید کے ہاں ۹۰۵ھ میں تولد ہوئے

۲۰ سال کی عمر میں خلافت پائی۔ آپ بڑے کامل درویش تھے۔ ۵۴ برس کی عمر پا کر ۹۵۹ھ میں راہی مکہ بقا ہوئے ر شجرہ جمالیہ

حضرت علی شہید دلیبر ابن مخدوم شاہ سراج الدین اولیاء

آپ نہایت ہی خلیق رحمدل اور سخی تھے۔ آپ دلیری اور شجاعت میں بھی یکتا تھے۔ یاد الہی میں ہمیشہ مشغول رہتے تھے۔ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین تھے۔ ایک مرتبہ آپ دریائے حنبا کے کنارے چل کر رہے تھے کہ مخالفت مذہبی کے باعث دشمنوں نے بحالت سجدہ شہید کر دیا۔

سراج النسب میں لکھا ہے کہ کوئی ہندو آپ کی دو بیگمہ اراضی پر کاشتکار تھا۔ حضرت نے اس سے ایک روز دریافت کیا کاشت کاری کے علاوہ بھی اس کا کوئی اور ذریعہ معاش ہے۔ اس نے عرض کیا کہ صرف یہی ہے اور افلاس اس قدر ہے کہ اپنی جوان بیٹی کی شادی بھی نہیں کر پا رہا۔ اس کی یہ بات سن کر حضرت نے دو سال کا محصول اسے معاف کر دیا۔ تیسرے سال جب وہ بٹائی کی رقم لایا اور معافی نامہ کی دستاویز پیش کی تو اس میں مبیعہ درج ہونے سے رہ گئی تھی۔ دستاویز ملاحظہ کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ اللہ کریم جب دوام کے لئے معاف کرے تو پھر علی شہید کون ہے جاؤ ہمیشہ کے لئے معاف کیا۔

حضرت خواجہ عبدالشکور بن حضرت علی شیر دلیر

آپ کا سن پیدائش ۹۲۲ھ ہے خورد سالی میں ربعمبر ۱۵ سال
میں ہی اپنے والد کے جانشین و خلیفہ مقرر ہوئے خلافت ملنے کے بعد
۲۶ سال زندہ رہے اور ۱۴ سال کی عمر پا کر ۹۸۵ھ میں وفات
پائی۔ موصوف شریعت کے نہایت پابند تھے۔ اور اپنے زمانے
کے فاضل اجل تھے۔ (سراج النسب)

حضرت شاہ محمد عبداللہ ابن حضرت عبدالشکور

حضرت خواجہ محمد عبداللہ کا سن ولادت ۹۶۳ھ اور سال وفات
۱۰۰۵ھ ہے۔ آپ کا مدفن سندھالہ ر ضلع کرناں - ہریانہ میں ہے
موصوف کو بھی سجادگی صغر سنی میں ملی اس وقت آپ کی عمر سولہ
برس تھی۔ مدت خلافت ۲۶ سال شمار کی جاتی ہے۔ آپ اپنے
آبائی طریقہ میں کامل و اکمل تھے۔ اور بیشتر وقت یاد الہی میں گزارتے
تھے۔ (سراج النسب)

خواجہ شاہ عطاء اللہ ابن شاہ محمد عبداللہ
آپ کی ولادت ۹۸۴ھ میں ہوئی ۲۵ برس کے

تھے کہ خلافت سلسلہ جمالیہ عنایت ہوئی آپ کا وصال ۱۰۴۸ھ میں ہوا (سراج النسب)
حضرت خواجہ شاہ محمد فضیل بن حضرت شاہ عطاء اللہ آپ کی ولادت ۱۰۳۵ھ میں ہوئی
آپ کو سلسلہ عالیہ جمالیہ

کی خلافت ۲۲ برس کی عمر میں ملی ۳۵ سال کی عمر میں عین عالم جوانی میں ۹ ذی قعدہ ۱۰۰۰ھ کو داخل حق ہو گئے آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو حضرت سید محمود شاہ ولایت کرنال کے احاطہ مزار میں دفن کیا گیا۔ حضرت شاہ محمد فضیلؒ بہت حسین و جمیل تھے۔ ایک نوجوان خوب رو عورت آپ پر فریفتہ ہو گئی اور موقع پا کر تنہائی میں آپ کے پاس چلی آئی۔ آپ نے آنے کا سبب پوچھا تو جواب دیا کہ میں خود نہیں آئی ہوں بلکہ آپ کی محبت مجھے لائی ہے۔ دریافت فرمایا کہ کیا کوئی تجھ پر فریفتہ ہے۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ نہ بہت سے، شاہ فضیل نے فرمایا کہ تو ان کی طرف کیوں متوجہ نہ ہوئی تو کہنے لگی کہ وہ میرے قابل نہ تھے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسی طرح میں بھی اللہ کے حسن و جمال پر فریفتہ ہوں میرا دل کسی اور کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ اب میری اور تیری کیسے بنے گی؟ بہتر ہے کہ جس کامی طالب ہوں اسی کی تو کبھی طالب ہو جا۔ تو پھر میرا اور تیرا ساتھ ابدی ہو جائے گا۔ اس کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ تارک الدنیا ہو گئی اور یاد الہی میں فنا ہو گئی

(مرآج النسب)

حضرت مخدوم قاضی شاہ غلام محمد بن خواجہ شاہ محمد فضیلؒ

آپ صدق و صفا اور تقویٰ و طہارت میں کامل تھے۔ خلق خدا کی رہبری اور ہدایت میں عمر بھر کوشاں رہے۔ بادشاہ، حکام اور امرائے سلطنت آپ کی بڑی تکریم و تعظیم کیا کرتے تھے۔ آپ سراسر سادہ کے قاضی

بھی تھے غریبا اور مساکین کے لئے آپ کا لنگر ہمیشہ جاری رہتا۔ آپ کا سن ولادت ۱۰۵۲ھ ہے اور سن وفات ۱۰۹۶ھ (رمضان المبارک) ہے۔ سرساوہ میں مدفون ہیں۔ آپ ۱۸ برس کی عمر میں خلیفہ مقرر ہوئے اور بعد خلافت ۲۶ سال حیات رہے۔ سرساوہ تحصیل نکوڑہ سہانپور یو۔ پی میں ہے) "سراج النب"۔

حضرت شاہ نظام الدین ثانی ابو محمد دوم قاضی شاہ غلام محمد

آپ ۱۰۷۶ھ میں تولد ہوئے۔ ۲۰ برس کی عمر میں اپنے والد کے خلیفہ و جانشین مقرر ہوئے۔ ۹۰ سال کی عمر پا کر مورخہ ۴ ربیع الاول ۱۱۶۶ھ کو انتقال فرمایا۔ مزار سرساوہ میں ہے۔ سراج النب میں لکھا ہے کہ حضرت موصوف صاحب معرفت کاملہ اور انوار ربانی ہیں مستغرق تھے۔ لیز آپ اپنے آباؤ اجداد کے قدم بقدم سنت نبوی کے سختی سے پابند تھے۔

حضرت شاہ محمد اولیس بن شاہ محمد نظام الدین ثانی

آپ کی ولادت ۱۱۴۰ھ میں ہوئی۔ ۲۶ برس کے تھے کہ خلافت عطا ہوئی اور اس کے بعد ۶ برس ہدایت خلق فرما کر ۶ جمادی الاول ۱۲۰۴ھ کو بمقام جنید (مشرقی پنجاب) ذنات پائی اور وہیں ابدی محو خواب ہیں آپ کو سماع سے رغبت کم تھی زیادہ تر ریاضت و مجاہدہ نفس میں مشغول رہتے تھے۔ آپ نہایت شفقت و محبت

سے گفتگو کیا کرتے تھے۔ لیکن آپ کے رعب کا یہ عالم تھا کہ حاضرین اکثر لرزہ بر اندام ہو جایا کرتے تھے۔

حضرت شاہ محمد رمضان مجذوب سالک

آپ حضرت شاہ محمد ادریس کے فرزند تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۲۰۵ھ میں ہوئی، عمر شریف ۲۵ سال تھی کہ خلافت سے سرفراز ہوئے اور ۱۱ برس ہدایتِ خلق میں رہنے کے بعد ۳۶ سال کی عمر میں واصلِ بالحق ہوئے۔ آپ جھجر رہریانہ میں فوت ہوئے اور حسب الوصیت حضرت قطب جمال بالنسوی کی خالقاہ میں سپردِ خاک کئے گئے۔ آپ کی وفات بزمِ سماع میں ہوئی۔ تاریخ وصال، صفر ۱۲۲۱ھ ہے اور اس مصرعہ سے سن وفات برآمد ہوتا ہے۔

”آہ درحالتِ فنا فی اللہ شد“

۱۲۲۱ھ

آپ نہایت خوب صورت و جیبہ مرد تھے چہرہ مبارک بارعب تھا۔ اکثر و بیشتر زبان سے حق حق کا نعرہ بلند کیا کرتے تھے۔ منہ سے کئی بار جھاگ نکلتی اور آپ پر ایک مخصوص حالت جذبِ طاری ہو جایا کرتی تھی۔ آپ اللہ کی محبت میں اس قدر فنا تھے کہ ہر شے کی آواز پر آپ کو وحید ہو جاتا تھا۔ ایک بار کسی شخص نے صراحی سے پانی انڈیلا تو فرمانے لگے یہ آواز ”حق حق“ بول رہی ہے۔ یہ کہہ کر آپ پر حالتِ وجد طاری ہو گئی۔ جو ایک رات اور پورا دن جاری

رہی۔ آپ کو سماع کا خاص ذوق تھا مگر اس کے محتاج نہ تھے۔ چڑیوں
کی چوں چوں اور دلاب دکنوئیں کا چاک کی آواز بھی آپ کے
لئے وجد آفریں تھی۔

ستمبر، ۱۹۲۷ء کے فرقہ دارانہ فسادات سے قبل فرار موجود تھا
اس کی لوح پر یہ اشعار کندہ تھے۔

خالقہ محمد رمضان	کز نژادِ جمالِ جہدم بود
کرد تعمیر او چو دھو من شاہ	در فیضش برٹے خلق کشود
باز شاہ حبیب فرزندش	کرد تعمیر او فراخ نمود
پس بہ سال ہزار و سہ صد چہار	کردش چوں فراخ و زیب نمود

جستم از حق خلیل سال بنامش

ہذا کعبۃ الاصل فرمود،

۱۳۰۴ھ

شہرِ جمال

ہانسی کا مختصر تاریخی تذکرہ

تحریر: سردار علی احمد

ہانسی بھارت کے صوبہ ہریانہ پرانت کا ایک تاریخی شہر ہے اس کا جغرافیائی محل وقوع ۲۹ درجہ شمال اور ۷۵ درجہ مشرق پر ہے شہر عمار سے اس کا فاصلہ تقریباً پندرہ میل ہے ہانسی برصغیر پاک و ہند کی قدیم ترین بستیوں میں سے ایک ہے۔ یہ شہر کشان راجپوتوں کے عہد حکمرانی میں بڑی اہمیت کا حامل تھا یہاں بعد میں بھی راجپوتوں اور چوہان خاندان کے راجاؤں نے بھی فرمانروائی کی۔ یہ شہر کئی بار اجڑا اور پھر آباد ہوا۔ یہاں آخری راجپوت حاکم راجہ انگ پال تھا۔ جس کا پایہ تخت دہلی تھا۔ کرنل ٹاڈ کے بیان کے مطابق شہر اسی عرف ہانسی کی جاگیر بعد ملحقہ سزاقت جات راجہ انگ پال نے اپنے بیٹے لبال دیو چوہان کو تسلیم میں تفویض کی۔ یہ وہ دور تھا کہ جب شمال سے مسلمان مجاہدین کے لشکر ہندوستان پر برابر حملے کر رہے تھے۔ سلطان محمود غزنوی کا فرزند شہزادہ مسعود غزنوی ۱۰۳۶ء میں ہانسی پر حملہ آور ہوا اور اس نے رائے لبال دیو کو شکست دے کر یہاں کے قلعہ پر قبضہ

کر لیا۔ فتح ہانسی کے بعد مسعود تو غزنی لوٹ گیا۔ لیکن اس کے انتظام کے لئے اس نے اپنے ایک ہمکیران کو حاکم مقرر کر دیا لیکن کچھ عرصہ کے بعد ہریانہ کے راجپوتوں نے بغاوت کی اور حکومت غزنی کے مقرر کردہ حاکم کو یہاں سے بھگا دیا اور دوبارہ ہانسی پر اپنی عملداری قائم کر لی۔

مشہور مورخ ابوالقاسم فرشتہ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ ۱۰۴۳ء میں دہلی کے چوہان مہاراجہ نے ہانسی کو فتح کر کے اسے اپنی قلمرو میں شامل کر لیا۔ ہانسی کی فوجی اہمیت کے پیش نظر پرتھوی راج چوہان نے یہاں کہ قلعہ بند یوں کو مزید مضبوط کیا۔ اور دیگر دفاعی انتظامات بھی افغان حملوں کا سدباب کئے جانے کی غرض سے کئے پایا۔ کار ہانسی ایک بڑی فوجی چھاڑنی بن گیا۔ غزنوی خاندان کے بعد سلطان محمد غوری نے علم جہاد بلند کیا۔ اور ہندوستان سے ہندو راج کے خاتمہ کی ٹھانی۔ سلطان مذکور نے ۱۱۹۲ء میں ہانسی کو فتح کیا اور اسے ہریانہ کا انتظامی صدر مقام بنا دیا۔ اسلامی سلطنت قائم ہو جانے پر تبلیغ اسلام کے لئے راہ مزید ہموار اور ماحول سازگار ہونا چلا گیا۔ چنانچہ ہانسی اسلامی علوم و فنون کا گہوارہ اور تبلیغ دین کا ایک اہم مرکز بن گیا۔ ہانسی کی مردم خیز سرزمین سے بڑے بڑے جید عالم فقہاء، حفاظ اور صوفیائے کرام اٹھے کہ جنہوں نے اپنے فکر و عمل سے دکھی انسانیت اور غریب عوام کی بلا تخصیص مذہب و ملت ہمہ طور خدمت سرانجام دی۔ صوفیائے کرام نے بالعموم اور سلسلہ عالیہ

چشتیہ کے بزرگوں نے بالخصوص اشاعت اسلام کا فریضہ غیر معمولی
 ولولے اور والہانہ استقلال و انہماک سے ادا کیا۔ حضرت بابا فرید الدین
 گنج شکر اچودھنی کے خلیفہ باوقار حضرت قطب جمال الدین احمد اور ان
 کے بعد آپ کے تین جانشین اقطاب نے نہایت منظم اور منضبط پروگرام
 کے ذریعہ ہریانہ کے ہزاروں راجپوتوں کو مشرف بہ اسلام کیا۔
 بادشاہوں اور حکومتوں کی تبدیلی کے نتیجہ میں رونما ہونے والے
 یوں تو کئی ایک انقلاب چشم ہانسی نے دیکھے۔ لیکن ۱۷۷۳ء میں ہونے
 والے خوف ناک فحط نے ہانسی کو اجاڑ کر دیران کر دیا۔ سوائے چند
متعلقین درگاہ شہر کی تمام آبادی نقل مکانی کر گئی۔ اس طرح سولہ برس
 اجاڑ اور دیران رہنے کے بعد ۱۷۹۸ء میں شہر کی دوبارہ آباد کاری
 شروع ہوئی۔ ایک برطانوی نثراد فوجی طالع آزمایا جارج ٹامس نے
 قلعہ ہانسی میں پٹر او کیا اور اپنی پلٹنوں کے ذریعہ علاقہ جات ہریانہ
 میں ماڑ دھاڑ اور لوٹ مار کے ساتھ ساتھ اپنا قبضہ جمانا شروع کیا
 یہ دور طائف الملوکی کا تھا۔ مرہٹے سکھ اور انگریز اپنی اپنی عملداری
 قائم کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ جنگیں روزمرہ کا معمول بن چکی تھیں
 اور عوام اس صورت حال سے بے حد پریشان تھے۔ ہانسی
 پر مرہٹہ سردار سندھیہ ۱۸۰۰ء میں قابض ہو گیا لیکن ۱۸۰۳ء
 میں جنرل لوئیس نے مرہٹوں کو شکست دیکر یہاں سے نکال باہر کیا
 اور یہاں ایک فوجی چھارنی قائم کی شہر اور مضانات کے انتظام کے لئے
 نواب مرزا عظیم بیگ مقرر ہوئے اور ان کے بعد عہدہ نظامت

مرزا ایباس بیگ کے سپرد ہوا۔ ہانسی میں پھر سے لوگ آ آ کر بسنے لگے اور پھر سے چہل پہل شروع ہو گئی۔ مئی ۱۸۵۷ء میں انگریزی راج کا جو اٹار پھینکنے کے لئے جو تحریک چلی اس میں ہانسی کے مسلمانوں نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ لیکن بد قسمتی سے یہ تحریک ناکام ہوئی اور انگریز حاکموں نے ظلم کا بازار گرم کر دیا۔ سینکڑوں لوگوں کو تختہ دار پر چڑھا دیا گیا۔ اور ہزاروں لوگ قتل ہوئے سکھ سپاہیوں نے مسلمانوں کو بطور خاص لوٹ کر تماشہ کر دیا۔ ایک سال سے زائد ہانسی میں داور سن کا سلسلہ جاری رہا۔ اور ۱۸۵۹ء میں جا کر کہیں حالات پرسکون ہوئے ہانسی کے عروق مردہ میں خون زندگی دوڑا تو یہاں فکرتی کے سرچشمے بھی پھر سے پھوٹ نکلے۔ اور یہ شہر ایک اہم علمی اور دینی مرکز بن گیا۔ مسلمانان ہانسی میں ملی تشخص کے احیاء کی تحریک اور جہاد آزادی کا جو جذبہ پیدا ہوا اس کا رابطہ دہلی سے قائم تھا۔ جب مجاہدین آزادی نے ۱۸۵۷ء میں برطانوی استعمار کو لٹکارا اور جنگ آزادی شروع ہوئی تو ہانسی کے مسلم راجپوت قبائل اس میں پیش پیش تھے۔ انگریزی افواج کے مقابلہ میں ہانسی کے مجاہدین نے بڑی بے جگری سے کئی لڑائیاں لڑیں اور داد شجاعت دی۔ دسمبر ۱۸۵۷ء سے ۱۸۵۹ء تک ہانسی اور اس کے

متصلہ علاقوں پر انگریزوں نے بڑے مظالم کئے ۱۸۶۰ء میں جب مکمل امن و سکون ہوا تو یہاں کی آبادی نے سکھ کا سانس لیا۔ اہلیان ہانسی نے تحریک خلافت ترک اموال۔ تحریک آزادی اور حصولِ پاکستان

کی جدوجہد میں بھرپور حصہ لیا۔
آبے شتر برس پہلے کا ہالنسی

قاضی سید شریف حسین اپنی تالیف تذکرہ ہالنسی میں یوں
 رقمطراز ہیں۔

۱۹۱۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہالنسی کی آبادی سولہ ہزار ہے۔
 پیرزادوں کے خاندانوں کے علاوہ یہاں دوسری اقوام میں مغل، راجپوت
 شیخ، سید، پٹھان قانون گو، مہاجن برہمن گو، جرجاٹ اور
 مالی خاصی تعداد میں بستے ہیں ان کے علاوہ بیوپاری، باربردار، جلا
 چمار، کھار، دھوبی تیلی اور لوہار بھی ہیں۔ کرنل سی بی سکز کا خاندان
 بھی یہاں رہائش رکھتا ہے۔

ضلع حصار کا یہ قصبہ نہر جمن غربی کے کنارے دہلی سے شمالی مغرب
 کی طرف واقع ہے اور نصف دائرہ کی شکل میں مثل بلال آباد ہے اور اس کی تفصیل
 مضبوط ہے اور عہدِ فعلیہ کے دور کی یادگار ہے مکانات زیادہ تر پختہ بنے ہوئے ہیں بہت
 سی دو منزلہ اور تین منزلہ اونچی جو بلیاں بھی تعمیر شدہ ہیں۔ شہر کی سڑکیں پختہ ہیں گلی
 کوچوں میں اینٹوں کا فرش ہے۔ شہر سے پانی کی نکاسی کے لئے بدردہ ہیں
 اور نالیاں بنی ہوئی ہیں۔ ہالنسی شہر کے چاروں طرف تالاب باغات
 اور چھوٹی نہریں جاری ہیں ریلوے اسٹیشن کا آبادی سے قریب دو میل
 کے فاصلہ پر ہے۔ پختہ سڑک کے دونوں جانب سایہ دار
 درخت لگے ہوئے ہیں۔ سھانہ تحصیل کی عمارت کے علاوہ

ڈاک بنگلہ اور ایلیٹ ٹینس کلب کی عمارتیں قابل ذکر ہیں۔ رابرٹ سکرز اور کیپٹن اسٹینلے کی کوٹھیاں جدید طرز کی ہیں۔ روٹی کے بھی دو بڑے کارخانے ہیں

تقسیم ہندوستان کے بعد درگاہِ جمال کے حالات

۱۳ اگست ۱۹۴۷ء کو برصغیر، بھارت اور پاکستان کی دو خود مختار مملکتوں میں تقسیم ہو گیا۔ اٹاری سے دہلی تک ہندو فرقہ پرستوں اور سکھوں نے مقامی انتظامیہ کی اعانت سے مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا ہانسی اور اس کے مضافات میں نہتے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی ہزاروں نوجوانوں بچوں اور بوڑھوں کو تہہ تیغ کیا گیا اور ان گنت مسلم خواتین کو اغوا کیا گیا۔ جو لوگ اس قیامتِ صغریٰ کے ہنگاموں سے بچ گئے انہیں پاکستان دھکیل دیا گیا۔ مسلمانوں کی متروکہ سکنی و دیگر جائیدادوں پر غیر مسلم قابض ہو گئے۔ حضرت قطب جمال کی درگاہ میں پناہ گزین مسلمانوں کو نہایت بے دردی سے شہید کیا گیا۔ تقسیم ہند کے وقت ہانسی میں حضرت قطب جمال ہانسوی کی اولاد میں سے پندرہ خاندان آباد تھے۔ درگاہ شریف کے متولی اور منتظم دیوان انوارالاسلام تھے جو آج کل تحصیل پاک پتن میں آباد ہیں) ہانسی سے صرف ان کا کنبہ صحیح سلامت پاکستان پہنچا۔ جب کہ دوسرے چودہ خاندان احاطہ درگاہ میں ہی شہید ہو گئے۔ ان میں سے ایک گھرانہ جناب حبٹس عبدالشکور الاسلام حال حج ہائے کورٹ لاہور کا تھا

ان کے افراد خانہ میں ان کے بڑے بھائی جناب پیرزادہ عبدالسلام اور دو کم عمر بچیاں بی بی ملکہ بیگم اور بی بی بلقیس بیگم اور ننھا حاتم علی کفار کی تیغ ستم سے بچ کر واردِ پاکستان ہوئے۔ باقی سب راہِ حق میں شہید ہوئے۔ ہانسی جب مسلمانوں سے یکسر خالی ہو گیا اور دیوان درگاہ بھی یہاں سے ہجرت کر گئے تو مغربی پنجاب سے وارد غیر مسلم شہر نار تھپوں نے درگاہ اور اس کی ملحقہ عمارات پر قبضہ کر کے سکونت اختیار کر لی۔ احاطہ کی سب قبروں کو مسمار کر ڈالا اور ان کے کتبے اکھاڑ پھینکے مسجد جمالی کو بھی کافی نقصان پہنچایا۔ البتہ حضرت قطب جمال کی قبر شریف ان وحشیوں کی دست برد سے محفوظ رہی۔ روایت ہے کہ ایک گستاخ سکھ مزار کے گنبد پر چڑھ گیا اور طلائئی کلس کو اتارنے لگا تو دھڑام سے نیچے آ رہا۔ اور مر گیا اس واقعہ کے بو پھر کسی کو ایسی گستاخی کی جرأت نہ ہوئی جب حالات کچھ بہتر ہوئے تو سلسلہ جمالیہ کے طلقہ بگوشوں نے درگاہ شریف کی واگزار کی کے لئے قانونی چارہ جوئی کی پایاں کا ^{۵۹} رستہ میں واگزاری کے احکامات صادر ہوئے درگاہ شریف پر کئی ایک غیر مستحق دنیا داروں نے اپنا ہرف جمالیہ اس صورتحال کی اصلاح کے لئے پھر سے قانونی چارہ جوئی کی گئی اور اس کارِ خیر میں جے پور کے متعلقین سلسلہ نے دل کھول کر مالی و دیگر اعانت کی۔ سعی ظاہری میں خواجہ مبارک علی جمالی جے پوری پیش پیش رہے۔ درگاہ کی سجالی کا دیوانی کا مقدمہ مورخہ ۲ فروری ۱۹۶۰ء کو شاہ محمد ولی الرحمن جمالی کے حق میں فیصلہ ہو گیا۔ اور انہوں نے

۱۹۶۱ء میں حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسوی کاعرس شاندار طریقہ سے منعقد کیا۔ موصوف نے درگاہ شریف کی مرمت اور آرائش کا کام بڑی محنت اور جذبے سے شروع کیا لیکن انہیں ۱۲ جون ۱۹۶۱ء کو پیغام اجل آ گیا۔ ان کے جانشین شاہ محمد قطب العالم نے بقیہ کام سرانجام دیا۔ آج کل سجادگی انہی کے خانوادہ میں ہے۔ ۱۲ شعبان کو ہر سال حضرت قطب جمال کاعرس منایا جاتا ہے جس میں ہزاروں مسلمان زائریں کے علاوہ ایک بڑی تعداد میں غیر مسلم بھی شریک ہوتے ہیں۔

مذکورہ ہانسی مطبوعہ مطبع گلشن ابراہیمی امین آباد لکھنؤ (جون ۱۹۱۵ء) تالیف قاضی سید شریف حسین فاطمی شہر ہانسی میں لکھا ہے کہ بہاراجہ پرتھوی راج چوہان کی بیٹی نے شہر ہانسی کو آباد کیا اور لبتی کا نام "ہنسی" رکھا۔ جو بعد میں بگڑ کر ہانسی ہو گیا۔ یہ راجہ کی تبتی بیٹی آپ ہوا کے لئے اس علاقہ میں کچھ عرصہ مقیم رہی تھی۔ اسی کتاب میں ایک دوسری روایت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ جب پرتھوی راج عرف رائے پتھورا نے یہاں قلعہ کی بنیاد رکھنا چاہی تو پتھورا نے اسے مشورہ دیا کہ جب تک کہ دیوتا کی مہینٹ کسی انسان کو نہیں کر دیا جاتا تو قلعہ تعمیر نہ ہو سکے گا اور نحوست اس پر سایہ فگن رہے گی۔ ایک شخص آسا جاٹ نے زر زمین کے لالچ میں خود کو قربانی کے لئے پیش کر دیا۔ جسے دیوار میں زندہ چنوا دیا گیا۔ اور لبتی کو اسی جانشانہ کے نام سے موسوم کیا گیا۔ چنانچہ صدیوں پرانی ایک لوک کہادت ہر باتہ کے جاٹوں میں مشہور ہے کہ وہ آسا جاٹ کی اور گڈھ پتھورا رائے

یعنی ہانسی آساجاٹ کی ہے اور قلعہ رائے پتھوراکا۔ مذکورہ روایت کے مطابق ہانسی کی بستی ۱۱۹۳ء کے لگ بھگ معرض وجود میں آئی تھی ہانسی کی اولین آبادکاری کے بارے میں ایک تیسری روایت یہ ہے کہ پال خاندان کے راجہ ہنس پریم نے (جو راجہ دیوپال کا بھائی تھا) اس شہر کو ۹۱۷ء مطابق ۳۳۵ھ میں آباد کیا اور اسے ہنس پور کا نام دیا۔

اسی طرح کی ایک اور روایت یہ بھی ہے کہ راجہ اننگ پال ہانسی کا پہلا بانی ہے اس نے یہ شہر اپنے پوجیہ گرو سہاکر کی یاد میں ۳۵۰ھ میں تعمیر کرایا راجہ موصوف کو اس عبادت گزار تارک الدنیا سے کمال عقیدت تھی اور اس کی سجادھی تیار کرانے کے بعد یہاں لوگوں کو آباد ہونے کی ترغیب دی۔ چنانچہ چند سالوں میں "ہنس نگری" بستی بس گئی اور یہی بعد ہانسی کے نام سے مشہور ہو گئی۔

ان سب روایتوں کے برعکس "آئین اکبری" میں ہانسی کے حوالے سے یہ تذکرہ ملتا ہے کہ ہمارا نا اجد پال چکرورتی کے خانوادہ کا ایک راجہ نانک رائے تھا جس کی اولاد عہد اکبر اعظم میں ریاست بوندی۔ راجستھان میں حکمران تھی اس نے شہر ہانسی بسایا تھا اور ایک قلعہ تعمیر کیا تھا۔ راجہ نانک رائے کے عہد حکومت میں اول، اول مسلمانوں کے قدموں نے سرزمین راجپوتانہ کو چھوا تھا۔

ان روایتوں کی حقیقت کچھ بھی ہو لیکن یہ بات ثابت ہے کہ ہانسی ایک قدیم تاریخی شہر ہے۔

قدیم دروازے - اس بستی کے قدیم پانچ دروازے ہیں

جن کے نام یہ ہیں: بڑسی دروازہ امرہ دروازہ قطب دروازہ
گٹائیں دروازہ اور دہلی دروازہ

چھٹی کھڑکی (موری دروازہ کی ایک شکل) کھڑکی بھٹی کے نام سے مشہور
ہے۔ ان دروازوں میں سب سے اعلیٰ قدیم ترین اور تاریخی حیثیت
کا حامل بڑسی دروازہ ہے جو عہد سلطان علاؤ الدین خلجی میں
۷۰۳ھ میں تعمیر ہوا تھا۔ اس دروازہ پر یہ کتبہ کندہ ہے۔

بغداد مملکت بادشاہ رومی زمین	خدا بیگان سلطان شہ علاؤ الدین
ابوالمظفر شاہ جہاں محمد شاہ	کہ باد مملکتش جاوداں یروم زمین
یگان خسرو گہاں سکندر ثانی	رسید صبت معادلش تابا علیین
بسنت حضرت دہلی کہ سہت دار الملک	بامر خسرد و دران شدہ حصار حصین
بنا نمود شد بے نظیر دروازہ	کز ارتقاع بہ کیواں کند ہیں تکمیل
بنا نہادہ بر فرد ہم ربیع آخر	بسال ہفت صد و سہ شدہ عمارت این

یہ دروازہ نہایت خوشنما اور خوش وضع ہے اور بے مثل و بے نظیر ہے
اس دروازے کے سامنے ایک چوڑے کا بازار ہے جو فراخ اور خوب صورت
ہے یہاں صبح و شام خریداروں کی ریل پیل رہتی ہے اس بازار کے وسط
میں ایک بڑی عمدہ سبیل بنی ہوئی ہے جو حصار صنایع کے انگریز ڈپٹی کمشنر مسٹر
ٹولنڈ کی خوشنودی کے لئے ایک رئیس شہر نے اپنے صرفہ سے بنوائی تھی

قلعہ ہانسی کے آثار

اب اس کے کھنڈرات ہی دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس کی سائٹ

قصبہ کے شمال مشرقی کونہ پر ہے۔ قلعہ کی فصیل پختہ چوڑے سے بنی ہوئی تھی اور جا بجا خوبصورت برج تعمیر کئے گئے تھے۔ قلعہ کے چاروں اطراف گہری خندق کے آثار موجود ہیں۔ قلعہ کے بلند و بالا دروازوں پر پتھروں سے تراشیدہ خوفناک دیو بنا کر کھڑے کئے گئے تھے ان بتوں میں دو ٹکڑوں کو حضرت میر نعمت اللہ شاہ ولی کے مجاوروں نے اپنی رہائشی مکان میں اینٹ پتھر کی بجائے چن لیا تھا وہ اب تک موجود ہیں۔ کئی لوگ انہیں دیکھنے جاتے ہیں۔ قلعہ کی بعض دیواروں پر دیوی دیوتاؤں، پرلیوں، جانوروں اور پرندوں کی تصاویر کے نقوش اب مٹ چکے ہیں صرف ایک دیوار پر اہل ہنود کے بعض دیوتاؤں کی چند شبہیں دکھائی دیتی ہیں قلعہ کے اندر دو تین پرانے کنوئیں تھے وہ بند کر دیئے گئے ہیں۔

درگاہ حضرت میر نعمت اللہ ولی شہید

یہ پرانوار مزار قلعہ کے شمال مشرقی کونہ پر ہے اس خالقہ کی ابتدائی عمارت سلطان ارسلان اور سلطان بہرام شاہان غزنی نے ۵۹۳ھ میں تعمیر کرائی تھی جو مرور ایام سے معدوم ہو گئی اب معمولی مکان ہے اور اصلی قدیم عمارت کی یادگار اور نشان ہے۔ آپ کا عرس شوال کے مہینے میں یکم اور دو تارہ سب کو ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں تارہ سب آپ کی شہادت و تجہیز و تکفین کی ہے۔ ہر سال چیت بکرمی سمت کی دوسری جمعرات کو درگاہ شریف پر بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔

میلہ میں دکاندار می کرنے والے قاضی شہر کو نذر دیتے ہیں جس کو قاضی کی جنگی کہتے ہیں۔ ان کے خیال میں ایسا کرنے سے سودے میں نفع ہوتا ہے۔

مسجد قاضی

یہ درگاہ میر نعمت اللہ شہید کے دروازے کے بالکل سامنے موجود ہے یہ ایک چھوٹی سی مسجد نہایت خوب صورت اور موتی مسجد کے نمونے پر بنائی گئی ہے اس مسجد کی تعمیر قاضی حسن رضانے کرائی تھی۔ مسجد میں بہت سے کتبات لگے ہوئے ہیں، ایک پر یہ عبارت کندہ ہے

بصدق دل نمودہ شیخ منعم بنائے مسجد از روئے تحقیق
چو حستم سال تاریخ بنائش خردگفتہ کہ بیت اللہ تحقیق

بعض معروف شہداء کی قبور

قدیم قلعہ ہانسی کے وسیع احاطہ میں بہت سے اکابر اسلام مدفون ہیں چند ایک کے نام یہ ہیں۔ خواجہ حسام الدین سالار شہید (مدفن میدان میں ہے جہاں اب تعزیتی دفن کئے جاتے ہیں) خواجہ عثمان کمبیران اور شامات قاضی رقیام سرتالاب کے کنارے ان دونوں کی قبور ہیں (غازی سلطان مجدد شہید (زیر قلعہ مزار ہے)

گنج شہیدان و چہل حافظہ

گنج شہیدان میں وہ ہزاروں شہداء و محو خواب ہیں۔ جو سلطان

شہاب الدین محمد غوری کے ساتھ ہانسی کے علاقہ پر ۱۱۹۳ء میں
 حملہ آور ہوئے تھے چہل حافظ میں لشکر اسلام میں شامل چالیس حافظ
 شہداء کی مجموعی قبر ہے جو احاطہ میں واقع ہے۔ ۱۹۶۹ء تک یہ جگہ
 محفوظ و موجود تھی اور غالباً اب بھی ہے۔

منظوم شجرہ سلسلہ عالیہ چشتیہ جمالیہ

جز ترے فریاد رس کوئی نہیں
 تو نے سجتا ہے جنہیں تازح قبول
 نور تیرا جلوہ گر ہو اے خدا
 بہر عبد الواحد نورِ انام
 شاہ ابراہیم ادہم کے لئے
 بوہبیرہ بالیقین کے واسطے
 خواجہ بواضح نامی کے لئے
 بو محمد شاہ تمکین کے لئے
 بہر شہ مودود چشتی نیک نام
 بہر شہ عثمان خواجہ ہرونی
 مجھ کو کار خیر کی توفیق دے
 زنگ عصبیاں کامرے دل سے مٹے
 تیرے قربِ خاص کی دولت ملے
 اپنا شیدا بنی یارب مجھ

یا الہی یا الہ العالمین
 بہر ذاتِ اقدس حضرت رسولؐ
 واسطے حضرت علی مرتضیٰؑ
 بہر شاہ دین حسن بصریؒ مقام
 اور فضیل شاہ اکرم کے لئے
 اور حذیفہ شاہ دین کے واسطے
 حضرت ممشاد شامی کے لئے
 خواجہ بواحد شہ دین کے لئے
 بہر بو یوسف شہنشاہ انام
 بہر شہ حاجی شریف زندنی
 شہ معین الدین حسن کے واسطے
 خواجہ قطب الدین کاکئی کے لئے
 شہ فرید الدین بابا کے لئے
 واسطے قطب جمال الدین کے

ہیں نظام الدینؒ نظام اولیاً
 قطب نور الدینؒ انور کے لئے
 کر عطا یارب مجھے حق البقیس
 میری آنکھوں میں ترا جلوہ ہے
 پردہ دوری مرے دل سے مٹے
 مجھ کو دکھلا جلوے اپنی ذات کے
 دشت عرفاں کا بنادے مجھ کو شہیر
 اپنے منظر کا بنا مجھ کو ظہور
 داغ عصیاں دور کر دل سے مرے
 کر عطا نعمت حقیقت کی مجھے
 ساغر وحدت پلا یارب مجھے
 کر دے ان کے واسطے مجھ پر عطا
 لذت دیدار کا ساغر پلا
 فقر کی دولت سے کر دے کامگار
 مست کر دے بادۂ توحید سے
 ان کا فیض قلب ہو حاصل مجھے
 سب بزرگوں کی محبت دے مجھے
 کھول دے مجھ پر درحق البقیس
 اور صفات پاک کا جلوہ دکھا
 اور دوئی کے وسوسہ کو لپٹ کر

جن کی نعمت کے امین باصفا
 شاہ قطب الدینؒ منور کے لئے
 واسطے برہان دینؒ بن نور دینؒ
 شہ بہاء الدینؒ سندھالی کے لئے
 بایزید شاہ ادھن کے لئے
 واسطے شاہ سراج الدینؒ کے
 ازبچے حضرت علیؒ شہیر دلیر
 بہر شاہ حضرت عبدالشکورؒ
 واسطے سے شاہ عبداللہؒ کے
 واسطے حضرت عطاء اللہؒ کے
 شہ فضیلؒ باصفا کے واسطے
 جو محمدؐ کے غلام باوف ہیں
 شہ نظام الدینؒ کی خاطر اے خدا
 بہر شہ قطب اویسیؒ نامدار
 خسرو دیں شاہ رمضانؒ کے لئے
 شاہ دھومنؒ قطب دوراں کیلئے
 اور حبیب خاص رحمن کے لئے
 دل نہ ہو میرا کبھی اندو گس
 اپنی ذات خاص کا شہید بنا
 بادۂ وحدت سے مجھ کو مست کر

اپنے ذوق و شوق سے مخمور کر نور سے اپنے مجھے معمور کر
 میرے تن میں میری جاں میں نور ہے میرے دل میری زباں میں نور ہے
 اپنی راہِ عشق میں مجھ کو چلا اور جمالِ خاص کا شیدا بنا
 دین و دنیا کے نبی سب میرے کام
 اور مرادیں میری ہر آئیں تمام

آمین

(منتقل از تنویر طریقت)

انتساب

والدِ مرحوم کے نام

تو آگہی کہ مرا از غروبِ این خورشید

چہ گنجِ ہائے سعادت ز یانِ جان آمد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

جمال الدین احمد ہانسوی الخطیب

نام ولقب ۱۔ اکم گرامی جمال الدین احمد تھا اور لقب خطیب۔ مگر بعض تذکروں میں قطب بھی لکھا ہے۔ چنانچہ مفتی غلام سرور لاہوری تحریر کرتے ہیں
"خطیب و قطب خطاب داشت"

اور مرزا آفتاب بیگ سہسرامی نے بھی یہی لکھا ہے
"خطیب اور قطب خطاب آپ کا تھا"

موصوف کا جو مطبوعہ دیوان ہمارے پیش نظر ہے اس کے سرورق پر بھی یہی لکھا ہوا ہے۔
"دیوان جمال الدین احمد قطب ہانسوی"

مگر خود حضرت جمال الدین احمد نے "خطیب" ہی لقب اختیار کیا ہے۔ دیوان مذکور میں کئی جگہ لائے ہیں۔ مثلاً یہ شعر ملاحظہ ہو۔
اے احمد خطیب جالش نگر ز شوق تاکے کنی نگہ ز ہوس در جمال عیب؟

۱۔ (۱) محمد قاسم ہندو شاہ استرآبادی "تاریخ فرشتہ" مطبوعہ مطبع معمرہ بمبئی
۱۸۳۲ء، ۱۲۳۰ھ ص ۷۳۰ مقالہ دوازدهم

(ب) شیخ عبدالحق محدث دہلوی؛ اخبار الاخبار۔ بحوالہ اردو ترجمہ اخبار الاخبار
مطبوعہ مسلم پریس۔ دہلی ۱۳۲۸ھ ص ۱۰۰۔ از سید یسین علی صاحب

۲۔ غلام سرور لاہوری؛ خزینۃ الاصفیاء۔ مطبوعہ ہوپ پریس۔ لاہور ۱۲۸۳ھ

۳۔ مرزا آفتاب بیگ؛ تحفۃ الابرار مطبوعہ مطبع رضوی۔ دہلی ۱۳۲۳ھ ص ۴۴

۴۔ جمال الدین احمد ہانسوی؛ دیوان غزلیات و رباعیات۔ مطبوعہ
مطبع چشمہ فیض۔ دہلی ۱۸۸۹ء

اسی طرح ایک قطعہ میں لائے ہیں ملاحظہ ہو :- (ج-۱ ص ۲۹۶)

از حد شرع مگذر اے احمد خطیب
راہ مراد سپر اے احمد خطیب
آں چیز ہا کہ کردی و اپی ہا کہ می کنی
بکشائے چشم و بنگر اے احمد خطیب
عمرت گذشت از چہل ہر روزہ یک گناہ

نبشیں و جملہ بشمیر اے احمد خطیب (ص ۲۰۳ ج-۲)

تخلص آپ نے جمال اور احمد دونوں تخلص اختیار کئے ہیں۔ چنانچہ آپ کے
دونوں دوادین میں یہ تخلص آتے ہیں مثلاً دیوان غزلیات کا یہ شعر ملاحظہ ہو

روزے تو رہی فرمان کا اے احمد سرگرداں

باراست ترا بر من ہر گاہ کہ می آئی“ (ص ۱۹۵)

دوسرا شعر ملاحظہ کریں

منم احمد نزار و ناز گشتہ ز ہجرت ای چنیم ای چنیم

اور یہ دو شعر ملاحظہ ہوں جن میں جمال تخلص اختیار کیا ہے۔

آواز جمال خستہ بشنو کز آرزویت بیار آمد (ص ۲۹۶)

جمال خستہ می گوید جو بشیم ای چنیں وقتے ہمیں آواز بردارم زہے دولت زہے دولت

(ص - ۲۹۷)

بہر کیف جمال الدین احمد بالنسوی نے جمال اور احمد دونوں تخلص اختیار کئے ہیں

یہ متعین کرنا ذرا مشکل ہے کہ کس مدت تک جمال تخلص اختیار کیا اور کب

سے احمد تخلص اپنا یا ہے۔ دیوان میں مقدم و موخر دونوں تخلص نظر آتے

ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی زمانے میں دونوں

تخلص اختیار کرتے تھے۔

نسب حضرت جمال الدین احمد ہنسویؒ کا سلسلہ نسب حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ مختلف تذکرہ نگاروں نے اس کا ذکر کیا ہے مثلاً شیخ ابو الفضل بن مبارک ناگوری لکھتے ہیں

اے آپ کا اسم گرامی نعمان تھا۔ ابو حنیفہ کنیت اور امام اعظم لقب تھا ۸۰ھ میں کوفہ میں تولد ہوئے اس زمانے میں عبدالملک بن مروان (متوفی ۸۶ھ) تخت خلافت پر متمکن تھا۔ یہ وہ مبارک عہد تھا جس میں چند صحابہ بھی تھے۔ مثلاً انس بن مالک (متوفی ۹۳ھ) سہیل بن سعد (متوفی ۹۱ھ) وغیرہ۔

امام اعظمؒ کے سچپن کا دور بڑا پُر آشوب تھا۔ حجاج بن یوسف (متوفی ۹۵ھ) گورنر عراق نے ایک شورش برپا کر رکھی تھی۔ ہر طرف سراسیمگی کا عالم تھا۔ اس کی وفات کے بعد ۹۶ھ میں عبدالملک کا جانشین ولید اول بھی انتقال کر گیا۔ اس کے بعد سلیمان بن عبدالملک (متوفی ۹۹ھ) تخت خلافت پر متمکن ہوا۔ ان کی وفات کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تخت خلافت پر حیلوہ افروز ہوئے اور حالات اعتدال پر آئے۔

اسی زمانہ میں امام شعبی رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۲۴ھ یا ۱۲۵ھ) کی تحریک پر حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کوفہ شہر کے مشہور استاد حضرت امام حماد رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۲۰ھ) سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ فن فقہ کی تکمیل انہیں سے کی مگر فن حدیث میں اوروں سے بھی استفادہ کیا۔ چنانچہ تہذیب التہذیب، التہذیب الاسماء، تذکرہ الحفاظ وغیرہ میں امام اعظم کے شیوخ حدیث کا ذکر ہے۔ امام حماد رضی اللہ عنہ نے ۱۲۲ھ میں انتقال فرمایا۔ موسیٰ بن کثیر ان کے جانشین ہوئے۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ بعد اہل کوفہ نے منفق طور پر موصوف کا جانشین بنا دیا۔ سلسلہ درس و تدریس جاری ہوا اور اطراف و اکناف عالم سے لوگ مستفید ہوئے۔

۱۲۵ھ میں یزید دوم کے جانشین ہشام بن عبدالملک نے وفات پائی ان کے بعد

”از نژاد ابو حنیفہ کو فی است“

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
”سلسلہ نسب آپ کا حضرت امام اعظم کو فی رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے اے
مفتی غلام سرور لاہوری تحریر کرتے ہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ :- ولید دوم، یزید سوم اور ابراہیم بن ولید یکے بعد دیگرے تخت
نشین ہوئے۔ اس زمانہ میں ابو مسلم خراسانی نے ملک میں سازشوں کا جال پھیلا رکھا تھا اور کوفہ
اس کا خاص مرکز تھا ان حالات کے پیش نظر گورنر کوفہ یزید بن عمرو بن بہرہ نے عراق کے تمام
فقہاء کو اپنے قبضہ میں لیا اور اعلیٰ عہدہ پر فائز کیا۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
بھی افسر خزانہ کا عہدہ پیش کیا مگر آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اس پر گورنر غضبناک
ہو گیا اور اس نے حکم دیا کہ روزانہ دس دسے لگائے جائیں اس پر بھی امام صاحب اپنے
مقام پر جمے رہے بالآخر آپ کو رہا کر دیا گیا۔ آپ مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور ۱۳۶ھ
تک وہیں قیام فرمایا

۱۳۲ھ میں سلطنتِ اسلامیہ نے سپلو بدلا۔ بنو امیہ کا خاتمہ ہوا اور آلِ عباس
برسر اقتدار آئے۔ اس خاندان کا پہلا حکمران ابو العباس سفاح (متوفی ۱۳۵ھ) اس کے
بعد ابو جعفر منصور، اس کا بھائی جانشین ہوا۔ اس نے سادات پر بڑے ظلم کئے۔ مجبور ہو کر
محمد نفسِ ذکوة (متوفی ۱۴۵ھ) نے علمِ بغاوت بلند کیا۔ مگر وہ مارے گئے۔ ان کے بعد ان کے
بھائی ابراہیم نے ان کا علم سنبھالا۔ امام اعظم نے چار ہزار درہم سے ان کی مدد کی۔ یہ بھی شکست
کھا گئے۔ امام صاحب کی تائید کی وجہ سے خلیفہ وقت منصور کی آپ پر نظر تھی۔ چنانچہ اس
نے دربار میں طلب کیا۔ آپ حاضر ہوئے اس نے بہانہ تراشنے کے لئے آپ کے سامنے عہدہ
قضا پیش کیا۔ آپ نے انکار فرمایا اس پر اس نے آپ کو قید کر دیا۔ یہ ۱۳۶ھ کا واقعہ ہے
امام اعظم نے قید خانہ میں بھی سلسلہ درس و تدریس جاری رکھا۔ امام محمد نے قید خانہ
ہی میں آپ سے پڑھا تھا۔ منصور کو یہ ہر دلعزیزی ناگوار ہوئی اس نے زہر دلوادیا

” و نسب شریف و سچند واسطہ بہ ابو خلیفہ امام اعظم کو فی رضی اللہ عنہ می رسد ۳

مولانا رحمان علی صاحب تحریر فرماتے ہیں

”انتساب او بہ امام اعظم ابو خلیفہ کو فی است ۴

ڈاکٹر زبید احمد صاحب لکھتے ہیں

The author was a descen^{دلو}ant of the Imam
Ala Hanifa and a great sufi in his age ۵

حضرت جمال الدین احمد نے خود اپنے دیوان میں حضرت امام اعظم ابو خلیفہ رضی اللہ عنہ کی

منقبت لکھی ہے۔

بیعت دارادت حضرت جمال الدین احمد ہانسوی سلسلہ چشتیہ میں شیخ

فرید الدین گنج شکر (متوفی ۶۶۸ھ) سے بیعت تھی۔ چنانچہ شیخ ابوالفضل بن

مبارک ناگوری لکھتے ہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ :- جب آپ نے اس کا اثر محسوس کیا تو سر بسجود ہو گئے

اور اسی حالت میں جان۔ جاں آفرین کے سپرد کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اما خود از ”سیرۃ نعمان“ مولفہ شبلی (۱۸۹۳ء) (ص - ۱۳ تا ۳۹)

۱۔ ابوالفضل بن مبارک ناگوری دہلی اکبری مطبوعہ بیٹھ مشن پریس۔ کلکتہ ۱۸۷۷ء

ج - ۲، ص - ۲۱۹

۲۔ سید بسین علی ترجمہ اخبار الانبیاء - مسلم پریس - دہلی ۱۳۲۸ھ ص ۱۰۰

۳۔ مفتی غلام سرور لاہوری، خزینۃ الاصفیاء مطبوعہ ہوپ پریس لاہور - ۱۳۸۳ھ

۴۔ رحمان علی تذکرہ علمائے ہند مطبوعہ مطبع منشی نوکشور لکھنؤ - ۱۳۳۲ھ ۱۹۱۴ء ص ۲۲

De. M. G. Zubaid Ahmed, The contribution ۵
of India to Arabic literature Published at
Dikshit Press, Allahbad 1945 A.D.P - 82°

” بہ خطاب و فتویٰ پر داختم، ازاں باز داشتہ از شیخ فرید گنج شکر ارادت برگزینت“

حضرت جمال الدین احمد دیوان غزلیات میں خود تحریر کرتے ہیں
 نصیحت می کنی اے یار دینی
 شتو تا کم نہ گرد و این زیادت
 برد در خدمت شیخ المشائخ
 فرید الحق ولدیں با ارادت
 چو احمد شو مرید او و لیکن
 نگہ می دار آداب عبادت
 (رح- ۱، ص- ۸۰)

ایک اور جگہ کہتے ہیں ۱۔

پیرم فرید دین من احمد مرید او
 زان می و ہر بدستم فزاک پیرین
 (رح- ۱، ص- ۱۰۳)

محبت شیخ حضرت جمال الدین احمد ہانسوی کو اپنے مرشد سے بے انتہا محبت تھی

اس کا اظہار انہوں نے قصیدہ میں بھی کیا ہے اور باغیوں میں بھی۔ چند رباعیاں ملاحظہ ہوں

دز بحر یقین در شمیم پیر من است
 بے شک من بے نوشتہ بمنزل برسم
 بر خاتم معرفت نگین پیر من است
 چوں شیخ جہاں فرید دین پیر من است

در مذہب عاشقان فرید دین است
 من نیز کنوں سالک طالب گروم
 در مجمع طالبان فرید دین است
 چوں پیر من خستہ فرید الدین است

داند دید دین پذیرفت مرا
 جو یاں مزید دین پذیرفت مرا

۱۔ شیخ ابوالفضل بن مبارک ناگوری؛ امین اکبری۔ ج- ۲، ص- ۲۱۹ مطبوعہ بیٹٹ

مشن پریس۔ کلکتہ۔ ۱۸۷۷ء

۲۔ جمال الدین احمد ہانسوی؛ دیوان غزلیات۔ ص- ۸۰، ۱۰۳۔ مطبوعہ چشمہ فیض دہلی ۱۸۸۹ء

۳۔ جمال الدین احمد ہانسوی؛ دیوان رباعیات۔ ص- ۴۲۔ مطبوعہ مطبع چشمہ فیض دہلی ۱۸۸۹ء

من گرجہ بدم لیک کنوں نیک شدم چون شیخ فرید الدین پذیرفت مرا

(رح - ۲، ص - ۴۲)

یہی عشق و محبت تھا جو کشاں کشاں آپ کو کئی بار ہانسی سے پاک تپن (اجودھن) لے گیا۔ چنانچہ امیر حسن علاء سنجر نے ملفوظات حضرت خواجہ نظام الدین اولیا "فوائد الفوائد" میں اس کا ذکر لیں کیا ہے۔

دوشنبہ دہم ماہ ذی الحجہ سنۃ المذکورہ (۷۷۹ھ)

سعادت پائے یوس سیر شدہ سخن دران افتاد کہ مریداں کہ زیارت پیر خواہند کرد
وہر یکے بعد از چند گاہ برود۔ بر لفظ مبارک راند کہ تہ کرت بخدمت شیخ الاسلام فرید الحق
والشرع والدین قدس سرہ العزیز رفتہ ام۔ ہر سال یکبار بعد از ان کہ نقل فرمودہ ہفت بار
دیگر رفتہ شدہ است یا شش بار۔ آنا اغلب گمان آن ست کہ ہفت بار رفتہ شدہ است
چنان کہ در خاطر ہمیں مقرر است کہ در حیات و ممات ذہ بار رفتہ شدہ است بعد از ان
فرمود کہ شیخ جمال الدین ہفت بار رفتہ بود از ہانسی

محمد بن احمد بدایونی نے "راحت القلوب" کے نام سے خواجگانِ چشت کے جو
ملفوظات جمع کئے اس میں حضرت شیخ فرید الدین کے ذکر میں شیخ جمال الدین ہانسی کی
حاضری کا جا بجا ذکر ہے۔ مثلاً مندرجہ ذیل مجالس میں ملاحظہ فرمائیں

مجلس ددم، روز دوشنبہ، تاریخ ۱۶ ماہ رجب ۷۵۵ھ ہجری

دولت قدم بوسی حاصل ہوئی۔ شیخ بدالدین غزنوی اور شیخ جمال الدین ہانسی... حاضر خدمت تھے

مجلس سوم، روز چہار شنبہ، ۲۰ ماہ رجب ۷۵۵ھ

دولت قدم بوسی حاصل ہوئی، شیخ برہان الدین غزنوی، شیخ جمال الدین ہانسی... حاضر خدمت تھے

سلسلہ امیر حسن علاء سنجر، المعروف بہ حسن دہلوی! فوائد الفوائد شریف (ملفوظات
سلطان المشائخ محبوب الہی محمد نظام الدین اولیاء دہلوی) مطبوعہ مطبع منشی نورا کشور
لکھنؤ، ۱۳۲۴ھ - ص - ۴۱ -

مجلس پنجم، رذر پنجشنبہ، تباریخ، شعبان المعظم ۶۵۵ھ
 "دولت قدم بوسی حاصل ہوئی، شیخ جمال الدین ہانسوی، حضرت شیخ الاسلام کی
 خدمت میں حاضر تھے"

مجلس دہم، تباریخ پنجم شوال المکرم ۶۵۵ھ ہجری
 "سعادت قدم بوسی حاصل ہوئی، شیخ جمال الدین ہانسوی۔۔۔۔۔ حاضر خدمت تھے"
 مجلس پانزدہم، تباریخ بارہویں ماہ ذی قعدہ ۶۵۵ھ ہجری
 "دولت قدم بوسی میسر ہوئی، مولانا بدر الدین غزنوی اور شیخ جمال الدین ہانسوی اور بہت سے
 بزرگ مجلس شریف میں حاضر تھے"

مجلس سبست وکیم، تباریخ نہم ماہ مذکور (ذی الحجہ ۶۵۵ھ)
 "دولت قدم بوسی میسر ہوئی۔ شمس دبیر، شیخ جمال الدین ہانسوی، شیخ بدر الدین غزنوی
 اور بہت سے اصفیاء حاضر خدمت مبارک تھے
 حضرت جمال الدین احمد محبت شیخ میں اتنے وارفتہ تھے کہ بیعت سے پہلے فتویٰ نویسی
 اور اس کے علاوہ جو دوسرے مشاغل تھے سب کو ترک کر دیا تھا حتیٰ کہ کھانا تک چھوڑ دیا تھا
 شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں
 "ایک روز ایک شخص ہانسوی سے حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا "میرا
 جمال کیسا ہے؟" عرض کیا "مخدوم جس روز سے حضور کے مرید ہوئے ہیں، کل اسباب اور
 مواضع، و شغل کتابت کو بالکل ترک کیا ہے اور سخت فاقہ اور بلائیں کھینچتے ہیں" اس کلام سے
 حضرت شیخ فرید الدین بہت خوش ہوئے اور فرمایا "الحمد للہ بہت خوش رہتے ہیں"

اے محمد بن احمد بدایونی بخاری ثم الدہلوی: راہوت القلوب۔ ترجمہ اردو گنج چہارم
 موسومہ بہ "معدن الیوانیت دالجواہر" یعنی مجموعہ ملفوظات نواجگانِ پشست قدس اسرار
 ہم مترجمہ غلام احمد بریاء۔ مطبوعہ مسلم پریس جھجر۔ ۱۳۱۴ھ ص ۲۲۲
 ۲۷ شیخ عبدالحق محدث دہلوی؟۔ اخبار الاخبار۔ مترجمہ سید لٹین علی صاحب۔

خلافت | یہی محبت اور عشق تھا جس کی وجہ سے آپ حضرت بابا صاحب کے منظور نظر تھے۔ چنانچہ حضرت بابا صاحب، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد دہلی جا کر واپسی میں جب ہانسی آئے تو اس وقت حضرت جمال الدین احمد کو خلافت سے نوازا، حضرت شیخ جمال دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں

”مسموع است کہ حضرت شیخ المشائخ جمال الدین ہانسوی در ہماں ایام بہ تشریف فرقتہ متبرکہ ایشاں مشرف شدہ بود کہ حضرت شیخ الاسلام فرید الدین قدس سرہ از شہر دہلی بعد از وفات پیر خویش قطب الملک الدین بختیار ہانسی مراجعت نمود بود“

حضرت جمال الدین ہانسوی، شیخ فرید الدین شکر گنج کے اجداد خلفا میں سے تھے تمام تذکرہ نگاروں نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں

”حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر کے بڑے خلیفہ اور جامع کالات ظاہری و باطنی ہیں“

مفتی غلام سرور لاہوری تحریر کرتے ہیں :-

”انہ اعظم خلفائے شیخ فرید الدین گنج شکر است“

مولانا رحمان علی تحریر فرماتے ہیں

”انہ اعظم خلفائے شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرہما جامع کالات ظاہری و باطن بود“

۱۔ مولانا جمالی دہلوی: سیر العارفین - مطبوعہ مطبع رضوی - دہلی - ۱۳۱۱ھ - ص ۳۳۔

۲۔ سید یسین علی صاحب: ترجمہ اردو اخبار الانبیاء، مطبوعہ مسلم پریس، دہلی - ۱۳۲۸ھ - ص ۱۰۰۔

۳۔ مفتی غلام سرور لاہوری: غزنیۃ الاصفیاء مطبوعہ سوپ پریس، لاہور - ۱۳۸۲ھ

۴۔ رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند - مطبوعہ مطبع نمشی نو لکشور، لکھنؤ - ۱۳۳۲ھ - ص ۲۲۔

سید قربان علی بسمل لکھتے ہیں :-

”آپ خلفاءِ عظام و منظور نظر حضرت بابا صاحبِ تمس سرہ کے تھے“

مرزا عبدالستار بیگ سہسرامی لکھتے ہیں :-

”آپ کے خلفائے عظام بے حد و حساب ہیں لیکن اعظم خلفاء حضرت سلطان المشائخ

نظام الدین اولیاء اور حضرت خواجہ علاؤ الدین صابرا در حضرت شیخ جمال الدین ہنسوی میں

ڈاکٹر زبید احمد نے بھی لکھا ہے

The great-grand descip^{شاگرد} Muinal Din chishti
who is held to be the king of all the Indian saints

محمد نواب مرزا بیگ دہلوی نے لکھا ہے

”آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت گنج شکر کے تھے“

مولا بخش نے ”تذکرۃ المشائخ“ میں جہاں حضرت بابا صاحب کے خلفاء کے نام گنائے

ہیں وہاں لکھا ہے

سہ آپ کے پانچ خلیفہ میں اول قطب جمال الدین ہنسوی“

سہ سید قربان علی بسمل :- ”سشت بہشت“ معروف بہ سوانح عمری خواجگانِ چشت۔ مطبوعہ

رحمانی پریس۔ دہلی۔ ۱۹۲۴ء

سہ مرزا آفتاب بیگ سہسرامی: مسالک الساکین فی تذکرۃ الواصلین

Dr. M. G. Zubaid Ahmed: The Contribution of
Sudic to Arabic Literature Published at Vikshit
Press Allahbad 1945 A-D-P-82

سہ مرزا آفتاب بیگ عرف محمد نواب مرزا بیگ دہلوی: تحفۃ الابرار۔ مطبوعہ مطبع رضوی دہلی۔

۱۳۲۳ھ ص ۳۴۴

سہ مولا بخش: تذکرۃ المشائخ۔ ص ۸۰

نظر شیخ: حضرت جمال الدین احمد کو شیخ فرید الدین گنج شکر سے جتنا عشق تھا اتنا ہی حضرت بابا صاحب کو بھی آپ سے انسیت اور محبت تھی چنانچہ جب شیخ بہا الدین زکریا منانی علیہ الرحمۃ (متوفی ۱۰۶۶ھ) نے حضرت بابا صاحب سے شیخ جمال الدین احمد کو اپنے ہاں بلانے کی بار بار درخواست کی تو حضرت بابا صاحب نے یہی فرمایا

”جمال الدین، جمال ما است“

اور باوجود مکرر التجا کے آپ کو نہ بھیجا

حضرت بابا صاحب کے خلفاء میں حضرت جمال الدین احمد ہی کو یہ بلند مقام حاصل تھا کہ جس کسی مرید خاص کو بابا صاحب خلافت نامہ عطا فرماتے تھے تو اس سے یہ کہہ دیا کرتے کہ اسی پر جمال الدین احمد سے ہر تصدیق ثابت کر لو۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:-

”بارہ برسی تک حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر ان کی محبت سے ہانسی میں رہے اور ان کے حق میں فرمایا کرتے تھے کہ ”جمال، میرا جمال ہے اور کبھی فرماتے کہ جمال! میں چاہتا ہوں کہ تمہارے سر کے گرد پھردوں اور جس کسی کو حضرت خلافت دیتے خلافت نامہ ان کے پاس بھیجتے اگر وہ قبول کرتے تب خلافت درست ہوتی اور اگر وہ رد کر دیتے تو شیخ بھی رد کر دیتے اور فرماتے ”جمال کے پارہ کئے ہوئے کو فرید نہیں سی سکتا“

مفتی غلام سرور لاہوری نے حضرت شیخ دہلوی کے الفاظ نقل کر دیئے ہیں۔ وہ تحریر کرتے ہیں

”شیخ فرید الدین را چنداں نظر توجہ و عنایت بجمال دے بود کہ تا دوازده سال^{۱۲}

۱۱ شیخ عبدالحق: اخبار الانبیاء۔ مطبع مجتہبی۔ دہلی ۱۳۳۲ھ۔ ص۔ ۲۸۔

۱۲ مرزا آفتاب بیگ معارف بہ نحمدہ نواب مرزا بیگ دہلوی: تحفۃ الابرار۔ مطبوعہ مطبع

رضوی دہلی ۱۳۲۳ھ۔ ص۔ ۴۴۔

۱۳ سید سلیمان علی صاحب: ترجمہ اردو اخبار الانبیاء۔ مطبوعہ مسلم پریس۔ دہلی ۱۳۲۸ھ۔ ص۔

بسبب محبتِ دے درہنسی قیام فرمود و درحق دے ارشاد کر دے کہ "شیخ جمال
جمال ما است و اکثر فرمودے کہ "جمال الدین می خواہم کہ گرد سرتو بگردم" و ہرگز کہ
شیخ خلافت دادے بعد تحریر خلافت نامہ نزد دے فرستادے و اگر دے قبول
فرمودے خلافت دے درست بودے و اگر جمال الدین رد کر دے باز شیخ خلافت
او را قبول نہ داشتے" ۱

سید قربان علی بسمل نے بھی یہی عبارت نقل کر دی اور دوسرے تذکروں میں بھی
یہی عبارت ملتی ہے۔ بہر حال یہ حقیقت ہے کہ حضرت بابا صاحب خلافت نامہ دینے کے
بعد اپنے خلیفہ کو حضرت جمال الدین احمد کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے اور خلیفہ کی خلافت
کا تحقق، ان کی قبولیت یا عدم قبولیت پر ہوتا تھا۔ اس سلسلہ میں حضرت علی احمد صاحب اور
خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی کے معاملے میں جو دافعہ پیش آیا وہ بطور حجت و برہان پیش
کیا جا سکتا ہے۔

مقام جمال :- محمد قاسم ہندو شاہ اترابادی المعروف بہ "فرشتہ" نے تذکرۃ الآقبیا
کے حوالہ سے اس واقعہ کو یوں لکھا ہے

سہ کس نظام" نام در خدمت شیخ بودند یکے شیخ نظام پسر شیخ ددم شیخ نظام
خواہر زادہ شیخ، سوئم شیخ نظام الدین اولیاء۔ چون پسر شیخ مقام ابدال داشت ازین جہت
سجادہ بہ انداد و چون ہمشیرہ شیخ بسیار سعی کرد کہ سجادہ نشینی بہ پسر عنایت شود شیخ حرمت
او نگاہ داشتہ مثال نوشت و خواہر زادہ گفت کہ "یہ ہنسی پیش جمال الدین ہانسوی رفتہ صحیح کن"
و مولانا جمال الدین ہانسوی "آں مثال را صحیح نہ کرد۔ ادب برگشتہ شکایت نمود۔ بالآخر شیخ
باز حسب الاتماس خواہر مثالے دیگر نوشتہ فرستاد و دریں کرت مولانا جمال الدین ہانسوی

۱ مفتی غلام سرور لاہوری :- خزانۃ الاصفیاء - مطبوعہ ہوب پریس لاہور - ۱۲۰۳ھ

۲ سید قربان علی :- "بشت بہشت" معروف بہ سوانح عمری خواجگان چشت مطبوعہ

رحمانی پریس - دہلی - ۱۹۲۴ھ

اعراض شدہ آل نوشتہ را پارہ کردہ گفت "پارہ کردہ جمال الدین ہانسوی را شیخ تمی تواند درود" و بعد ازین بحدتے شیخ مثال سجادہ نشینی ولایت دہلی شیخ نظام الدین اولیاء دادہ پیش مولانا جمال الدین ہانسوی فرستاد و دے خوش وقت شدہ این بیت درال مثال نوشتہ . بیت

ہزاراں درود و ہزاراں سپاس
کہ گوہر سپردہ بہ گوہر شناس

و کتبہ را صحیح نمودہ روانہ دہلی ساخت لے

مولانا جید علی سہسوانی نے بھی اس کا ذکر کیا ہے ، لکھتے ہیں

..... اپنی ہمیشہ کے بہت سے اصرار سے بھانجے کے نام سجادہ نشینی کا فرمان لکھ کر فرمایا کہ نم ہانسی جا کر مولانا جمیل الدین ہانسوی سے اس پر صحیح کروالو لیکن جب مولانا جمیل الدین نے اس پر صحیح نہ کی تو آپ نے اپنی ہمیشہ کے دوبارہ اصرار سے ایک اور فرمان لکھ کر بھیجا۔ اس مرتبہ مولانا جمیل الدین ہانسوی نے اس فرمان کو پھاڑ ڈالا۔ اس وقت جناب شیخ نے فرمایا کہ مولانا جمیل الدین کے پھاڑے کو شیخ نہیں سی سکتا، اور اس سے کچھ عرصہ بعد جناب شیخ نے دہلی کی سجادہ نشینی کا فرمان شیخ نظام الدین اولیاء کو دے کر ہانسی بھیجا۔ مولانا جمیل الدین بہت خوش ہوئے اور یہ شعر اس فرمان پر لکھ دیا۔ شعر

ہزاراں درود و ہزاراں سپاس

کہ گوہر سپردہ بہ گوہر شناس

اور فرمان صحیح لکھ کر شیخ نظام الدین اولیاء کو روانہ دہلی کیا لے

۱۔ محمد قاسم ہندو شاہ استرآبادی المشہور بہ "فرشتہ" : تاریخ فرشتہ مطبوعہ مطبع

معمورہ بمبئی - ۱۸۳۲ء جلد دوم مقالہ دوازدهم ص - ۲۹ - ۳۰

۲۔ آپ کا اسم گرامی جمال الدین احمد ہی تھا "جمیل الدین" یا تو کاتب کی غلطی ہے یا مضاف کی غلط فہمی۔

۳۔ جید علی سہسوانی : تاریخ الاولیاء مطبوعہ مطبع مہر نیمروز - بخجور ۱۸۸۶ء ص ۴۶

مولانا ولایت علی صاحب نے بھی "سعد الاخبار" میں یہی قصہ نقل کر دیا ہے۔ البتہ مرزا آفتاب بیگ دہلوی نے کچھ اختلاف کے ساتھ اس واقعہ کو نقل کیا ہے، وہ لکھتے ہیں۔

"اور جس کسی کو خلافت نامہ دیتے تو ارشاد ہوتا کہ اول جمال الدین کو ملاحظہ کرو۔ چنانچہ حضرت علی احمد صابر قصبہ اجودھن سے قصبہ ہانسی میں چوڑھل پر سوار ہو کر خالقہ حضرت شیخ جمال الدین میں آئے۔ آپ نے دروازہ خالقہ تک استقبال کیا اور باعزاز و اکرام مسند پر بٹھایا۔ بعد فراغت نماز مغرب حضرت علی احمد صابر نے مثال قطیب کو مہر کرنے کے لئے آپ کے روبرو پیش کیا۔ اتفاقاً چراغ گل ہو گیا۔ حضرت علی احمد صابر نے فی الحال اپنے دم کی پھونک سے چراغ روشن کر دیا۔ جب آپ نے یہ حال دیکھا مثال ان کے ہاتھ سے کرچاک کر ڈالی اور کہا "دہلی بیچاری تاب تمہارے دم آتشیں کی سنہیں رکھتی" اس حرکت سے حضرت علی احمد صابر نے غصہ میں آن کر فرمایا کہ "تم نے میری مثال کو پارہ پارہ کیا میں تمہارے سلسلے کو" آپ نے فرمایا "اول سے یا آخر سے" حضرت علی احمد نے فرمایا کہ "اول سے" پھر حضرت موصوف نے اجودھن میں واپس آن کر تمام سرگذشت عرض کی۔ حضرت گنج شکر نے فرمایا

"پارہ کردہ جمال را فریدتواں درخت لے

حضرت جمال الدین، حضرت بابا صاحب کے ان مقبول بارگاہِ خلفاء میں ہیں جن سے حضرت بابا صاحب نے اپنی علالت کے دوران دعا کی درخواست کی تھی۔ چنانچہ مولانا جمال دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کو یوں بیان کیا ہے:-

نقل است از حضرت سلطان الاولیاء والمشاہد نظام الملک والدین قدس سرہ در آیا

۱۔ ولایت علی: سعد الاخبار و تذکرۃ الابراہیم مطبوعہ مطبع حسنی۔ آگرہ ۱۳۱۶ھ ص ۱۴۲-۱۴۳۔
 ۲۔ مرزا آفتاب بیگ معروف بہ محمد نواب مرزا بیگ دہلوی: تحفۃ الابراہیم۔ مطبوعہ مطبع
 دہلی ۱۳۲۳ھ ص ۴۴

میکہ من بحضرت ایشاں در قصہ اجمود صحن بودم اندام مبارک ایشاں تکسٹریے صوبہ واقع
 شدہ چناں چہ مراد مولانا جمال الدین ہانسوی را و مولانا بدر الدین اسحاق و در ولایت علی
 بہاری را اشارت فرمود کہ ”بروید برائے صحت من در فلاں گورستان مشغول باشید“ الخ
ذوق شاعری حضرت جمال الدین احمد ہانسوی جہاں ایک بلند پایہ صوفی تھے وہاں وہ ایک
 بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ بطور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مخدوم غلام الدین صاحبہ کی ولایت دہلی کی سند
 چاک چاک کرے والا جمال شعر سے نا آشنا ہوگا، مگر نہیں، ایسا نہیں ہے، جلال کے ساتھ ساتھ
 جمال بھی پوری تابناکی کے ساتھ جلوہ گر ہوئے

اسی نگاہ میں ہے قاہری و جب تری اسی نگاہ میں ہے دلبری و رعنائی

تذکرہ میں آپ کے ذوق شاعری کا ذکر ملتا ہے۔ مثلاً شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:-
 ”شیخ جمال الدین بعضے رسائل و اشعار دار و درمیان مردم یافتہ می شود... بلکہ
 مولوی رحمان علی تحریر فرماتے ہیں:-

”صاحب ترجمہ رسائل و اشعار دار و درمیان مردم یافتہ می شوند“ ۲

شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں:-

”شیخ ہانسوی شاعر تھے ادران کا ضخیم فارسی دیوان چھپ چکا ہے“ ۱

قدیم تذکروں میں کہیں بھی حضرت جمال الدین ہانسوی کے دیوان فارسی کا ذکر نہیں
 ہے بلکہ بیشتر تذکروں نے تو آپ کی شاعری کے متعلق بھی خاموشی اختیار کی ہے اور
 کچھ میں ذکر ہے تو سرسری۔ مگر شیخ محمد اکرام نے صراحتاً لکھ دیا ہے۔

۱ مولانا جمال دہلوی :- میر العارفین - مطبوعہ مطبع رضوی - دہلی ۱۳۱۱ھ - ص ۲۸ - ۲۹ -
 ۲ عبدالحق محدث دہلوی :- اخبار الانبیاء فی اسرار الابرار - مطبوعہ مطبع بختیاری - دہلی ۱۳۲۲ھ

ص - ۶۸

۳ رحمان علی :- تذکرہ علمائے ہند - مطبع ناشی نول کشور - لکھنؤ - ۱۳۲۲ھ - ص ۲۳ -

۴ شیخ محمد اکرام، آب کوثر - طابع فیروز سنر - ۱۹۵۲ء -

احقر کے پاس حضرت شیخ جمال ہانسوی کے دو مطبوعہ دیوان ہیں ایک دیوانِ غزلیات اور دوسرا دیوان رباعیات و قطعات۔ دیوانِ غزلیات ۱۸۸۹ء اور ۱۳۰۷ھ میں مطبع چشمہ فیض دہلی میں پیر جی رفیع الدین صاحب بہادر تحصیل دار صوبہ دہلی کی فرمائش پر طبع ہوا اس کے آخر میں مولوی اموجان صاحب المتخلص بہ ولی نے دیوانِ مذکورہ کا قطعہ تاریخ طباعت لکھا ہے جس کے آخر کے دو شعر یہ ہیں :-

جی میں سوچا کہ کیا لکھوں تاریخ
کہ ہوئی غیب سے ندانی الحال
فکر مت کر دلی یہ مصرعہ پڑھ
اللہ اللہ نظمِ قطبِ جمال

۶۶ + ۶۶ + ۹۹ + ۱۰۴ + ۷۴ = ۱۳۰۷ھ

۴۷ جمال ہانسوی: دیوانِ غزلیات مطبوعہ مطبع چشمہ فیض۔ دہلی ۱۸۸۹ء ص ۲۱۶۔

خليفة اعظم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

شجرہ نسب

حضرت خواجہ سلطان احمد عرف حضرت
مولانا محمد جمال الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی
معہ اولاد

پتہ
پیرزادہ محمد حنیف جمالی ہانسوی وارڈ نمبر ۸ مکان نمبر ۱۱۲
سرکلر روڈ نزد مسجد میونسپل کیٹی شجاع آباد
ضلع ملتان

۱- رفع توہمہ

اسم مبارک حضرت قطب صاحب دراصل سلطان بود۔ ہر گاہ شیخ الشیوخ العالم بابا فرید الدین گنج شکر در ہالنسی آمدند۔ بنحو آمان قطب صاحب کہ سلطان احمد جمال الدین بملقب شدند۔

۲- تفصیل واجب الاظہار

دیوان شیخ جمال محمد پنجم پسر داشتہ۔ اول شیخ حسام الدین کہ بہ اولاد او کہ عہدہ دیوانی تا این دم جاری است در ہالنسی دوئم شیخ ابوالفتح کہ اولاد او کنچپور و ضلع کرنال است۔ سوئم شیخ نعمت اللہ کہ اولاد ایشان در ہالنسی و پیرجی ربیع الدین صاحب کہ در اولاد شیخ نعمت اللہ چہارم شیخ یار محمد کہ اولاد ایشان در موزند و ہالنسی۔ پنجم شیخ مظفر کہ اولاد ایشان فتح پور و ججنول بود۔ دیوان شیخ قائم محمد دو پسر داشت۔ یکے شیخ جمال محمد کہ در بالانڈ کور شد۔ دوئم شیخ ابوالحسن کہ اولاد ایشان قصبہ ڈاٹرت تحصیل کیتھل ضلع کرنال بود۔ دیوان شیخ احمد والد دیوان شیخ نور محمد و ایشان والد دیوان شیخ قائم محمد مذکور دو پسر داشت۔ یکی دیوان شیخ نور محمد موصوف۔ دوئم شیخ اشرف کہ از اولاد ایشان پسرزادہ محمد حنیف و برادرش وغیرہ ہم در ہالنسی و جمال پور اند۔ اس شجرہ از کاوش پسرزادہ محمد ممتاز الاسلام کہ از اولاد امجد حضرت شیخ سلطان احمد المعروف شیخ الشیوخ الاسلام محمد جمال الدین احمد ہالنسوی مرتب کردہ شد۔

انتباہ :- اس شجرہ نسب حضرت قطب محمد جمال الدین احمد ہالنسوی رحمۃ اللہ علیہ

سہ اولاد و اسفاد او بہ تصنیح خلاصہ خاندان نقاد و دو دومان پیرجی ربیع الدین صاحب نیرہ قطب صاحب ممدوح بخط بر بخط احمد حسن چشتی تحریر گریدہ مطبوع گرید۔

اللہ ما غفر لکاتبہ والمصحیہ ولحافہ کلہم اجمعین و تکریم نکہ از شجرہ مرتب کرد و پیرجی ربیع الدین صاحب بنیر و قطب صاحب ممدوح نقل کرد و پسرزادہ محمد حنیف نیرہ قطب صاحب بہ زیور طبع و آراستہ کرد۔

حضرت نوح پیغمبر علی نبیا
 علیه الصلوٰۃ والسلام
 آدم ثانی
 سام
 گیومرث
 نو شیروان عادل منتهی
 بسلطان شہنشاہ ایران
 ہرمز
 کیکاؤس
 ثابت
 آن چراغ شریعت دلت
 آن شمع دین آن امام
 جہاں حضرت امام عظیم
 ابو حلیفہ نعمان کوفی
 خواجہ عبدالسلام عرفی شیخ حماد
 امام زادہ
 خواجہ سلطان عبدالصمد
 خواجہ سلطان عبدالرشید

خواجہ سلطان عبدالسارخ
 خواجہ سلطان ابوبکر رضی
 خواجہ سلطان ابراہیم رضی
 خواجہ شیخ مظفر رضی
 خواجہ سلطان محمود رضی
 خواجہ سلطان جمید الدین رضی
 حضرت خواجہ سلطان احمد
 المعروف قطب الاقطاب محمد جمال
 الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی
 حضرت قطب برہان الدین صوتی
 ہانسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
 حضرت قطب الدین منور
 رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی
 حضرت قطب نور الدین نور جہاں
 رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی
 حضرت دیوان برہان الدین
 ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی

دیوان مولانا فرید الدین حضرت
 گنج علم رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی
 حضرت دیوان شیخ محمد امیر
 رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی
 حضرت دیوان فرید الدین
 ثانی گنج رواں ہانسوی
 حضرت دیوان محمد لطف اللہ
 رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی
 دیوان شیخ احمد ہانسوی
 دیوان شیخ اشرف ہانسوی
 دیوان شیخ نور محمد ہانسوی
 دیوان شیخ قائم محمد ہانسوی
 دیوان شیخ پیر ابو الحسن ہانسوی
 دیوان شیخ جلال محمد ہانسوی

دیوان شیخ جلال محمد ہانسوی کی اولاد عہدہ دیوانی و دیگر ہجرت ۱۹۴۷ء تک ہانسوی میں رہی اور اب پاک پتن شریف و چک نمبر ۱۶ بجی تحصیل پاک پتن میں آباد ہے۔

دیوان جلال محمد ہانسوی

دیوان شیخ حسام الدین ہانسوی
 شیخ ابوالفتح شیخ نعمت اللہ شیخ یار محمد شیخ مظفر

دیوان اجمیری

دیوان بدالدین

پیر خیر الدین

دیوان عبداللطیف

دیوان غلام امام الدین عرف پیر مانا

پیر عبدالغفور

پیر حبیب الرحمن

پیر فضل الرحمن
لاولہ

پیر احمد بخش
لاولہ

دیوان قلندر بخش

پیر محمد شفیع

پیر سیف الرحمن

پیر عبدالرحمن

دیوان فضل عظیم

صخران بگم بیوہ اش

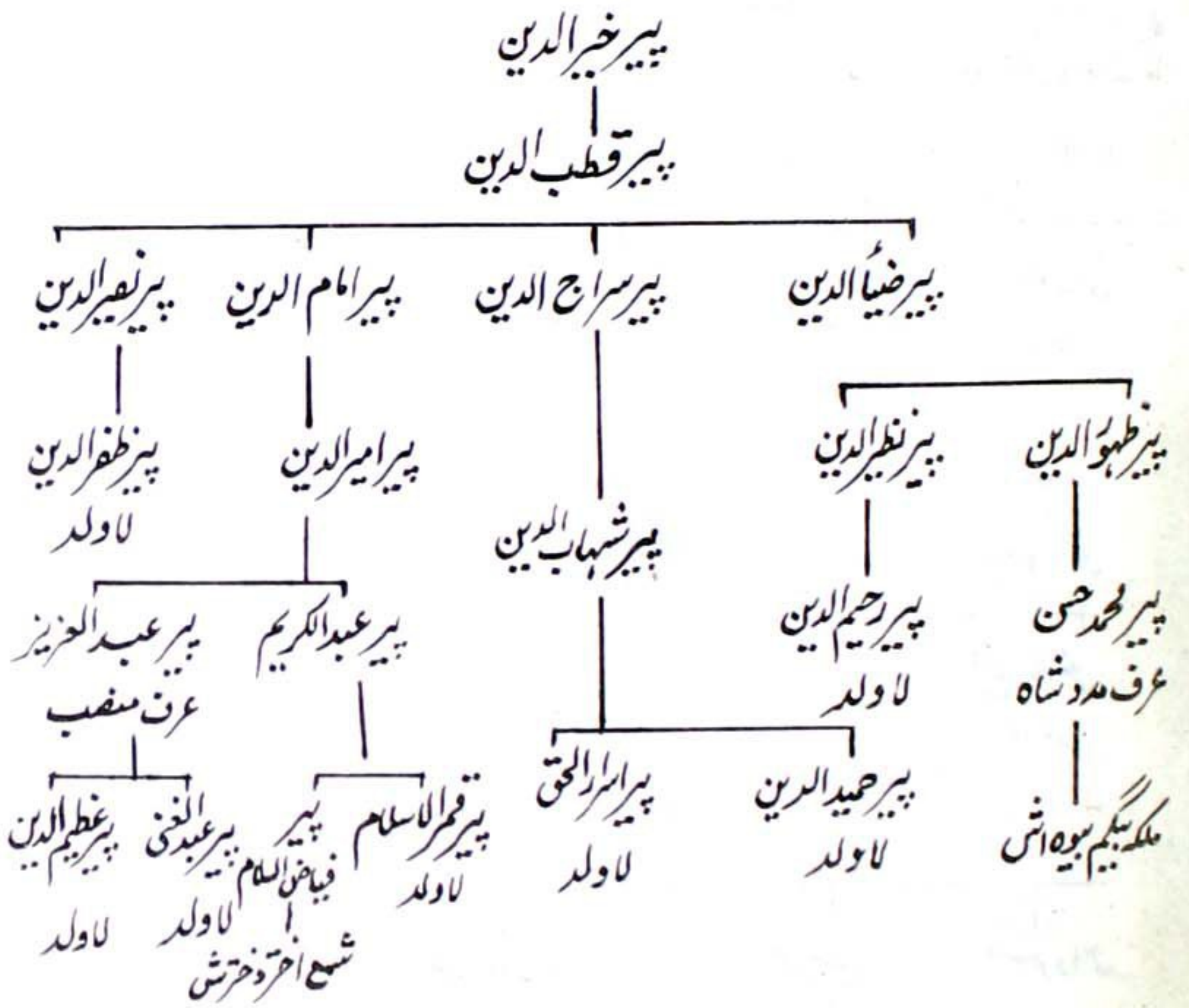
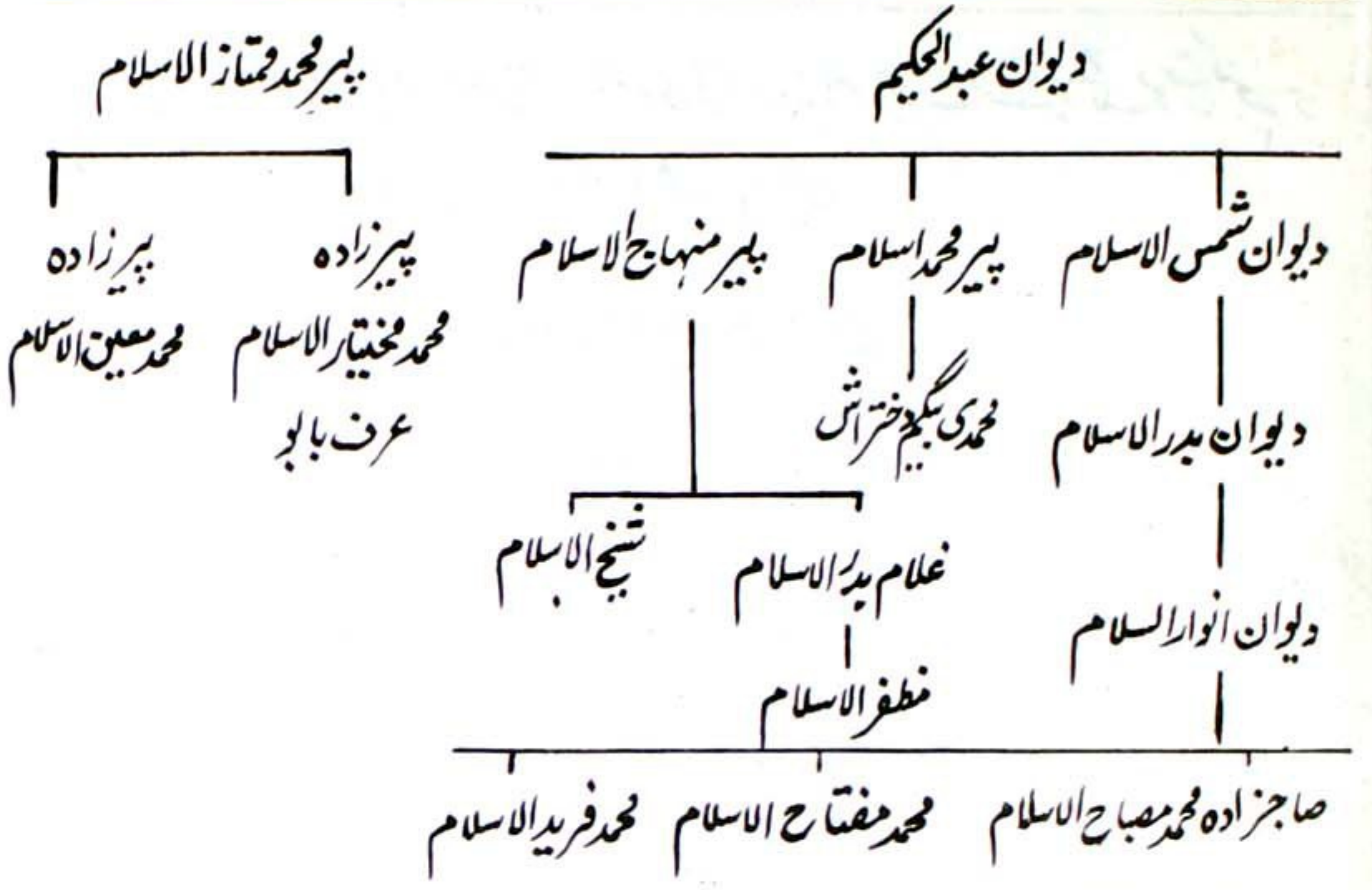
دختران گزشت

پیر محمد قحماز الاسلام

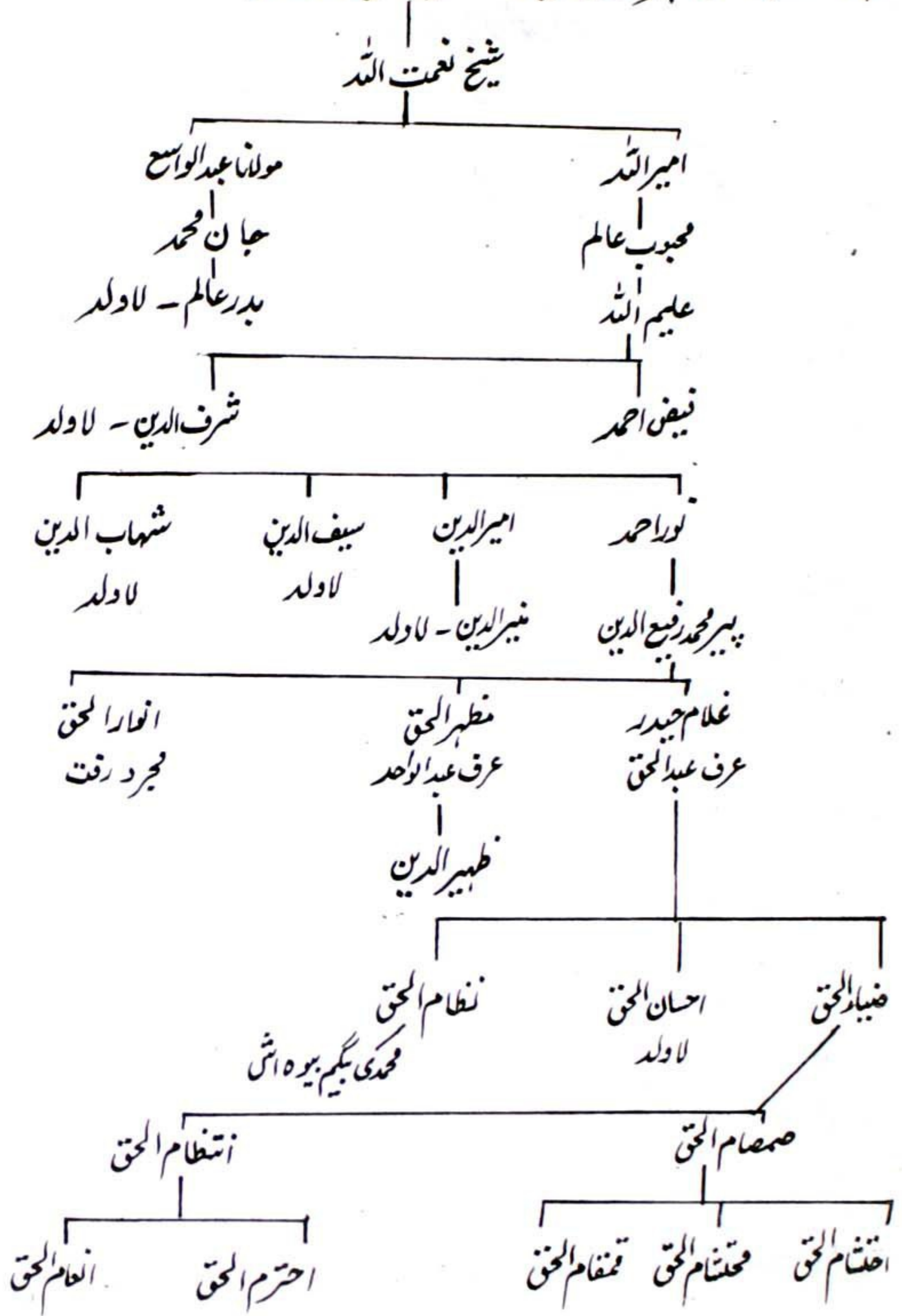
پیر محمد امتیاز الاسلام

پیر عبدالکریم
لاولہ

دیوان عبدالکیم

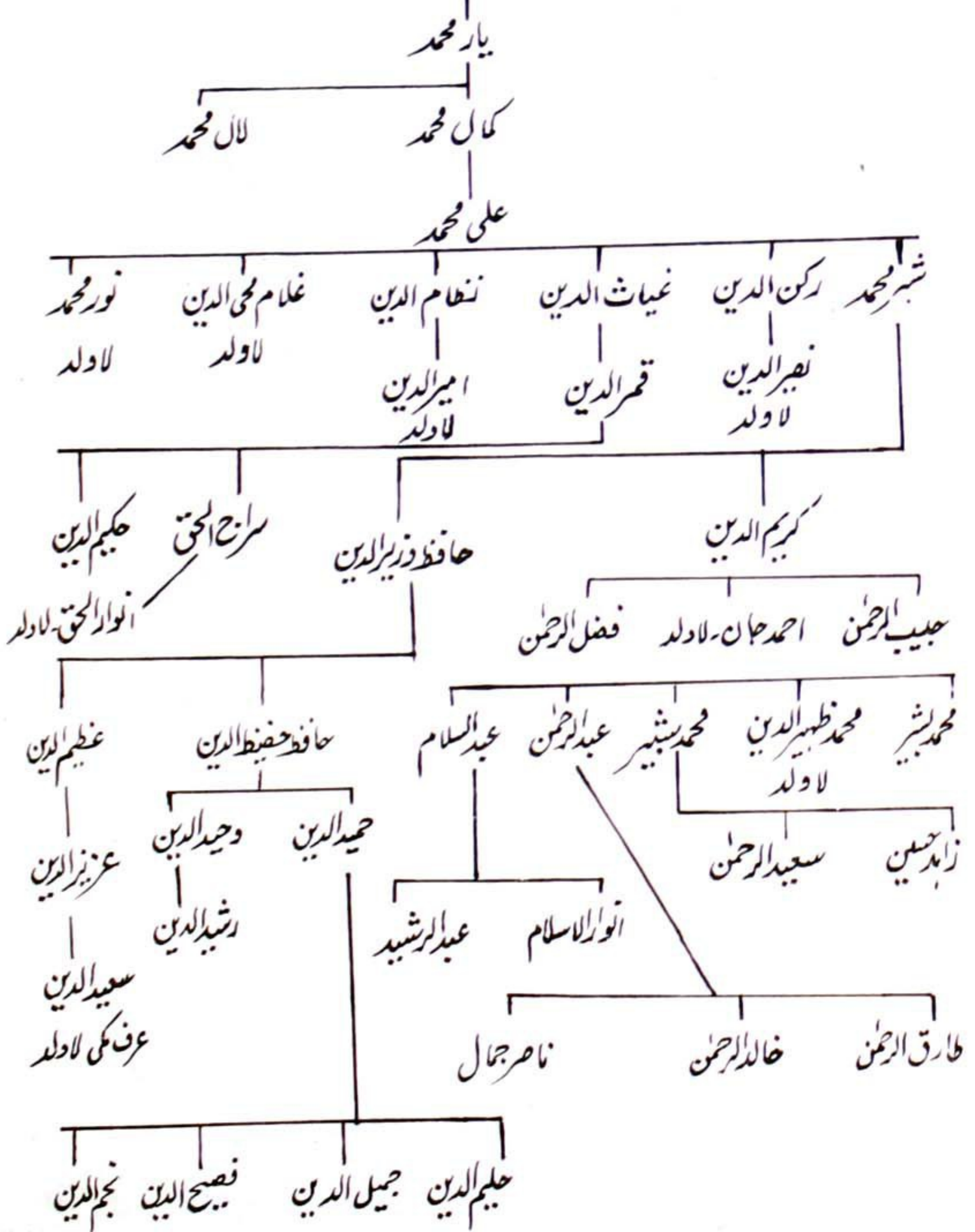


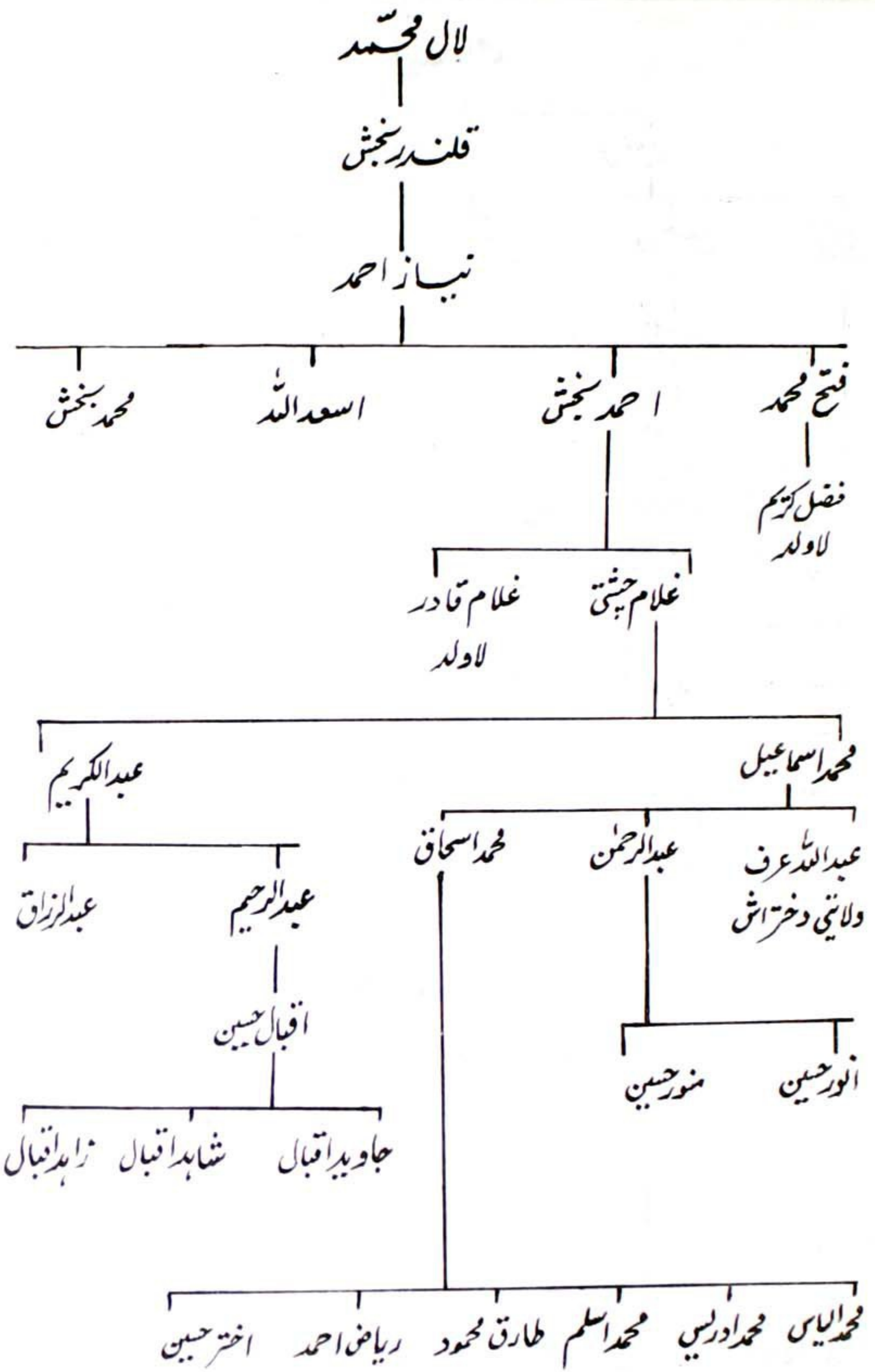
شیخ نعمت اللہ دیوان شیخ جلال محمد کی اولاد تا دم ہجرت ۱۹۲۶ء تک ہانسی میں رہی۔ اور اب ملتان شہر میں آباد ہیں۔ دیوان شیخ جلال محمد



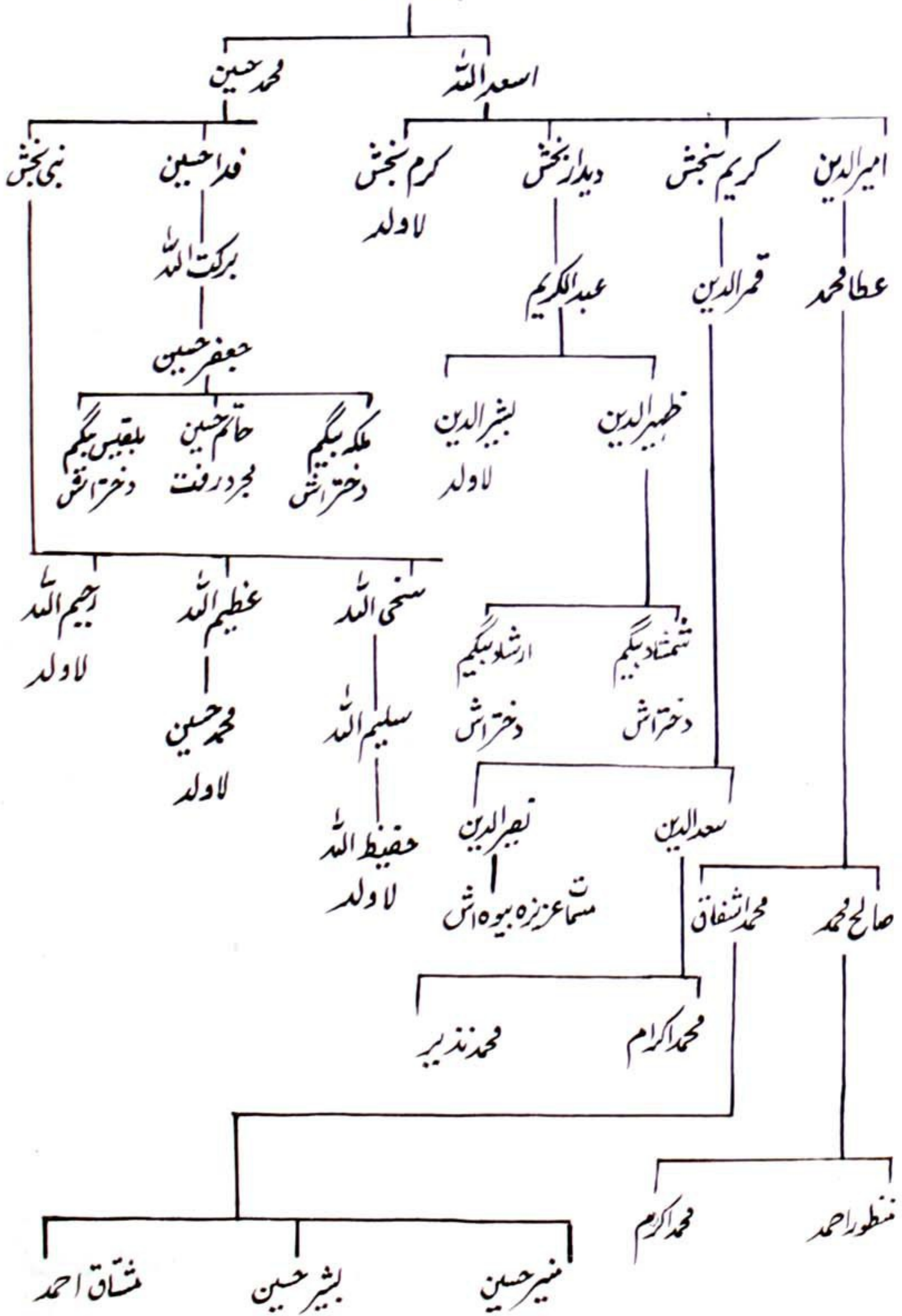
شیخ یار محمد بن شیخ جلال محمد کی اولاد تادم ہجرت ۱۹۲۷ء تک مورثہ روپہ تحصیل روپہ ضلع انبالہ اور نالی میں رہے۔ اور اب چک ۲۲/۲ تحصیل اوکاڑہ، اوکاڑہ شہر میں آباد ہے

دیوان شیخ جلال محمد نالی





نیاز احمد



شیخ مظفر بن شیخ جلال محمد ہانسوی کی اولاد تادم ہجرت ۱۹۴۷ء تک فتح پور و
تھنجنوں ریاست جے پور میں رہی اور حیدرآباد سندھ میں آباد ہیں۔

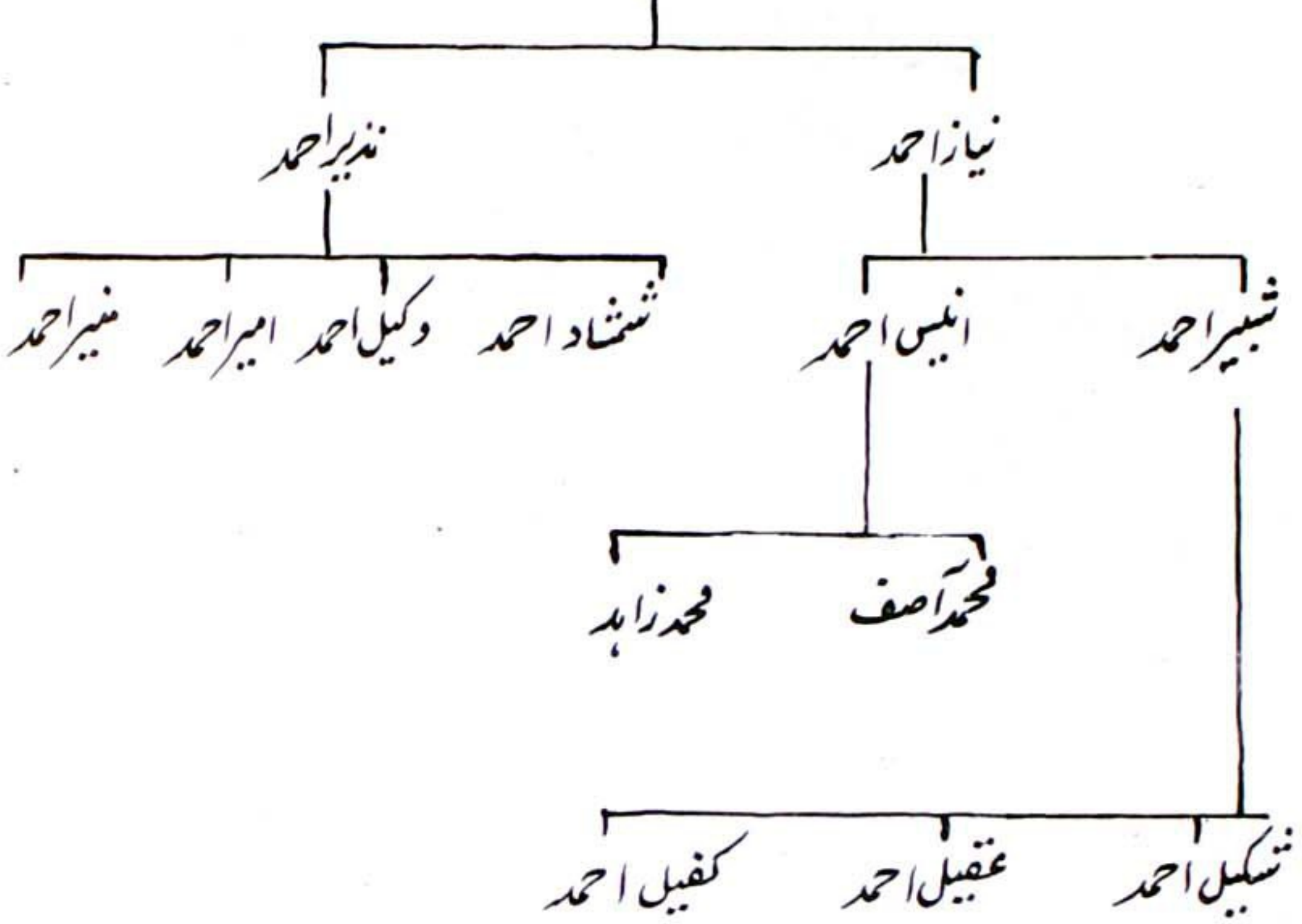
شیخ جلال محمد ہانسوی

شیخ مظفر

محمد یوسف

احمد علی

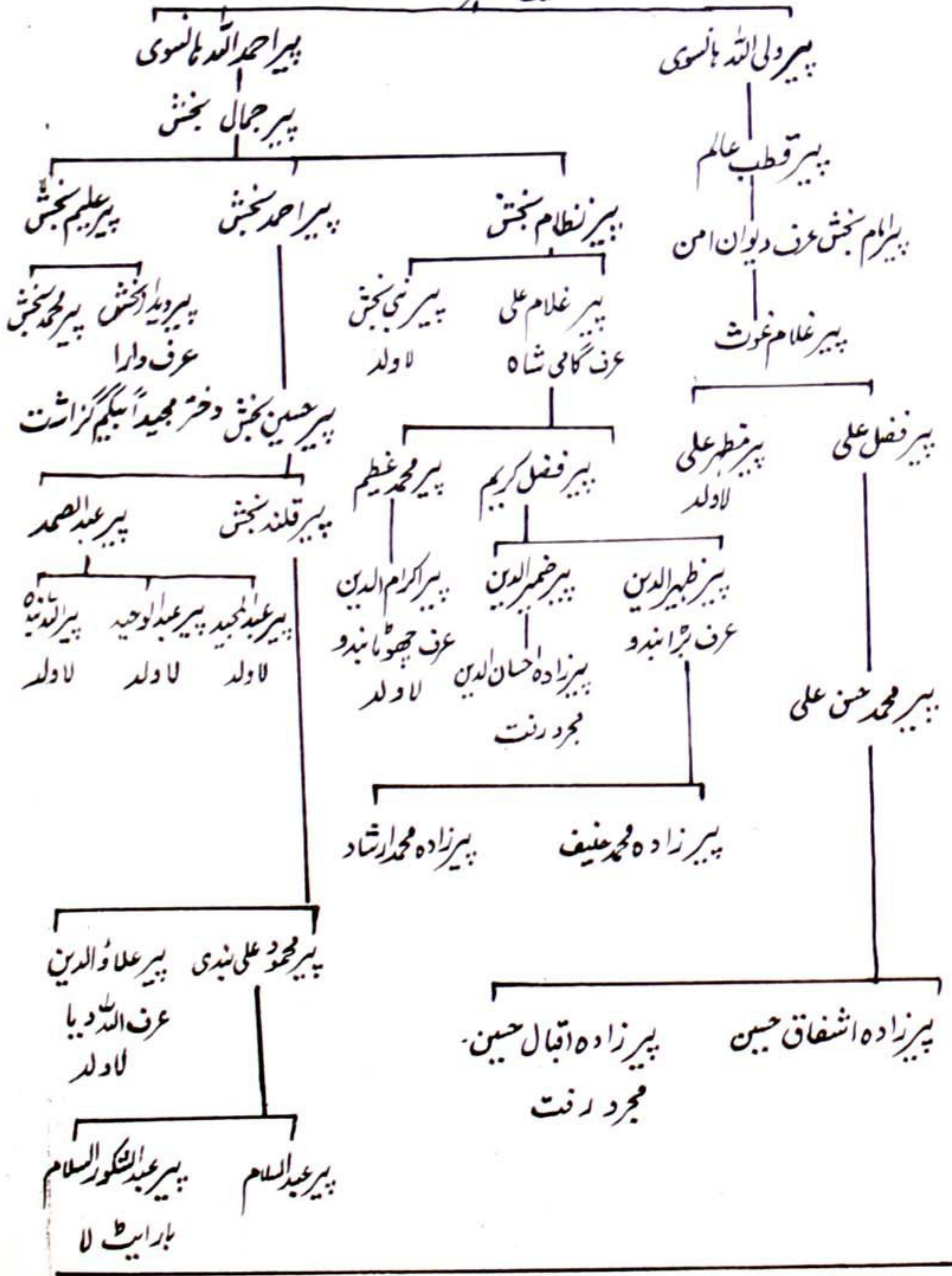
نثار احمد

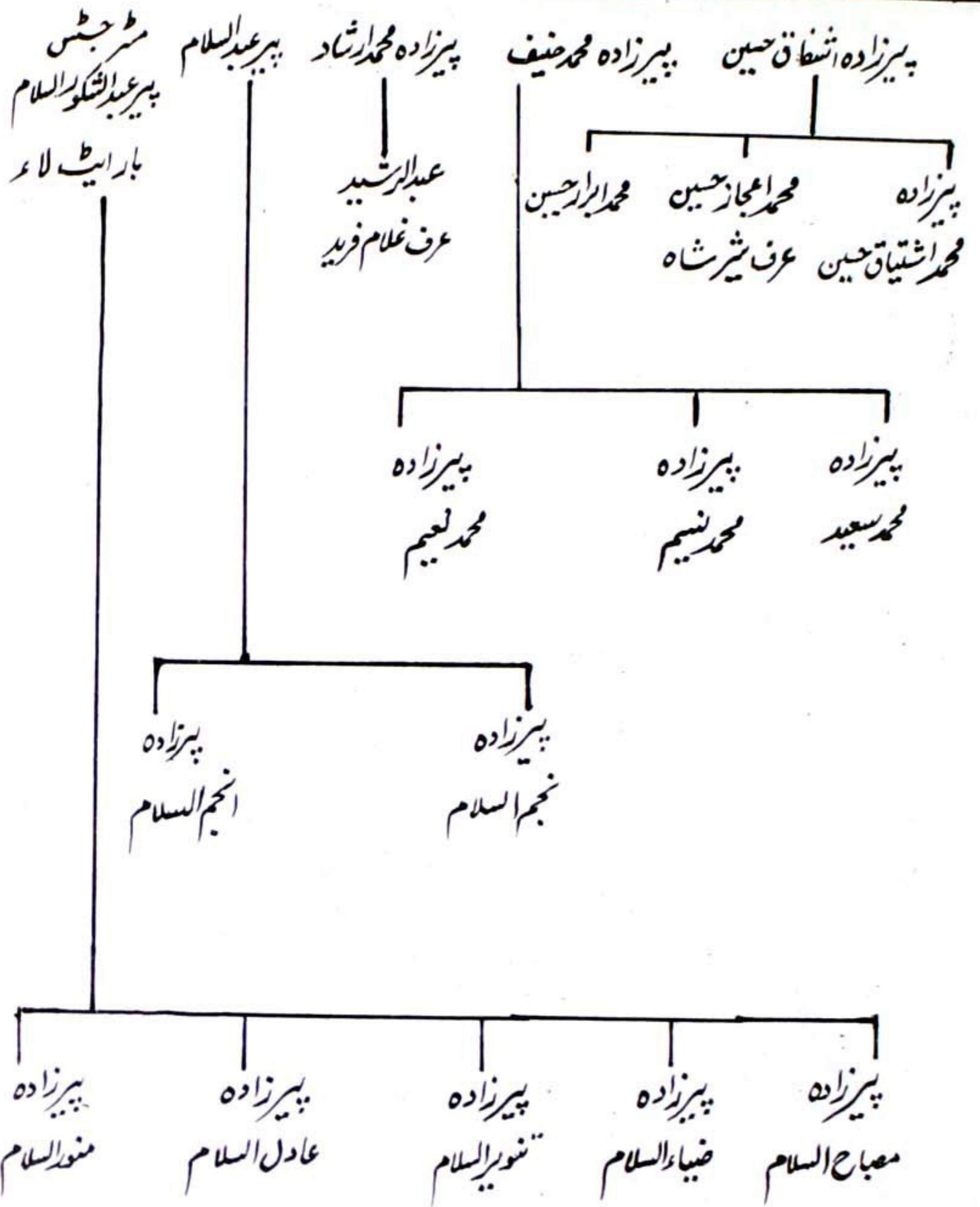


شیخ اشرف کی اولاد تادم بھرت ۹۲۴ء تک ہانسی ضلع حصار میں رہی اور شجاع آباد شہر ضلع ملتان۔ اوکاڑہ شہر ضلع ساہیوال اور لاہور ماڈل ٹاؤن میں آباد ہے۔

دیوان شیخ احمد ہانسوی

شیخ اشرف ہانسوی





وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

الحمد لله کہ دین جزو زمان سمینت فرجام ملفوظات متاوردہ سی بہ

ملہبات من
تصنیف حضرت قدوۃ
السالکین قطب الدین
جمالہانسوی

پیرزادہ عبد الشکور السلام

ایل ایل - ایم دلدن، ایل ایل - ایم دییل، ایل ایل - ایم دییل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع میکنم بنام خدا کہ لو بسیار مہربان و بخشنده است

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام خدا کہ وہ بہت مہربان نہایت رحم و لطف والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ

حمد و سپاس مر خدا کے را کہ پروردگار عالمیان است و نیکی آخرت

سب تعریفیں اللہ کو ثابت ہیں جو پروردگار دو جہان کا ہے اور حسن آخرت

لِلْمُتَّقِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ

میرے پیغمبر کا انراست و رحمت حق تعالیٰ و سلامتی او بر فرستادہ او

متقیوں کے لئے ہے اور درود اور سلام نازل ہو جیو

مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ

کہ نامش محمد است و بر آل او و یاران او ہمہ ابا بعد پس

اسکے رسول مقبول پر کہ نام پاک جسکا محمد ہے اور انکی آل اور اصحاب کل پر بعد اسکے

فَهَذِهِ الرِّسَالَةُ الْمُبَرَّكَةُ مِنْ مَلَهَمَاتِ

ایں رسالہ ایست متبرکہ از ملہمات

وامنع ہو کہ اس رسالہ متبرکہ میں ملہمات

مَوْلَانَا كَشِيْحُ الْأَجْدَادِ إِمَامِ الْعَارِفِ

صاحب ما بندگان عمدہ تر پیشوائے شناسائے

حضرت شیخ کامل اور عارف واصل امام العارفین

بِاللَّهِ جَمَالِ الدِّينِ الْهَانَسُوِي رَحْمَةً

خداوند نام مبارکش جمال الدین احمد ہانسوی رحمت

شیخ جمال الدین احمد ہانسوی رحمت

اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ التَّوْبَةُ مَا حِيَ الْحَوْبَةَ وَلَهُ

خداوند تعالیٰ بروے کہ گفت او توبہ کردن از نواہی محوکنندہ گناہ است

اللہ علیہ کے مندرج ہیں کہا شیخ صاحب نے کہ توبہ مٹانے والی گناہوں کی ہے

يَا أَحْمَدُ فِيكَ خَصَائِلٌ حَمِيدَةٌ وَخَصَائِلٌ ذَمِيمَةٌ

اے احمد در تو خصلت ہائے نیک و خصلت ہائے

اور نیز اے احمد تجھ میں خصلت حمیدہ بھی ہیں اور خصلت

فَأَحْفِظِ الْحَمِيدَةَ بِالطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ

بدہستند نگہدار خصلت ہائے نیک را بطاعت و بندگی ما

ذمیرہ بھی پس خصلت حمیدہ کو طاعات اور عبادت سے

وَأَحْفِظِ الذَّمِيمَةَ بِالرِّيَاضَاتِ وَالْمَجَاهِدَاتِ

محوکن بدہستار بہ محنتیا و کوششیا

مفوض رکھ اور خصلت ذمیرہ کو ریاضات اور مجاہدات سے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الصَّلَاةُ مَجْمَعُ الطَّاعَاتِ

اے احمد نماز مفروضہ جائے جمع شدن طاعت ہاست

اور الہام ہوا کہ اے احمد نماز مجمع طاعات

وَمَخْزَنُ الْعِبَادَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الصَّلَاةُ

و مخزن عبادت ہاست اے احمد نماز

اور مخزن عبادات ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

كَالْجَسَدِ وَالْحُضُورُ كَالرُّوحِ وَكُلُّ صَلَاةٍ

ہم چوں تن الہیت و حضور ہی نماز ہم چوں جان است و ہر نماز

نماز مثل جسم کے ہے اور حضوری مثل روح کے اور جس نماز میں حضوری

لَيْسَ فِيهَا الْحُضُورُ كَالرُّوحِ لَيْسَ فِيهَا الرُّوحُ

کفیت درو حضور مانند جسدیت کہ نیت درو جان

نہیں وہ مثل اوس جسم کے ہے جس میں روح نہیں

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الصَّلَاةُ أَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ

اے احمد نماز بہترین عبادت ہاست

اور الہام ہوا کہ اے احمد نماز سب عبادتوں سے افضل ہے

وَمِفْتَاحُ السَّعَادَاتِ فَلَمْ يَقْمَرِهَا إِلَّا مَوْمِنٌ

وکلید سعادت ہاست پس برپا نہیں دار و اور مگر مؤمن

اور ہر سعادت کی کنجی ہے پس ادا نہیں کرتا اسکو مگر مؤمن

قَوِيٌّ وَمُسْلِمٌ تَقِيٌّ وَكَلَهُ يَا أَحْمَدُ أَقْوَى الْكِرَامَاتِ

کہ اعتقاد قوی دارو مسلمان پر ہمیزگار است اے احمد بسیار قوی کرامات

قوی اور مسلم تقی اور الہام ہوا اے احمد ٹھہر کر کرامت

أَنْ يُوفَّقَ الْعَبْدَ لِإِدَاءِ الصَّلَاةِ وَكَلَهُ يَا أَحْمَدُ

آنت کہ توفیق یافتہ باشد بندہ سے ادا کردن نماز اے احمد

یہ ہے کہ بندہ کو ادائے نماز کی توفیق دیجاوے اور الہام ہوا اے احمد

أَحْضِرْ قَلْبَكَ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى تَجِدَ

حاضر ار دل خود را در نماز تا بیابے

نماز میں دل کو حاضر رکھ تاکہ تجھے

لَذَّةَ الْمُنَاجَاتِ وَكَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْحُضُورَ

تولدت عاجزی بخدا اے احمد حضور

لذت مناجات کی حاصل ہو الہام ہوا اے احمد

فِي الصَّلَاةِ نُورًا لِأَنَّ الصَّلَاةَ عَيْنٌ وَنُورُهَا

در نماز نورست چہرہ کہ نماز چشم است و نور او

نماز میں حضوری ہونا نور ہے کیونکہ نماز آنکھ ہے اور اسکا نور

حُضُورًا وَكَلَهُ يَا أَحْمَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْحُضُورِ

حضورست اے احمد نماز گزاردن با حضور

حضور ہے اور الہام ہوا اے احمد نماز حضوری کے ساتھ

كَمُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الطُّورِ وَكَهٗ يَا اَحْمَدُ

بمجموعی است بروے سلام خدا در کوہ طور اے احمد

جیسے موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پہ اور الہام ہوا کہ اے احمد

الصَّلَاةُ بِرَاحْتِضُورٍ وَذِهْنٍ كَالطَّعَامِ بِغَيْرِ

نماز بغیر حضور و ذہن مانند طعام ست کہ بے نمک

نماز بغیر حضور کے مثل اس طعام کے ہے جس میں نمک

مِلْحٍ وَذِهْنٍ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ كُلُّ صَلَاةٍ لَيْسَ

و بے روغن باشد اے احمد ہر نمازیکہ نپیت

اور روغن نہوا اور الہام ہوا کہ اے احمد جس نماز میں حضور نہیں

فِيهَا الْحُضُورُ كَالْقَمْرِ الْمَحْضُوفِ ذَهَبَ

دارو حضور مانند ماہیت بچے گرفتہ باشد کہ برود

وہ مثل اس چاند کے ہے کہ جس میں نور نہیں

عَنْ النُّورِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ حُضُورُ الْقَلْبِ فِي

ازو نور اے احمد حضور دل در

اور الہام ہوا کہ اے احمد حضور دل

الصَّلَاةِ نُوْرًا كَالْآيَاتِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اِذَا احْبَبَ

نماز نور است ہم چوتھا نہیں اے احمد وقتے کہ دوست مے دارو

نماز میں نور ہے مثل آیات قرآنی کے اور الہام ہوا کہ اے احمد جب دوست رکھتا ہے

اللَّهُ عَبْدًا وَفَقَّهُ لِلطَّاعَةِ وَإِذَا الْغَضَبُ

اللہ تعالیٰ بندہ را توفیق مے بخشد مرا اور اعبادت وقتیکہ غضب کند

اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو تو توفیق دیتا ہے او سکو عبادت کی اور جب غضب کرتا ہے

اللَّهُ وَدَّعَهُ فِي السَّعْيِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

باو اللہ تعالیٰ مے اندازد اور اور معصیت اے احمد

اللہ کسی بندہ پر تو چھوڑتا ہے او سکو گناہ اور معصیت پر اور الہام ہو کہ اے احمد

الذِّكْرُ حَلَاوَةُ اللِّسَانِ وَرَاحَةُ الْجَنَانِ

ذکر اللہ تعالیٰ شیرینی زبانت و آرام و لست

ذکر اللہ تعالیٰ حلاوت زبان ہے اور راحت دل و جنان ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الذِّكْرُ مَجْمَرُ الْقَوَادِرِ وَمُثَبِّتُ الْوُدَادِ

اے احمد ذکر مجمر و لہاست و ثابت کنندہ دوستی است

اور الہام ہو اے احمد ذکر بھٹی دلوں کی ہے اور ثابت کر نہالاد دوستی کا ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الذِّكْرُ ثَلَاثَةُ أَحْرَفٍ الذَّالُ وَالْكَافُ وَالرَّاءُ

اے احمد لفظ ذکر اسے حرفت اول ذ دوم ک و را

اور الہام ہو اے احمد ذکر کے تین حرف ہیں ذال کاف رے

فَالذَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ الذُّكَاكِ وَالْكَافُ عِبَارَةٌ عَنِ

پس ذال کنایت است از ذکر و کاف کنایت است از

پس ذال مراد ہے ذکر سے اور کاف مراد ہے

الْكِيَاْسَةِ وَالرَّاءِ عِبَارَةٌ عَنِ الرَّفَّةِ فَمَنْ

مانائی در کنایت است از رقت یعنی سوز دل

کیاست سے اور رے رقت سے پس جو شخص

ذَكَرَ الْمَوْلَى لَصَارَ ذِي الْقَلْبِ وَكَيْسِ النَّفْسِ

کیکہ یاد کند خدا تعالیٰ ہر آئینہ کرد و پاک دل و شکستہ نفس امارہ

ذکر مولیٰ کرتا ہے وہ ذکی القلب اور کئیس النفس

وَصَاحِبِ الرَّقَّةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا ذَكَرْتَ

و خداوند رقت اے احمد وقتیکہ یاد کنی ذات

اور صاحب الرقت ہو جاتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر تو اپنی ذات اور

نَفْسِكَ فَكَأَنَّكَ نَسِيتَ رَبَّكَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

خود را پس گویا کہ فراموش کردی رب خود را اے احمد

نفس کو یاد رکھے گا تو گویا اپنے رب کو فراموش کرے گا۔ اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ غَفَلَ عَنِ الذِّكْرِ فَقَدْ حَرَّمَ خَيْرًا وَلَهُ

کے کہ غافل باشد از یاد خدا تعالیٰ پس تحقیق حرام کرد نیکی را بر خود

جو کوئی غافل ہو از ذکر خدا تعالیٰ سے اوسنے حرام کیا نیکی کو اپنے او پر اور

يَا أَحْمَدُ الزَّمِ الْعِبَادَاتِ مَنْ وَفَّقَ لَهُ الذِّكْرُ فَقَدْ

اے احمد لازم گیر عبادت ہا و کیکہ توفیق دادہ شد با یاد خدا تعالیٰ پس

الہام ہوا کہ اے احمد لازم پکڑ عبادت کو اور جو شخص توفیق دیا گیا ہے ذکر کے لئے پس تحقیق

وَذِكْرُ الرَّبِّ الْقَبُولُ وَالْإِجَابَةُ وَلَهُ يَا

و ذکر رب آنکہ توبہ قبول کند و اجابت فرماید

اور رب کا ذکر قبول اور اجابت ہے

أَحْمَدًا طُوبَى لِمَنْ ذَكَرَ رَبَّهُ فِي جَوْفِ

اے احمد خوشے مرآن کسے را کہ یاد کرد پروردگار خود را در وسط

اور الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری ہے اس شخص کو جو ذکر کرے اپنے رب کا

اللَّيَالِي وَالْوَيْلُ عَلَيَّ مَنْ بَاتَ فِي الْمَعْصِيَةِ

شبہا و خرابی بر آن کس کہ شب بگذارد بگناہاں

راتوں کو اور خرابی ہے او کے لئے جو رات کاٹے گناہوں میں

وَلَا يَبْرَأِي وَلَهُ أَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا

و بے باک باشد اے احمد طالب دنیا

اور نہ پھوہ رکھے اوسکی الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا

مَغْرُورًا وَطَالِبُ الْعَقْبِيِّ مَسْرُورًا وَطَالِبُ

مغرور است و طالب آخرت خوشحال است

مغرور ہے و طالب عقبی کا مسرور ہے

الْمَوْلَى مَنْصُورًا وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

و طالب خدا تعالیٰ سرفراز است اے احمد

اور طالب مولیٰ کا منصور ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

طَالِبُ الدُّنْيَا جَاهِلٌ وَطَالِبُ الْعُقْبَى

طالب دنیا نادان است و طالب عقبتے

طالب دنیا کا جاہل ہے اور طالب عقبتے کا

عَاقِلٌ وَطَالِبُ الْمَوْلى كَامِلٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

دانا است و طالب خدا تعالیٰ کامل است اے احمد

عاقل ہے اور طالب مولیٰ کا کامل ہے اور الہام ہوا اے احمد

طَالِبُ الدُّنْيَا مَرْدُودٌ وَطَالِبُ

طالب دنیا مردود است و طالب

طالب دنیا کا مردود ہے اور طالب

الْعُقْبَى مَوْدُودٌ وَطَالِبُ الْمَوْلى مَحْمُودٌ

عقبتے دوست داشته شدہ و طالب خدا تعالیٰ ستودہ شدہ

عقبتے کا مودود ہے اور طالب مولیٰ کا محمود ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا مَغْبُونٌ

اے احمد طالب دنیا زیاں کار است

اور الہام ہوا اے احمد طالب دنیا کا مغبون ہے

وَطَالِبُ الْعُقْبَى مَيْمُونٌ وَطَالِبُ الْمَوْلى

و طالب عقبتے مبارک کار است و طالب خدا تعالیٰ

اور طالب عقبتے کا میمون ہے اور طالب مولیٰ کا

۱۲ دوست رکھنا
۱۳ زیاں رسپیہ
۱۴ مبارک

مَا مُونَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا مُحْرَمٌ طَالِبٌ

امن داوہ شدہ اے احمد طالب دنیا محروم است و طالب

مامون ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا محروم ہے اور طالب

العقبیٰ مَرْحُومٌ لَهُ يَا أَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا مُخْذُولٌ

آخرت بخشہ شدہ اے احمد طالب دنیا مخذول است

عقبیٰ کا مرحوم ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا مخذول ہے

وَطَالِبُ الْعُقْبَىٰ مُخْذُولٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا

طالب عقبیٰ یعنی آخرت بزرگ است اے احمد طالب دنیا

اور طالب عقبیٰ کا مخذوم ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا

هَالِكٌ وَطَالِبُ الْعُقْبَىٰ سَالِكٌ وَطَالِبُ الْمَوْتِ

ہلاک ہوندا است و طالب آخرت راہ راست روندہ و طالب خدا متعالیٰ

ہلک ہے اور طالب عقبیٰ کا سالک اور طالب موتی کا

مَالِكٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا أَسِيرٌ

مالک است اے احمد طالب دنیا پائے بند است

مالک ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا اسیر ہے

طَالِبُ الْعُقْبَىٰ بِصِيرٌ وَطَالِبُ الْمَوْتِ أَمِيرٌ

و طالب آخرت بیہ است و طالب خدا متعالیٰ امیر است

اور طالب عقبیٰ کا بصیر ہے اور طالب موتی کا امیر ہے

۱۲

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا صَغِيرٌ وَطَالِبُ

اے احمد طالب دنیا خرد است و طالب

اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا صغیر ہے اور طالب

العُقْبَى كَبِيرٌ وَطَالِبُ الْمَوْلَى

آخرت بزرگ است و طالب خدا ستغالی

عقبہ کا کبیر ہے اور طالب مولے کا

خَطِيرٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا ذَلِيلٌ

بزرگ تراست اے احمد طالب دنیا خوار

خطیر ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا ذلیل ہے

وَطَالِبُ الْعُقْبَى جَلِيلٌ وَطَالِبُ

و طالب آخرت باکرامت و طالب

اور طالب عقبہ کا جلیل ہے اور طالب

الْمَوْلَى خَلِيلٌ وَلَمْ يَأْخُذْ أَحْمَدُ طَالِبُ

خدا ستغالی دوست تراست اے احمد طالب

مولے کا خلیل ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب

الدُّنْيَا دَنِيٌّ وَطَالِبُ الْعُقْبَى غَنِيٌّ

دنیا کمینہ است و طالب آخرت توانگر است

دنیا کا دنی اور طالب عقبہ کا غنی ہے

وَطَالِبُ الْمَوْلَى سِنِّيُّ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ طَالِبُ

و طالب خداستعالی بزرگ است اے احمد طالب

اور طالب مولیٰ کا یعنی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب

الدُّنْيَا لَيْمٌ وَطَالِبُ الْعُقْبِيِّ كَرِيمٌ وَطَالِبُ

دنیا لامت کردہ شدہ و طالب آخرت مکرم است و طالب

دنیا کالیم ہے اور طالب عقبی کا کریم ہے اور طالب

الْمَوْلَى عَظِيمٌ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ الزَّاهِدُ تَارِكُ الدُّنْيَا

خداستعالیٰ معظم است اے احمد پرہیزگار ترک کنندہ دنیا

مولیٰ کا عظیم ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد دنیا کو

لِلْعُقْبِيِّ وَالْعَارِفُ تَارِكُ الْعُقْبِيِّ لِلْمَوْلَى وَكَهْ يَا أَحْمَدُ

برائے آخرت و عارف ترک کنندہ آخرت برائے خداستعالیٰ است اے احمد

عقبیٰ کے واسطے ترک کرتا ہے اور عارف عقبیٰ کو مولیٰ کے لئے چھوڑتا ہے اور الہام ہوا

الزَّاهِدُ يَطْهَرُ ظَاهِرُهُ بِالْمَاءِ وَالْعَارِفُ يَطْهَرُ بَاطِنُهُ

پرہیزگار پاک میکند ظاہر باہ و عارف پاک مے کند درون

اے احمد زاہد پاک کرتا ہے ظاہر اپنی کو پانی سے اور عارف پاک کرتا ہے باطن اپنی کو

مِنَ الْهَوَىٰ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ الزَّاهِدُ يَغْسِلُ الْأَعْضَاءَ

از ہوا و کبر اے احمد پرہیزگار مے شوید دست و پائے

خوابشات نفسانی و شیطان سے اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد دھوتا ہے اعضا کو

وَالْعَارِفُ بِرَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الزَّاهِدُ

وعارف نے بیند پروردگار زمین و آسمانرا اے احمد زاہد

اور عارف دیکھتا ہے رب الارض و السماء کو اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد

يَقْطَعُ السَّبِيلَ وَالْعَارِفُ بَلْغَ الْمَنْزِلِ وَتَرَكَ الرَّحِيلَ

براہ سے روڈ و عارف بمنزل رسید و ترک سفر کرد

قطع کرتا ہے سبیل کو اور عارف منزل کو پہنچتا ہے اور چھوڑتا ہے زاوور حیل کو

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ حَرْفَةُ الْعَارِفِ سِتَّةُ أَشْيَاءٍ إِذَا

اے احمد ہمز عارف شش چیز است وقتیکہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد پیشہ عارف کا چہمہ اشیا میں جب

ذَكَرَ اللَّهُ إِفْتَخَرَ وَإِذَا ذَكَرَ نَفْسَهُ إِحْتَقَرَ

یاد کند خدا پر خوشی کند و وقتے کہ یاد کند نفس خود را حقیر

یاد الہی کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب نفس کو یاد کرتا ہے تو اسکو حقیر مانتا ہے

وَإِذَا انْظَرَ فِي آيَاتِ اللَّهِ اعْتَبَرَ وَإِذَا هَمَّ

و بیکار و اندو وقتیکہ بیند در آیات خدا استغالی یقین کند و وقتیکہ خواہش

اور جب آیات الہی دیکھتا ہے تو متبول کرتا ہے اور جب

بِعَصِيَّةٍ أَوْ شَهْوَةٍ أَنْزَجَرَ وَإِذَا ذَكَرَ اللَّهَ

کند بگناہ یا بشہوت زخیر کند خود را و چون یاد کند خداے را

گناہ یا موہک اندوہ کرتا ہے تو نفس کو جبرگتا ہے اور جب اللہ کا ذکر کرتا ہے

اِسْتَبْشِرْ وَاِذَا ذَكَرْتَ نُوْبَهُ اسْتَغْفِرْ وَلَهُ

بشارت دہد خود را و چون یاد کند گناہان خود طلب مغفرت کند
تو خوشنود ہوتا ہے اور جب گناہوں کا خیال کرتا ہے تو استغفار پڑھتا ہے

يَا اَحْمَدُ الدَّارُ الدَّارُ اَسْرَارُ الدُّنْيَا

اے احمد خانہ دو خانہ است خانہ دنیا

اور الہام ہوا کہ اے احمد دار یعنی گہرو ہیں ایک دنیا

وَدَارُ الْعَقْبَىٰ اَمَّا الدُّنْيَا وَطَالِبُهَا بَخِيْلٌ اَمَّا الْعَقْبَىٰ

و خانہ آخرت لیکن دنیا و طالب او بخیل لیکن آخرت

دوسرے عقبی دار دنیا اور اسکے طالب بخیل ہیں اور عاقبتی

وَطَالِبُهَا قَلِيْلٌ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ مَطْلُوْبُ الْعَارِفِيْنَ

و طالب او اندک است اے احمد خواہش عارفان

اور طالب اسکے قلیل ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد مطلوب عارفوں کا

مِنْ سُوَى الدَّارِيْنَ وَهُوَ الْمَوْلَى الْجَمِيْلُ وَلَهُ

و رائے دو جہاں است و ان اللہ است کہ بزرگ تراست اے

سوارے دارین کے ہے اور وہ مولی الجمیل ہے اور

الزَّاهِدُ صَاحِبُ الْمَجَاهِدَةِ وَالْعَارِفُ

احمد زاہد صاحب مجاہدہ و کوشش است و عارف

الہام ہوا کہ اے احمد زاہد صاحب مجاہدہ ہے اور عارف

صَاحِبُ الْمَشَاهِدَةِ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ الزَّاهِدُ

صاحب دیدار است اے احمد زاہد صبح و شام

صاحب مشاہدہ ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد

مُجَاهِدًا الْمَلُومِينَ لِيُخْرِجَ عَنْ نَفْسِهِ الْعَارِفُ

کوشش میکند تا برآید از نفس خود و عارف

طرح بطرح کی کوشش کرتا ہے کہ نفس کے ہاتھ سے چھوڑے اور عارف

بُرْجٍ عِنْدَ وِلْيَانِهِ جَمَالَ الْمَحْبُوبِ عَلَيَّ

براند از وے پسند جمال محبوب را

اس سے گزر کر ہمیشہ جمال محبوب کا مشاہدہ کرتا ہے

الدَّائِمُ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ طُوبَى لِمَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا

ہمیشہ اے احمد خوشی مراں کس را کہ ترک کرد دنیا را

اور الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری اس شخص کو کہ جس نے دنیا کو ترک کیا

وَشَغَلٌ بِأَمْرِ الْمَوْلَى وَكَهْ يَا أَحْمَدُ وَالْوَيْلُ عَلَيَّ

و مشغول شد بامر خدا اے احمد و خرابی بر

اور مولیٰ کے حکم کی طرف مشغول ہوا اور الہام ہوا کہ اے احمد خرابی ہے اسکے لئے

مَنْ اشْتَغَلَ بِالدُّنْيَا وَغَفَلَ عَنِ شُغْلِهِ

اں کس کہ مشغول بدینا و غافل شد از شغل

جو دنیا میں مشغول ہوا اور عقبتا کے شغل سے غافل رہا

العُقْبَىٰ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ النَّاسُ ثَلَاثَةٌ اصْنَافٍ

آخرت اے احمد آدمیان — جنس اند

اور الہام ہوا کہ اے احمد آدمی تین قسم کے ہیں

طَالِبُ الدُّنْيَا كَثِيرٌ وَطَالِبُ الْعُقْبَى قَلِيلٌ

طالب دنیا بیشتر و طالب آخرت اندک

ایک طالب دنیا اور یہ کثیر ہیں دوسرے طالب عقبی اور یہ قلیل ہیں

وَطَالِبُ الْمَوْلَىٰ أَقْلُ الْقَلِيلِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

و طالب خدا اندک تر اندک است اے احمد

تیسرے طالب مولیٰ یہ بہت ہی کم ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْمَوْلَىٰ حَيٌّ لَا يَمُوتُ فَكَذَلِكَ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ

خدا تعالیٰ زندہ است نمی میرد پس پچھیں اولیاء خدا

مولیٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرنے کا ایسی ہی اولیاء اللہ زندہ ہیں کبھی

لَا يَمُوتُونَ لِأَنَّ الْمَوْلَىٰ قَدْ حَيٌّ بِمَعْرِفَةِ

نمی میرد برائے آنکہ حقیق ولی زندہ گشتہ است بمعرفت

نہیں مرنے کیونکہ ولی بسبب معرفت خدا کے زندہ ہوتے ہیں

الْمَوْلَىٰ فَهُوَ بِالْبَقَاءِ أَحْرَىٰ وَأَوْلَىٰ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

خدا پس — بقا الیق و بہتر است اے احمد

پس بقا رہنا ان کا ظاہر ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْفِرَاقُ مَمَاتٌ وَالْوِصَالُ حَيَاتٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

جذائی از محبوب موت است و واصل شدن بدوست زندگانیست اے احمد

جذائی دوست سے موت تھی اور وصال دوست سے زندگانی تھی اوالہام ہوا کہ اے

مَطْلُوبُ الزَّاهِدِ عَقْبَاهُ وَمَجْبُوبُ الْعَارِفِ

مطلوب زاہد آخرت اوست و محبوب عارف

احمد مطلوب زاہد کا عقبہ ہے اور محبوب عارف کا

مَوْلَاكَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ عَلَامَةُ الْعَارِفِينَ

خداے اوست اے احمد نشانی عارفین

مولے ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد نشانیاں عارفوں کی

ثَلَاثَةٌ أَكَلَهُ كَأَكْلِ الْمَرَضِيِّ وَنَوْمُهُ كَنَوْمِ

سے است خوردن اوچوں خوردن بیمار و خواب او بچو خواب

ہیں ہیں کھانا ان کا مثل مریضوں کے اور سونا انکا مثل

الْعَرَفِيِّ وَبِكَائِهِ كَبِكَائِ الشُّكْلِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

عارفان و گریہ او بچو گریہ زن کہ پریش مردے احمد

عارفوں کے اور رونا انکا مثل اس عورت کے جسکا لڑکا مر گیا ہوا اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْمَسَارِعَةُ إِلَى بَابِ الْمَوْلَى أَحْبَدَارُ

سرعت کردن بسوی در خدا نتقائے شایستہ

جلدی کرنی تھا کے دروازے کی طرف شایستہ

وَأَحَقُّ وَأَوْلَىٰ لَدِيًّا أَحْمَدُ بِأَبِ اللَّهِ مَفْتُوحٌ وَعَطَاءٌ غَيْرٌ

و بہتر و خوب تر است اے احمد در خدا تعالیٰ کشادہ است و بخشش او
اور خوب بہتر ہے اور الہام ہوا کہ اسی احمد دروازہ خدا تعالیٰ کا مفتوح ہے

مَمْنُوعٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ بَابُ الْبَلَاءِ عَلَى الْعَاشِقِ مَفْتُوحٌ

عام اے احمد در بلا بر عاشق کشادہ است

اور بخشش اسکی غیر ممنوع ہے اور الہام ہوا اسی احمد دروازہ بلا کا عاشق پر کھلا ہوا ہے

وَدَمٌ بِسَيْفِ الْعِشْقِ مَسْفُوحٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ سَكَبَتِ دِمَاءٌ

و خون او بشیخیر عشق ریختہ شدہ اے احمد ریختہ شد خون

اور خون عاشق کا تیغ عشق سے گرا ہوا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد خون

الْعُشَّاقِ بِسَيْفِ الْعِشْقِ وَالْإِسْتِثْيَاقِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

عشاق بشیخیر عشق و استثنیاق اے احمد

عاشقوں کا عشق اور استثنیاق کی تلوار سے بہا پالیا ہے اور الہام ہوا

الْعَاشِقُ مَضْبُوطٌ بِقَلْبِ الْفَوَادِ مَرْبُوطٌ بِحَبْلِ الْوَادِ لَهُ يَا أَحْمَدُ

عاشق ضبط کردہ شدہ است بلولہ دل دہستہ شدہ است بر سن دوستی اے احمد

کہ اسی احمد عاشق مضبوط ہی واسطے قلق دل کے اور بندھا ہوا ہے رسی محبت سے اور الہام

قَلْبُ الْعُشَّاقِ مَهِيءٌ ذَوْقُ الْمَشَّاقِ يَا أَحْمَدُ الْعِشْقُ رُبُّوْقٌ كَطَبِ الْإِسْتِثْيَاقِ

دل و عشاق برانگیزندہ ذوق مشتاق است اسی احمد عشق نار سیت کہ فروختہ میشود بہ ہیرم استثنیاق

ہوا کہ اسی احمد قلق عاشقوں کا مشتاق کے ذوق کا اٹھانیوالا اور بہرہ انگیختہ کرنیوالا ہے اور الہام ہوا

وَتَحْرِقُ الْقُلُوبَ فِي صُدُورِ الْعُشَّاقِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

دہی سوز و دل ہارا در سینہ ہای عشاق اے احمد

کہ اسی احمد عشق ایک آگ ہے جو اشتیاق کی لکڑیوں سے سلگائی گئی ہے اور عاشقوں کی سینہ میں لوگو

أَنَا مِنْ أَهْوَى وَمَنْ أَهْوَى أَنَا نَحْنُ رُوحَانِ

من آنم کہ دوست می دارم کسی کہ او دوست دار و منم انا نحن روحان اند کہ

جلائی ہوں اور البہا ہوں کہ اسی احمد میں وہ ہوں جو کہ دوست رکھتا ہوں اور جو دوست رکھتا ہے وہ میں ہوں

حَلَّلْنَا بَدَنَنَا فَإِذَا أَبْصَرْنَا أَبْصَرْتَهُ وَإِذَا أَبْصَرْتَهُ

در بدن ما فرود آندہ اند پس وقتیکہ دیدی تو ما را دیدی مرا اور او چون دیدی مرا اور ا

ہم دور و صیں ہیں کہ حلول کیا ہے ہمیں اپنے بدن میں جس وقت دیکھتا ہے تو ہم کو دیکھتا ہے تو اس کو اور جس وقت دیکھتا ہے

أَبْصَرْنَا وَالْعُشْقُ وَالْعَقْلُ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي

دیدنی تو ما را و عشق و عقل جمع نئے شوند در

دیکھتا ہے تو ہم کو اور عشق و عقل قلب واحد میں جمع نہیں ہوتے کیونکہ

قَلْبٍ وَاحِدٍ لِأَنَّه إِذَا دَخَلَ سُلْطَانُ الْعُشْقِ

بہ یک دل زیرا کہ وقتی کہ بادشاہ عشق در عالمیکہ ضابط

جب سلطان عشق ضبط اور قدرت کے

ضَابِطًا مَقْتَدِرًا فَقَدْ فَرَّ الْعَقْلُ مِنْهَا مَا

و مقتدر باشد پس تحقیق بگریزد و عقل او فغان حیزان

ساتھ آتا ہے تو عقل غائب و غاسر ہو کر اور بے ہوش

مَتَوَارٍ يَأْوِلُهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ عَشِقَ فَقَدِ ابْتَلَى بِأَنْوَاعِ

اے احمد کسیک عاشق شد پس تحقیق گرفتار شد در بلا ہائے

بہاگئی ہے اور الہام ہوا ای احمد جو شخص عاشق ہوا پس وہ طرح طرح کی

الْبَلَاءِ وَرَبَطَ بِجَبَلِ الْمَشَقَّةِ وَالْعِنَاءِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

گوناگون و بستہ شد در رس مشقت و رنج اے احمد

بلاؤ نہیں مبتلا ہوا اور مشقت و عناء کی رسی میں جکڑا گیا اور الہام ہوا کہ ای احمد

مَنْ عَشِقَ فَقَدِ هَجَرَ عَنِ الرَّاحَاتِ وَالْقِي فِي حَبِ

کسی کہ عاشق شد پس تحقیق جدا شد از راحت ہا و انداختہ شد در الفت

جو عاشق ہوا جدا ہوا راحتوں سے اور ڈالا گیا بلاؤں کے عشق

الْبَلِيَّاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ عَشِقَ فَقَدِ اقْرَبَ

بلا ہا و مشقت ہا اے احمد کسیک عاشق شد پس تحقیق نزدیک شد

میں اور الہام ہوا کہ اے احمد جو عاشق ہوا نزدیک ہوا

بِالْغَمِّ وَمَلَأَ صَدْرَهُ بِالْكَرْبِ وَالْهَمِّ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

غم و پریشانی سینہ او بہ بیتراری و اندوہ اے احمد

غم سے اور بھرا سینہ اسکا کرب اور ہم سے اور الہام ہوا کہ ای احمد

الْعِشْقُ ثَلَاثَةٌ أَحْرَفِ الْعَيْنِ وَالسِّينِ وَالْقَافِ

عشق کے تین حرف اند عین و شین و قاف

عشق کے تین حرف ہیں عین شین قاف

وَالْعَيْنُ عِبَارَةٌ عَنِ الْعَنَاءِ وَالشَّيْنُ عِبَارَةٌ عَنِ الشَّدِيدِ

و عین کنایت است از رنج و شین کنایت است از سختی

عین عبارت ہے عناء یعنی رنج سے اور شین عبارت ہے شدت یعنی

وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقَرَحِ فَجَبِعَتْ هَذِهِ التَّلْتِوُ

وقاف کنایت است از خستگی پس جمع کردہ شدہ این سہ حرف و

سختی سے اور قاف عبارت ہے قرح یعنی خستگی سے یہ تینوں جمع کئے گئے اور

سَمِيَتْ عَشْقًا فَمِنْ عَشِقٍ صَارَ جَسَدًا كُلُّ عِنَاءٍ

نامیدہ شد بعشق پس ہر کہ عاشق شد گشت بدن او ہمہ برنج

عشق نام رکھا گیا پس جو شخص عاشق ہوتا ہے اسکا جسم تمام رنج

وَشِدَاةٍ وَقَرَحٍ وَقَلْبٌ بِغَلَبَاتٍ الْمَحَبَّةِ فِرْحًا وَكَلَهُ

و سختی و خستگی و دل او بعلہا سے محبت شاد

اور سختی اور خستگی سے مضرور ہوتا ہے اور قلب اسکا بسبب غلبات محبت کی

يَا أَحْمَدُ مَنْ وَصَلَ إِلَى حَضْرَةِ الْمَوْلَى فَهُوَ بِالْتَّجِيلِ

اے احمد کیسے پیوست سوی درگاہ خدا پس او بزرگی و

سرور ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد جو اصل بطرف حضرت مولیٰ ہے وہ بزرگی

وَالذِّكْرُ أَمْرٌ أَوْلَىٰ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مِنَ الْفَصْلِ فَقَدِ

اکرام لائق ست اے احمد کیسے جدا شد پس تحقیق

اور اکرام کی واسطے بہتر اور اولیٰ ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد جو جدا ہوا یعنی ماسوا حق سے

اتَّصَلَ وَوَلَهُ يَا أَحْمَدُ كَيْفَ نَرَى الْمَرِيضَ إِذَا مَنَّ

پیوستہ شد اے احمد چگونه پاک شود بیمار وقتی کہ منع کند

واصل ہو یعنی حق سے اور الہام ہوا کہ ای احمد کس طرح پاک ہوے مریض جبکہ

الطَّيِّبُ وَكَيْفَ يَعِيشُ الْمَحِبُّ إِذَا هَجَرَ مِنَ الْحَبِيبِ

طیب و چگونه عیش کند عاشق و قتیکہ جدا شد از معشوق

ممانعت کرے طیب اور کیسے عیش کرے محب جبکہ جدا ہو حبیب سے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ وَكَيْفَ يَعِيشُ الْكَوْتُ فِي النَّيْرَانِ وَكَيْفَ

اے احمد و چگونه عیش کند ماری در آتش و چگونه

اور الہام ہوا کہ اے احمد کس طرح عیش کرے مچھلی آگ میں اور کیسے

يَجِيرُ الْمَهْجُورُ فِي الْهَجْرَانِ وَكَيْفَ يَسْكُنُ الْمَشْتَاقُ

صبر کند مہجور در جدائی و چگونه قرار گیرد مشتاق

صبر کرے مہجور جدائی میں اور کس طرح قرار پکڑے مشتاق اشتیاق میں

فِي الْأَشْتِيَاقِ وَكَيْفَ يَعِيشُ الْعَشَّاقُ إِلَى الْفِرَاقِ

در اشتیاق و چگونه زندگانی کند عشاق در فراق

اور کیسے زندگانی کرے عاشق طرف فراق کے

فَإِنَّ الْعَشَّاقَ لَيْسَ لَهُمْ قَرَارٌ نَهَارًا وَلَا لَيْلًا كَشَلِّ الْمَجْنُونِ

پس بد رستی کہ عاشق نیست مراور اقرار روز و شب بچو مجنون

کیونکہ عاشق رات دن بے قرار ہے مشیل مجنون کے

مِنْ فِرَاقِ لَيْلِي وَوَلَهُ يَا أَحْمَدُ فِرَاقُ الْمَحْبُوبِ سَمِّمْ

از فراق لیلی اے احمد جدائی محبوب زہرست

فراق لیلی سے الہام ہوا کہ اے احمد جدائی محبوب کی تم ہے

وَوَصَالَهُ تَرْيَاقٌ بَلْ حَيَوَةُ الْعَاشِقِ وَوَصْلٌ وَمَوْتُهُ

و ملاقات اور تریاق ست بلکہ حیات عاشق وصال است و موت او

اور وصال اسکا تریاق ہے بلکہ زندگی عاشق کی وصل ہے اور موت

فِرَاقٌ وَوَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْعِشْقُ مُفْلِقُ الْعُقْلَاءِ وَ

فراق اے احمد عشق بے چین کنندہ عقلانت

اسکی فراق ہے اے احمد عشق بے قرار کرنے والا عاشقوں کا ہے

مُهَيِّبَةُ الشَّدَاةِ وَالْبَلَاءِ وَوَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْعِشْقُ

وہمہ پاکندہ شدت و بلاست اے احمد عشق

اور ہرمانگختہ کرنے والا شدت اور بلا کا ہے۔ الہام ہوا کہ اے احمد عشق

مَرْجِعُ الْأَوْطَانِ وَمُخْرِبُ الْبُيُوتِ وَالْأَوْطَانِ

دور کنندہ وطن ہا و خراب کند خانہا است و وطنہا

اوکھاڑنے والا وطنوں کا ہے اور خراب کرنے والا مکانوں کا ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الشُّوقُ شَوْقَانِ شَوْقِ الْعَوَامِ وَشَوْقِ الْخَوَاصِ

اے احمد شوق دو شوق اند شوق عوام و شوق خاص

الہام ہوا کہ اے احمد شوق دو ہیں ایک عوام کا اور دوسرا خاص کا

فَشَوْقُ الْعَوَامِ إِلَى الْحُورِ وَالْقَصُورِ شَوْقُ الْخَوَاصِ

پس شوق عوام بہ حور و قصور است و شوق خواص

عوام کا شوق حور و قصور کے لئے ہے اور خاص کا شوق

إِلَى الرَّبِّ الْغَفُورِ يَا أَحْمَدُ الْعِشْقُ دَاءٌ عَضَالٌ

بہ پروردگار یکہ بخشنده است اے احمد عشق درد بے دوا

رب غفور کے لئے ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد درد لا دوا ہے

لَا لِلْعَالِجِ فِيهَا مَجَالٌ لِأَنَّ الْبُرْءَ مِنْهَا مَحَالٌ وَلَهُ

نہست طبیب دران قدرت برائے آنکہ صحت ازان محال است

سعالج کا اسمیں تنگ قافیہ ہے کیونکہ اس سے ناممکن شفا ہے

يَا أَحْمَدُ السَّمْعُ يَجْرِكُ قُلُوبَ الْمُسْتَمِعِينَ وَيُوقِدُ

اے احمد شنیدن سرود جنبش آورد لہاے سامعین را و برے افروزد

اے احمد سماع سامعین کے دلوں کو حرکت میں لاتا ہے

نَارَ الشَّوْقِ فِي صُدُورِ الْمُشْتَاقِينَ الْمُسْتَمِعُ مَا كَانَ

آتش شوق در سینہ ہا و مشتاقان شنونده سرود آن

اور مشتاقین کے سینوں میں آتش شوق بھڑکاتا ہے مستمع اسکا وہ ہے

قَلْبُهُ حَيًّا وَبَدَنُهُ مَيِّتًا السَّمْعُ مَوْنِسُ الْمُشْتَاقِينَ

باشد کہ شود دل اور زندہ و بدن او مردہ شنیدن سرود انس دہندہ مشتاقانست

جس کا دل زندہ ہو اور تن مردہ ہو سماع مونس مشتاقوں کا ہے

وَدَاعِيَهُمْ إِلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّمَاءُ يَدْعُو

وخوانندہ انہا بسوے پدوردگار عالمیان شنیدن سرودنی طلبد

اور ان کو رب العالمین کی طرف بلاتا ہے

أَهْلًا إِلَىٰ الْمَوْلَىٰ وَالسَّمَاءُ أَجْدًا رَأْوَلِي

اہل سرود را سوے خدا و شنیدن سرود لایق تراست بہتر

اور اہل کو بلانے والا بجانب مولیٰ ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الصَّوْتِ صَوْتَانِ صَوْتٌ يَدْعُو

اے احمد آواز دو آوازست آوازے کہے طلبد

اے احمد آواز دو ہیں ایک وہ جو باطل کی طرف بلاتا ہے

إِلَىٰ الْبَاطِلِ وَصَوْتٌ يَدْعُو إِلَىٰ الْحَقِّ فَالْأَوَّلُ

بسوے باطل و آوازے کہے طلبد بسوے حق پس اول

اور دوسرا وہ جو حق کی طرف طلب کرتا ہے

مُخْتَارِ الْمُبْطِلِينَ وَالثَّانِي مُخْتَارِ الْمُحَقِّقِينَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

مختار دروغ یا نست و دوم مختار استکارانت اے احمد

اول مختار مبطلین ہے اور ثانی مختار محققین ہے اے احمد

الصَّبْرَ أَمْرًا لَا يَصْبِرُ عَلَىٰ شِدَائِدِ الدُّنْيَا إِلَّا صَاحِبُ

صبر بسیار تلخ است بر سختیہاے دنیا مگر خداوند

صبر نہایت تلخ ہے سوائے صاحب

التَّسْلِيمِ وَالرِّضَاءِ وَالصَّبْرِ مِنَ الْمَصِيبَةِ أَقْوَى

تواضع ورضا و صبر کردن از مصیبت بہتر است

تسلیم و رضا کے اور کوئی دنیا کی سختیوں پر صبر نہیں کر سکتا ہے۔ اور

فِي الطَّاعَاتِ وَأَوْلَىٰ وَاجْرَىٰ لِلْعِبَادَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

در طاعت ہا و اولی تر و لایق تر است مر عبادت ہا اے احمد

صبر مصیبت سے اقوی طاعت میں اور لایق و بہتر ہے عبادت میں اے احمد

أَصْحَابِ النَّفُوسِ أَمْوَاتٍ وَأَرْبَابِ الْقُلُوبِ أَحْيَاءُ

یاران خواہش و حرص مردہ اند و صاحب دل ہا زندہ اند

اصحاب نفس مردہ ہیں اور ارباب قلوب زندہ ہیں

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ أَصْحَابِ النَّفُوسِ قَدْ انْفَصَلُوا

اے احمد یاران حرص از تحقیق جدا شدہ اند

اے احمد نفس پروردگی درگاہ سے جدے اور منفصل ہیں

أَرْبَابِ الْقُلُوبِ قَدْ اتَّصَلُوا أَوْلَىٰ يَا أَحْمَدُ

صاحب دل ہا تحقیق پیوستہ اند اے احمد

اور ارباب قلوب ملے ہوئے اور متصل ہیں اے احمد

أَصْحَابِ النَّفُوسِ حُرٌّ مَوَاوِئًا أَرْبَابِ الْقُلُوبِ

یاران نفسہا دور مانند از رحمت حق و صاحب دلہا

نفس دوست دور رہے ہوئے ہیں اور اہل دل رحم کے گئے

رَحْمًا وَوَلَهُ يَا أَحْمَدُ أَصْحَابَ النَّفُوسِ مَرْضَاءً وَأَرْيَابُ

آمرزیدہ شدہ اندا ہے احمد یاران نفسہا بیمار اند و صاحب

اے احمد نفس دوست بیمار ہیں اور اہل

الْقُلُوبِ أَصْحَاءُ وَوَلَهُ يَا أَحْمَدُ صُحْبَةَ النَّاسِ

دلہا صحیح اند اے احمد صحبت آدمیاں

دل تندرست اے احمد صحبت آدمیوں ہیں

خَسَاءَةً وَالْعَيْشُ مَعَهَا بَوَّادٌ وَلَمْ يَأْخُذْ أَحْمَدُ

خرابی است و عیش کردن بایشان بدست اے احمد

بڑھتا ہے اور عیش انکی ساتھ کرنا بڑا ہے اے احمد

صُحْبَةَ النَّفْسِ جِرَاحَةً وَالْفِرَارُ مِنْهُ رَاحَةٌ وَوَلَهُ

صحبت نفس زخم است و گریختن ازو آرام است اے

صحبت نفس کی جراحت ہے اور اوس سے بھاگنا راحت ہے اے

يَا أَحْمَدُ صُحْبَةَ الْخَلْقِ سَمٌّ قَاتِلٌ وَالتَّبَعْدُ عَنْهُ

احمد صحبت خلق نہر قتل کنندہ است و دوری ازو

احمد صحبت خلق کی سم قاتل ہے اور دوری اس سے

تَرْيَاقٌ وَوَلَهُ يَا أَحْمَدُ رِضَاءَ السَّرَّابِ فِي سَخَطِ النَّفْسِ وَ

تریاق است اے احمد خوشی خدا و سختی کردن بانفس است

تریاق کامل ہے اے احمد خوشنودی خدا کی نفس کے تنگ کرنی میں سے اور سختی

سَخَطُ الرَّبِّ فِي رِضَاءِ النَّفْسِ وَلَكِنِّي يَا أَحْمَدُ

وسخنی خدا در راضی بودن بانفس اے احمد

خدا کے نفس کے راضی رکھنے میں ہے اے احمد

قَهْرُ النَّفْسِ أَشَدُّ عَلَى الْمُرِيدِ مِنَ الشَّيْطَانِ الْمُرِيدِ

قہر نفس سخت تر است بر مرید از شیطان رائدہ شدہ

غلبہ نفس کا مرید پر اشد ہے شیطان مرید سے

وَلَكِنِّي يَا أَحْمَدُ كَلْبٌ لِنَفْسِ عَقُورٍ وَالْحَلْقُ مِنْهُ

اے احمد سگ نفس گزندہ است و حلق ازو

اے احمد نفس کتا باولا ہے اور حلق کو اوس سے

نَفْسٌ وَوَلَهُ يَا أَحْمَدُ خَيْرَ النَّاسِ مَنْ يَبْكِي النَّاسَ

گریزانت اے احمد بہترین آدمیاں کسے است کہ گریاں در ا

بھاگنا اچھا ہے اے احمد بہتر وہ شخص ہے جو آدمیوں کو رولا دے

وَشَرُّ النَّاسِ مَنْ يَضْحَكُ لِلنَّاسِ لَهُ يَا أَحْمَدُ النَّاسُ كُلُّهُمْ

آدمیاں براؤ بدترین آدمیاں کسے است کہ بخندہ دارو آدمیاں اسی احمد آدمیاں آئنا

اور بدتر وہ ہے جو انکو ہنسا دے اے احمد تمام آدمی

أَمْوَاتٌ إِلَّا الَّذِينَ اشْتَغَلُوا بِرَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ

مردہ اند مگر آنانکہ مشغول اند بہ پروردگار زمین و آسمان

مردہ ہیں مگر وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول میں زندہ ہیں

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ صِحْبَةُ النَّفْسِ مَضْرُوءَةٌ وَإِطَاعَتُهُمَا مَعْرُوءَةٌ

اے احمد صحبت نفس زیانست و پیروی عیبست

اے احمد صحبت نفس کی مضر ہے اور اطاعت اوسکی طبع ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ عَصَى النَّفْسَ فَهُوَ رَجُلٌ وَمَنْ أَطَاعَهَا

اے احمد ہر کہ نافرمانی نفس کند پس او مرد است و ہر کہ

اے احمد جو نافرمانی نفس کی کرے وہ مرد ہے اور جو مطیع نفس ہو

فَهُوَ رَجُلٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لِلرُّجُلِ ثَلَاثَةٌ أَحْرَفٌ

پیروی او کند پس او مردک است اے احمد مرانام رجل سے حروفست

وہ بجز اے اے احمد رجل کے تین حرف ہیں

الرَّاءُ وَالْجِيمُ وَاللَّامُ فَالرَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الرِّيَاضَةِ

را و جیم و لام پس را کنایت است از ریاضت

رے جیم لام سے مراد ریاضت ہے

وَالْجِيمُ عِبَارَةٌ عَنِ الْجُودِ وَاللَّامُ عِبَارَةٌ عَنِ الزُّوْمِ

جیم کنایت است از سخاوت و لام کنایت است از لزوم اعمال نیک

اور جیم سے جود اور لام سے لازم پکڑنا اعمال حسنة کا

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ رَضِيَ نَفْسَهُ بِالْمُجَاهَدَةِ وَجَادٍ

اے احمد کے کہ راضی شد نفس او بکوشش طاعت و بخشش کرد

اے احمد جس شخص نے راضی کیا مجاہدہ پر اور جو کچھ ملا ادا سکے

بِمَا وَجَدَ مِنَ الْمَالِ وَلَمْ يَدُخِرْ شَيْئًا وَلَزِمَ عِبَادَةَ

پچیز کیے یافت از مال و جمع نہ کر د چیزے و لازم کرد عبادت

راہ خدا میں تقسیم کیا اور جمع نہ کیا اور خدا تعالیٰ کی عبادت کو

الْمَوْلَى مَا دَامَ حَيًّا فَهُوَ مِنَ الرَّجَالِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

خدا تعالیٰ تا وقتیکہ زندہ است پس او از مردا الفت اے احمد

زندگی بھر لازم پکڑا وہ اصل مرد ہے اے احمد

الْوَرَقِ الْأَبْيَضِ وَالذَّهَبِ الْأَحْمَرَ إِذَا الْمَرِيْتُفَعُ بِهِمَا

ورق سپید و زر سرخ وقتیکہ نفع گرفتہ شود از ان ہر دو

چاندی جس وقت اس سے کوئی نفع نہ اٹھایا جاوے

فَعَدُّهُمَا كَالْحَجَرِ الْكَبِيرِ يَا أَحْمَدُ الذَّهَبُ الْفِضَّةُ كَالْحَجَرِ الْبَيْنِ فَعَدُّهُمَا كَالْحَقِيقِينَ

پس پتھر انہارا مانند سنگ اے احمد زر و نقرہ مانند دو سنگ ہستند پس نزد

تو دونوں دونوں کو پتھر سمجھنا چاہئے اور الہام ہوا کہ اے احمد سونا چاندی مثل پتھوں کے ہیں

لِأَقِيمَةٍ لَهُذَيْنِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ كَانَ

اے ہر دو قیمت نہ دارند اے احمد ہر کہ باشد

کے نزدیک انکی کچھ قدر و قیمت نہیں اے احمد جس کا پیٹ

شُعْبَانَ فَهُوَ يَقْطَعُ سَفَرَ الدُّنْيَا

شکمیر پس او بسرے بر سفر دنیا

بہرا ہوا ہے وہ سفر دنیا کا قطع کرتا ہے

وَمَنْ كَانَ جَائِعًا فَهُوَ يَقْطَعُ سَفْرَ الْعَقْبِيِّ فَالشَّبَعِ

وہر کہ باشد گرسند پس او برے بر سفر آخرت پس سیری
اور جو بھوکا ہوتا ہے وہ سفر عقبی کا طے کرتا ہے شکم سیری

زَادَ الْأُولَىٰ وَالْجَمْعُ عَزَادُ الثَّانِي فَمِنْ أَقْلٍ مِّنَ

توشہ اول است یعنی دنیا و گرسنگی توشہ دوم است یعنی آخرت پس کسیکے
دنیا کا توشہ ہے اور گرسنگی آخرت کا توشہ ہے جو کم کھاتا ہے اسکی سب میں

الطَّعَامِ يَغْرُزُ بَيْنَ الْأَنْامِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الطَّعَامُ

کم خورد از طعام با عزت گرد و میاں آدمیاں اے احمد طعام
عزت ہوتی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

طَعَامَانِ طَعَامُ النَّفْسِ وَطَعَامُ الْقَلْبِ فَطَعَامُ

دو طعام است یکے طعام نفس است و دوم طعام دل است پس طعام
ایک نفس کا کھانا ہے دوسرا قلب کا کھانا ہے نفس کا کھانا وہ ہے

النَّفْسِ مَا هُوَ يُطْبِخُ مِنَ الْمَأْكُولَاتِ وَطَعَامُ الْقَلْبِ

نفس آں چیز است کہ مے پزند از خوردنیہا و طعام دل
جو پکا یا جاتا ہے کھانے کے چیزوں میں سے اور قلب کی خوش خالق کا ذکر

وَهُوَ ذِكْرُ خَالِقِ الْمَخْلُوقَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ اطَّعَامُ

آن یاد کردن پیداکنندہ خالق است اے احمد طعام خوراندن
اور الہام ہوا کہ اے احمد کھانا کھلانا

الطَّعَامُ مِنْ شِيمِ الْكِرَامِ وَالْبُخْلُ مِنَ الطَّعَامِ مِنْ

از خوبی بزرگان است و بخیلی از دادن طعام

بزرگوں کی نصبت ہے اور کھانا نہ کھلانا کنجوسوں کی

عَادَاتِ النَّامِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ التَّوَكُّلُ كُلُّ تَرَكٍ

از خوبی لشیم است اے احمد توکل کردن ترک طلب

عادت ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد توکل رزق کی طلب

طَلِبِ الرِّزْقِ وَالتَّوَكُّلُ كُلُّ مَحْضٍ لَا يَبِازِ التَّوَكُّلُ كَمَالَ الدِّينِ وَ

رزق است توکل عین ایمان است توکل کمال دین است

چھوڑنے کو کہتے ہیں اور توکل عین ایمان ہے اور توکل کمال دین ہے

التَّوَكُّلُ مِنَ الْأَقْوِيَاءِ التَّوَكُّلُ كُلُّ خِصْلَةٍ الْأَنْبِيَاءِ وَلَهُ

توکل کارقوی مردان است توکل خوی پینامبران است

توکل بڑے لوگوں کا کام ہے اور توکل انبیاء کی خصلت ہے

يَا أَحْمَدُ الْيَقِينُ يَتَوَلَّدُ مِنْ كَمَالِ الْإِسْلَامِ الْيَقِينُ

اے احمد یقین پیدا میثود از کمال اسلام یقین

اور الہام ہوا کہ اے احمد یقین کمال اسلام سے پیدا ہوتا ہے یقین

إِسْتِقْرَارٌ لَيْسَ فِيهِ إِضْطِرَارٌ التَّوَكُّلُ كُلُّ قَطْعٍ

طلب قرار است نباشد وار ان بے تدراری توکل بریدن

استقرار کہتے ہیں اس میں اضطرار نہیں ہوتا ہے اور توکل قطع کرنا

الْأَسْبَابِ مَعَ إِطْمِينَانِ الْقَلْبِ بِغَيْرِ التَّرَدُّدِ وَكَلِمَةٍ

اسباب باقرار دل است بے تردد

اسباب کا ہے مع اطمینان دل کے بغیر تردد کے اور الہام

يَا أَحْمَدُ مَنْ تَرَكَ الْقِسْرَ أَعْطَى اللُّبَّ وَكَلِمَةً يَا أَحْمَدُ

اے احمد کسکے ترک کند پوست رادادہ شود اور امغز اے احمد

ہوا کہ اے احمد جو چھلکے کو چھوڑتا ہے اسکو مغز اور لب عطا کیا جاتا ہے اور الہام

إِيَّاكَ وَالْعَجَبُ فَإِنَّهُ يَحْبِطُ الْأَعْمَالَ وَيَهْلِكُ الرِّجَالَ

بازدار خود را از تکبر پس تحقیق آدمی اندازد عملہارا و ہلاک میکند مردم را

ہوا کہ اے احمد خبردار عجب نکرنا کیونکہ یہہ اعمال کو فاسد اور باطل کرتی ہے اور آدمیوں کو ہلاک

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الطَّاعَةُ لِلرِّجَالِ زِينٌ وَالْعَجَبُ فِي الْعِبَادَةِ

اے احمد عبادت کردن مردم را بہتر است و تکبر و پندار در عبادت

کردنی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد بندگی آدمی کے واسطے زیبائش ہے اور عجب عبادت

سَيِّئِينَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ السَّخَاوَاتُ مِنْ سَلِيمٍ

ہدایت اے احمد سخاوت کردن از خصلتہاے

برہے اور الہام ہوا کہ اے احمد سخاوت انبیاء کی خصلت ہے پس خوشخبری ہو

الْأَنْبِيَاءِ فَطُوبَى لِمَنْ لَزِمَهُ الْأَسْحَابُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ السَّخِي

بہ پیغامبر است پس خوشخبری است مرگروہ سخاوت کنندگان را اے احمد سخاوت

سخاوت والوں کو اور الہام ہوا کہ اے احمد سخاوت

يَا نِي بِخَصْلَةِ النَّبِيِّ وَيَعْرِفُ وَيَشْتَهَرُ بِالْفِعْلِ الْمُرْضِيِّ

مے آید بخصلت پیغمبر و معروف و مشہور و میگرد و بفعل شایسته

نبی کے خصلت کے طرف آتا ہے اور اس فعل شایستہ کے ساتھ معروف مشہور ہوتا ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْجُودُ ثَلَاثَةٌ أَحْرَفُ الْجِيمِ وَالْوَاوُ وَالذَّالُ الْفَاجِيمُ

اے احمد جود ۳ حرف است جیم و واو و ذال ہیں جیم اور واو اور ذال پس جیم

اور الہام ہوا کہ اے احمد جود کے تین حرف ہیں جیم سے جلالت

عِبَارَةٌ عَنِ الْجَلَالَةِ وَالْوَاوُ عِبَارَةٌ عَنِ الْوَلَايَةِ وَ

عبارت است از بزرگی و واو کنایت است از ولایت و

مراد ہے اور واو سے ولایت ہے اور

وَالذَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ الدَّرَجَةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْيَنَالُ

ذال کنایت است از درجہ بلند اے احمد

ذال سے درجہ اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْمَقْصُودُ بِكَثْرَةِ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ بِلِ يَنَالُ بِقِضَاءِ

کے بمقصود بزیادتی نماز گذاردن و روزہ داشتن بکہ میرسد با د اے

انسان نماز اور روزہ کی کثرت سے مقصود کو نہیں پہنچتا بلکہ لوگوں کے

حَوَائِجِ الْأَنْامِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْبِخْلُ ثَلَاثَةٌ أَحْرَفُ الْبَاءِ

احتیاج آدمیان اے احمد بخل ۳ حرف است اول باء

کار برای سے مطلب کو پہنچتا ہے اور الہام کہ اے احمد بخل کے تین حرف ہیں

وَالْحَنَاءُ وَاللَّامُ فَالْبَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْبَلِيدِ وَالْحَنَاءُ

دوم خا سوم لام پس با کنایت است از کند ذہن و حنا

خے اور لام بے سے مراد ہے

عِبَارَةٌ عَنِ الْخِذْلَانِ وَاللَّامُ عِبَارَةٌ عَنِ اللَّوْمِ وَكَهْ

کنایت است از خوار و شرم سار و لام کنایت است از ملامت

مراد خندان ہے اور لام سے عبارت لوم و ملامت ہے اور

يَا أَحْمَدَ الْبِخْلُ شَرُّ خِصَالٍ فِي النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ

اے احمد بخل بدترین خصلت ہا است در زنان و مردان

الہام ہوا کہ اے احمد بخل بہت بری خصلت ہے عورت میں ہو خواہ مرد میں

وَلَهُ يَا أَحْمَدَ الْبِخِيلُ يَدٌ وَيَهْبِي وَالسَّخِي يَمْدَحُ

اے احمد بخیل بدنام و بھو کردہ ہے شود و سخنی مدح

اور الہام ہوا کہ اے احمد بخیل کی بھو اور مذمت ہوتی اور سخنی کی مدح

وَيَعْلَى وَكَهْ يَا أَحْمَدَ وَأَعْطِ الْقَلِيلَ وَالْكَثِيرُ فَذَلِكَ

و جبرگی دادہ ہے شود اے احمد بدہ اندک و بسیار پس ہیں

اور صفت اور الہام ہوا کہ اے احمد تقوڑا بہت جو کچھ ہو غیرات کر اور سخاوت

لَكَ وَإِنَّ الْقَلِيلَ مِنَ السَّخَاوَةِ فَوْقَ الْفَلَكِ لَهُ يَا أَحْمَدُ

متراست و تحقیق اندک از سخاوت بالائے آسمان است اے احمد

کر کیونکہ یہ تیرے کام آویگا اور تحقیق تقوڑی سخاوت بھی آسمان سے اونچی ہے اور الہام ہوا

وَأَنَّ السَّخَاوَةَ حَصْلَةُ نَبْوِيَةٍ فَتَمَثَّلُوا أَنَّ السَّخِيَّ بِأَمَلِكِ وَلَهُ

و بدستی کہ سخاوت خصلت نبوی است پس تمثیل کنید بدستی کہ سخی بچہ چیز مالک

سخاوت خصلت نبوی ہے اسکو اختیار کرو اور الہام ہوا

يَا أَحْمَدَ الْبَجَلِ نَارُ قَدْ وَتَحْرِقُ وَالْحَيُّ نَوْسًا يَبْرِقُ

شداے احمد بجل النبی است فروختہ شود و میوز اند وجود نوریت کہ مے تابد

کہاے احمد بجل ایک آگ ہے جو بھڑکانی جاتی ہے اور جلاتی ہے اور جو ایک نور ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدَ الْبَجَلِ مِرْكَاتُ الْخِطَلِ بَيْدَاكَ لَشَرِّهِ وَالْحَيُّ نَوْسًا يَبْرِقُ

اے احمد بجل تلخ است چوں خنظل بدست بد مردان و

جو تابان ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد بجل کہو ہے مثل خنظل کے شرمیوں کے ہاتھ ہیں

وَمَا دَفِي كِفَا الْبَرِّ أَوْلَهُ يَا أَحْمَدَ الْبَجَلِ صَغِيرٌ

سخاوت گلی ست در کف دست پا کان اے احمد بجل حیرت نر آد میاں

اور جو دور ہے ابراروں کی ہتیلی میں اور الہام ہوا کہ اے احمد بجل حیر ہے آدمیوں

عِنْدَ النَّاسِ وَإِنْ كَانَتْ كِبِيرًا وَالسَّخِيَّ كِبِيرًا عِنْدَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ صَغِيرًا

اگرچہ باشد بزرگ و سخی بزرگ است نزد خدا متعالے اگرچہ باشد حقیر

کے نزدیک اگرچہ بہتر ہو اور سخی کبیر ہے اللہ کے نزدیک اگرچہ صغیر ہو آدمیوں کے

عِنْدَ النَّاسِ لَهُ يَا أَحْمَدَ الْبَجَلِ ثَلَاثَةُ أَحْرَفٍ الْبَاءُ

نزد مردمان اے احمد بجل — حرف است یا

نزدیک اور الہام ہوا کہ اے احمد بجل کے تین حرف ہیں بے

وَالْحَاءُ وَاللَّامُ وَالْبَاءُ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ وَالْحَاءُ خَالٍ مِنَ

و خا و لام پس با بعید از خدا نتقالے و خا خالی

اورنے اور لام بے سے بعید ہے اللہ سے اورنے سے خالی ہے

الْخَيْرَاتِ وَاللَّامُ لَيْمٌ بَيْنَ النَّاسِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

از خیرات و لام بلاست کردہ شدہ میان آدمیاں اے احمد

خیرات سے اور لام سے لیم لوگوں میں اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْحَرَامُ كَمَا يَسْتَبَعُ بِمَا آتَى وَيَطْلُبُ الْكُتْمَ مَا يَقْضِي

حرمس کنندہ سیر نشود بچیزیکہ میرسد اور او طلب کند زیادہ از اں کہ حاجت بر کرد

حرمیں قناعت اسپر نہیں کرتا جو اسکو دیا گیا ہے اور طلب کرتا ہے تقدیر سے زیادہ

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ صَاحِبُ الْحَرَمِ جِعَازٌ صَاحِبُ الْقَنَاعَةِ

اے احمد خداوند حرمس گرسند ہے باشد و خداوند قناعت

اور الہام ہوا کہ اے احمد حرمس رکھنے والا بھوکا رہتا ہے اور قناعت کرنے والا

شَبْعَانٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْحَرَامُ يَبْغِضُهُ الْخَلَائِقُ

سیر بیاشد اے احمد حرمس کنندہ دشمن میدارد اور احنایق

سیر ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد حرمس سے خلقت بغض رکھتی ہے

وَهُوَ صَغِيرٌ وَالْقَانِعُ مَعَ قَلَّةِ الْمَالِ غَنِيٌّ كَيْرُ وَلَهُ

واو حقیر است و قناعت کنندہ باندک مال عنی بزرگ است

اور وہ حقیر ہے اور قانع اگرچہ کم مال رکھتا ہے مگر عنی و کبیر ہے اور الہام ہے

يَا أَحْمَدُ احْرُصْ يَهْلِكُ الْقَنَاعَةُ يَمْلِكُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ احْرُصْ

اے احمد حرص ہلاک میکند وقناعت بادشہ سے کند اے احمد حرص کن درادائے

کہ اے احمد حرص ہلاک و تباہ کرتی ہے اور قناعت بادشاہ کرتی ہے اور الہام ہوا کہ

فَادَاءُ الطَّاعَةِ كَالرِّجَالِ لَا تَحْرُصُ النِّسَاءُ فِي جَمْعِ أَمْوَالٍ يَا أَحْمَدُ

عبادت خدا ہجھ مردان و حرص کن ہجھ زنان در جمع کردن مال اے احمد

اے احمد حرص کر عبادت میں مثل مردوں کے اور نہ حرص کر مثل عورتوں کے مال جمع کرنے میں

الْحَرْصُ ثَلَاثَةٌ أَحْرَفُ الْحَاءِ وَالرَّاءِ وَالصَّادُ الْحَاءُ عِبَارَةٌ

حرص سه حرف است حا و را و صاد و حاء کنایت است از بے نصیبی

اور الہام ہوا کہ اے احمد حرص کے تین حرف ہیں حے رے صاد حی عبارت ہے حیران سے اور

عَنِ الْحَرَمِ وَالرَّاءِ عِبَارَةٌ عَنِ الرِّزْقِ وَالصَّادُ عِبَارَةٌ

ور کنایت است از رزق و صاد کنایت است

رے عبارت ہے رزق سے اور صاد عبارت ہے

عَنِ الصِّبِّ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ احْرُصْ فَقَدْ حَرَّمَ الْقَنَاعَةَ

از آبروریزی اے احمد ہر کہ حرص کر دیس تحقیق بے نصیب کردہ شد قناعت

آبروریزی سے اور الہام ہوا کہ اے احمد جس نے حرص کی اس نے حرام کیا قناعت

وَرِزْقٌ مَّقْدَرٌ يَا أَحْمَدُ طَالِبُ الرِّزْقِ

ورزق آنچه تقدیر کردہ شدہ است اے احمد طالب زیارت

ررزق کو جو مقدر ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب زیارت کے

أَحْرَصُ فِي أَمْرِ الْعَقْبَةِ وَالْآخِرَةِ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

حرص نے کن دنگار آخرت و حرص کن درکار دنیا اے احمد
حرص کر امر عقبے میں اور نہ حرص کر امر دنیا میں اور الہام ہوا کہ اے احمد

صَاحِبُ الْحَقِّدِ وَالْعَدَاوَةِ لَا يَجِدُ حَلًّا وَرَةَ الْإِيمَانِ

صاحب کینہ و دشمنی نے باید شیرینی ایمان

کینہ و اللادشمن حلوت ایمان کی نہیں پاتا اور الہام ہوا

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ أَحْمَدٌ يَفْسِدُ الْفُؤَادَ وَيَتْلِفُ الْوِدَادَ وَلَهُ

اے احمد کینہ خراب مے کند دل را و دورے کند دوستی را

اے احمد کہ کینہ خراب کرتا ہے دل کو اور تلف کرتا ہے محبت کو اور الہام ہوا کہ

يَا أَحْمَدُ أَحْرَقْ مَا فِي صَدْرِكَ مِنَ الْحَقِّدِ الْحَسِدِ

اے احمد بسوز آنچه در سینہ تو هست از کینہ و حسد

اے احمد جو تیرے سینہ میں کینہ اور حسد ہے اسکو ذکر کی سے جلا اور منکر کے

بِنَارِ الذِّكْرِ وَأَصْقِلْ مِرْأَةَ قَلْبِكَ بِمِصْقَلَةِ الْفِكْرِ وَالْه

بگش ذکر و روشن کن آئینہ دل خود بمصقلہ فکر

مصقلہ سے اپنے آئینہ دل کو صاف کر اور الہام ہوا

يَا أَحْمَدُ التَّكْبُرُ دِيٌّ وَالْتِّوَانُ اضْعُرْ ضِيَّ التَّكْبُرِ مَطْهَرًا

اے احمد تکبر خراب است و تواضع خوب است تکبر جاے پیدا شدن

کہ اے احمد تکبر ردی ہے اور تواضع پسندیدہ تکبر بغض پیدا ہونے کی جگہ

الْبَغْضَاءُ وَالتَّوَاضُّعُ مَرْجِعُ الْوَالِدِ التَّكْبِيرُ شَيْنٌ

بغض است و تواضع بر انگیزنده دوستی است تکبر بد است

ہے اور تواضع دوستی کے سلسلہ کو جنبش دینے والی ہے تکبر برا ہے

والتَّوَاضُّعُ زَيْنٌ التَّكْبِيرُ مُوجِبُ الْعَدَاوَةِ وَالتَّوَاضُّعُ

و تواضع خوب است تکبر سبب دشمنی است و تواضع

اور تواضع عمدہ ہے تکبر موجب عداوت ہے اور تواضع

مُورِثَةٌ لِمُودَةِ التَّكْبِيرِ عَادَةُ اللَّئَامِ وَالتَّوَاضُّعُ

پیدا کنندہ دوستی تکبر عادت بخیلان است و تواضع

باعث محبت ہے تکبر عادت نالایقوں کی ہے اور تواضع

خُلُقُ الْكِرَامِ التَّكْبِيرُ مَفْرُوقُ الْحَبَابِ وَالتَّوَاضُّعُ جَمْعُ الْحَبَابِ

خصلت بزرگان است تکبر جدا کنندہ دوستان است و تواضع جائے جمع

خصلت بزرگوں کی ہے تکبر جدا کرنے والا دوستوں کا ہے اور تواضع جمع

التَّكْبِيرُ شَرُّ الْخِصَالِ فِي النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ يَا أَحْمَدُ رَوَى عَنِ

شدن دوستان است تکبر بدترین خصلت ہا است در زنان و مردان اے احمد از ا

کرنے والی محبوبوں کی ہے تکبر بہت بری عادت ہے مرد میں ہو یا عورت میں اے احمد

ابن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَجِبْتُ لِمَنْ خَرَجَ مَخْرَجَ

ابن عباس روایت کردہ شد رضی اللہ عنہما عجب دارم از آنکس

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اونہوں نے فرمایا کہ تعجب کرتا ہوں میں اس

الْبَوْلُ رَّتَيْنِ كَيْفَ يَتَكَبَّرُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْغَضَبُ يَخْرَابُ

پیشاب دوبار چگونہ تکبرے کند اے احمد غضب خراب

شخص سے جو دو مرتبہ پیشاب کی جگہ سے نکلا ہو اور بھرتکبر کرے اے احمد غضب خراب

الْأَوْطَانِ وَيَفْرِقُ الْأَقْرَانَ الْغَضَبُ يَسْحَطُ

مے کند وطن ہارا جدا مے کند خویشان را غضب ناخوش مے کند

کرتا ہے وطنوں کو اور جدا کرتا ہے اپنوں کو غضب ناخوش کرتا ہے

الْخُلَانِ وَيَرْضَى الشَّيْطَانَ الْغَضَبُ يَذْهَبُ الْعَقْلُ

دوستانرا وراضی کند شیطانا غضب مے برد عقل را

دوستوں کو اور راضی کرتا ہے شیطان کو غضب کھوتا ہے عقل کو

وَيُورِثُ الْقَتْلَ الْغَضَبُ يَرْجِعُ الْفَسَادَ وَيَتْلِفُ الْوَدَادَ

ولازم کند قتل را غضب ہرآنیزد فساد را وور کند دوستی را

اور موجب ہوتا ہے قتل کو غضب اٹھاتا ہے فساد کو اور تلف کرتا ہے

الْغَضَبُ نَتَائِجُ الْعَدَاوَةِ وَالرِّضَاءِ وَسَائِلُ الصَّدَقَةِ

غضب نتیجہ ہاے عداوت است ورضاء وسیلہ ہاے دوستی

داد کو غضب عداوت کا نتیجہ ہے اور رضا صداقت کا وسیلہ ہے

الْغَضَبُ مَطْلُوبُ الشَّيْطَانِ

غضب خواہش شیطان است

شیطان ہے

مطلوب

غضب

وَالرِّضَاءُ مَحْبُوبٌ الرَّحْمَنِ الْغَضَبُ يَتَوَلَّدُ مِنَ النَّفْسِ

ورضا دوست رحمن غضب پیدا میشود از نفس

اور رضا محبوب رحمن ہے غضب پیدا ہوتا ہے نفس کینہ سے

الدُّنْيَا وَالرِّضَاءُ مِنَ الرُّوحِ الْمَرْضِيَّةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

کینہ اور رضا پیدا ہے شود از روح مرضیہ اے احمد

اور رضا پیدا ہوتی ہے روح سے اور الہام ہوا کہ اے احمد

إِيَّاكُمْ وَفُضُولَ الْكَلَامِ فَإِنَّهُ يَقَعُ فِي الْأَنَامِ وَإِيَّاكُمْ

باز در پید خود را از بیہودہ گفتار پس تحقیق ان میرسد در آدمیاں لازم گردید

ہرگز کلام فضول نہ کرنا کیونکہ یہ عوام کی حالت کی طرف پہنچ لاتا ہے اور ہرگز

وَحَبْسَ لِسَانِكَ فِي الْحَيَاتِينَ لِأَنَّ فِيهِ رَلْحَةَ الْمَلِكِينَ وَلَهُ

بند کردن زبان خود را در طرفین ریش برائے آنکہ تحقیق دریں راحت دین و دنیا

زبان درازی نہ کرنا کہ اسیں دو جہان کی راحت ہے

يَا أَحْمَدُ كُنْ مَسْكِينًا وَلَا تَكُنْ مَكْتَسِرًا إِلَّا نَّ

اے احمد باش مسکین و مشوبیاری سخنگو برائے آنکہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد خاموش رہنا بسیار گونہ ہونا کیونکہ

فِي السُّكُوتِ سَلَامَةٌ وَرَاحَةٌ وَفِي الْكَلَامِ كَلَامٌ

در خاموشی سلامتی است و آرام است و در گفتگو خستگی و

سکوت میں سلامتی ہے اور راحت ہے اور حکایت کرنے میں خستگی اور

جَرَّاحَةٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ اِمْنَعُ لِسَانَكَ مِنْ اِمْقَالٍ وَ

وزخم است اے احمد منع کن زبان خود را از گفتار

اور جراحت ہے اور الہام ہوا ہے احمد باز رکھ زبان کو مقال سے اور زندگانی

تَعِشُ بِالسَّلَامَةِ مَا بَيْنَ الرَّجَالِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ اَلْكَلامُ مَوْخِي

و عیش کن سلامتی میان مردان اے احمد کلام آزار دہندہ

کر سلوک کے ساتھ درمیان رجال کے اور الہام ہوا کہ اے احمد گفتگو آزار دینے والی

الشَّقِيَيْنِ وَالسُّكُوتِ اِحَدُ الْمَلِكِيْنَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

دو لب است و خاموشی ارام دہندہ ہر دو جہان اے احمد

شقیین کی ہے اور خاموشی راحت دینے والی کوئین کی ہے اور الہام ہوا کہ

اَلنُّطْقِ يَوْمَ اِثْرَةِ اَلْبِيَّاتِ وَالسُّكُوتِ يَوْمَ اِثْرَةِ اَلسَّلَامَةِ

گفتار وارث مے کند بلا ہارا و خاموشی وارث مے کند سلامتی ہارا

اے احمد نطق مورث بلیات ہے اور سکوت موجب نجات ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ اَلْقَانِعِ بِالْقَلِيلِ يَقْنَعُ وَاَلْحَرِيصِ بِالكَثِيْرِ

اے احمد قناعت مے کند ہاندک قناعت کند و حرص کنندہ بز یادت

اور الہام ہوا کہ اے احمد قانع تھوڑے پر قناعت کرتا ہے اور حرصیں کا بہت سی بھی

لَا يَشْبَعُ اَلْقَانِعِ عَنِّي مَعَ اَلْقَلَّةِ وَاَلْحَرِيصِ فِقِيرٍ مَعَ

نے شود سیر قناعت کنندہ تو نگر است ہاندک و حرص کنندہ فقیر است با

پیٹ نہیں بھرتا ہے قانع عنی ہے با وجود قلت مال کے اور حرصیں فقیر ہوا و جود

الْكَثْرَةَ الْقَانِعُ بِرِضَىٰ بِقِسْمِهِ الْقَسَامِ وَالْحَرِيصُ

با بسیاری مال قناعت کننده راضی باشد بقسمت قسمت کننده و حرص کننده

کثرت مال کے قانع خوش ہوتا ہے قسمت تمام سے اور حرصیں

يَطْلُبُ رِزْقَ الْأَنْدَامِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ اِعْمَلْ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ

وطلب مے کند روزی آدمیاں اے احمد عمل کن پیش از انکہ فوت کردہ شوی

طلب کرتا ہے رزق سب لوگوں کا اے احمد قبل فوت ہونے کے عمل کر

وَمَتَّ قَبْلَ مَوْتٍ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْمَشْتَاقُ لِخِيفِ الْمَوْتِ

وہمیر پیش از انکہ مردہ شوی اے احمد مشتاق دیدار نئے ترسد موت

اور قبل مرنے کے اے احمد مشتاق دیدار موت سے نہیں

وَيَتَمَنَّى أَنَّهُ يَنْظُرُ لِقَاءَ مَوْلَاهُ يَا أَحْمَدُ مَرَمَاتٍ

وخواہنا اور ابرائے آنکہ بیند رویت خداوندش اے احمد کے کہ مرد

ڈرتا اور اسکی تمنا کرتا ہے کیونکہ بعد موت کے لقا مولادیکھنا ہے اے احمد جو

نَفْسٍ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَا يَمُوتُ مَرَّةً أُخْرَىٰ وَلَكِنْ يَنْقَلُ

نفس اور دنیا پس اونے میر بار دیگر ولیکن نقل

نفس کو مارتا ہے وہ نہیں مرنا مگر دارعتبئی کی طرف نقل کر جاتا ہے

إِلَىٰ دَارِ الْعُقُبِ الْمَوْتِ مَوْتَانِ مَوْتٌ ضَرُورِيٌّ

مے کند سوی خانہ آخرت موت دوموت است یکے موت ضروری

موت دو ہیں ایک موت ضروری

مَوْتُ اِخْتِيَارِيٌّ فَالضَّرُورِيُّ بِخَرَابِ رُوحِ الرُّوحِ عَنِ الْجَسَدِ

دوم موت اختیاری پس موت ضروری بہ بیرون آمدن جان از بدن
دوسری موت اختیاری ہے موت ضروری روح کے جسم سے نکلنے کو

عِنْدَانِقْطَاعِ الْاَجَلِ هَذَا مَوْتُ تَجْمِيعِ الْاَدَمِيِّينَ

نزد تمام شدن است اجل است این موت ہمہ آدمیان است
کہتے ہیں جب وعدہ آگیا اور اس موت کا مزہ سب لوگ چکھیں گے

وَ الْاِخْتِيَارِيُّ بِفَنَاءِ الْاَوْصَافِ الْبَشَرِيَّةِ مَعَ بَقَاءِ الرُّوحِ

و موت اختیاری بدور شدن اوصاف بشری است با باقی ماندن
اور موت اختیاری اوصاف بشریہ کے فنا کرنے سے

فِي الْبَدَنِ فَهَذَا مَوْتُ الْمُرِيْدِيْنَ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ مَوْتُ ثَلَاثَةٍ

روح در بدن پس این موت مریدان است اے احمد موت راستہ
حاصل ہوتی ہے اور اس میں روح بدن میں باقی رہتی ہے یہ موت کاملین کی ہے اور اسے موت کچھن

اَحْرَفٍ اِمِيْمٍ وَالْوَاوِ وَالْتَاءُ فَالْمِيْمُ عِبَارَةٌ عَنِ الْمَالِ

حروف است میم واو و تاء پس میم کنایت است از مال

حرف ہیں میم واو و تاء سے مراد مال

وَالْوَاوُ عِبَارَةٌ عَنِ الْوَارِثِ وَالْتَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ التَّرَابِ

واو عبارت است از وارث و تاء کنایت است

واو سے مراد وارث تے سے مراد تراب

عَنِ التُّرَابِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا مَاتَ الرَّحُلُ أَخَذَ مَالَهُ

از خاک اے احمد وقتیکہ بمیرد آدمی گیرد مال او

یعنی سٹی اور الہام ہوا کہ اے احمد جب انسان مرتا ہے تو اسکے مال کو وارث

الْوَارِثِ دَفَنَهُ فِي التُّرَابِ فَالْعَاقِلُ هُوَ الَّذِي يَبْذُلُ

وارث و اور ادفن کند در خاک پس عاقل آسنت کہ خرچ کند

لے لیتے ہیں اور اسکو مٹی میں دفن کر دیتے ہیں پس عاقل وہ ہے جو

مَالَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي مَدَّةِ حَيَاتِهِ كَيْلًا يَتْلِفُهُ

مال خود در راہ خداے تعالی در مدت حیوة خود تاکہ خرچ نکلند آن مال

بہنی زندگی میں مال کو اللہ کے رستہ میں خرچ کر جائے تاکہ وارث بعد مرنے کے

الْوَسْرَةَ بَعْدَ مَمَاتِهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْفِرَاقُ أَمْ مِنَ الْمَمَاتِ

را وارثان او پس مردن و اے احمد جدائی تلخ تراست از مرگ

اسکو تلف نہ کریں اور الہام ہوا کہ اے احمد فراق تلخ تر ہے مرنے سے

وَالْوِصَالُ أَحْلَى وَأَقْوَى مِنَ الْحَيَاةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

و ملاقات شیریں تراست و قوی تر از حیات است اے احمد

اور وصال شیریں اور قوی تر ہے جینے سے اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْخَلْقِ الْحَسَنِ خَيْرٌ لِلْخِصَالِ فِي النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ

خوے نیک بہترین فصلت ہاست در زنان و مردان

نیک عادت مرد میں ہو یا عورت میں سب فصلتوں سے بہتر ہے

الصِّدْقُ خَيْرُ الْخُصَالِ فِي النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ وَلَهُ يَا

راستی بہترین خصلتہا است در زنان و مردان اے

اور صدق سب خصلتوں سے بہتر ہے عورت میں ہو یا مرد میں اور الہام ہوا

أَحْمَدُ الصِّدْقُ ثَلَاثَةُ أَحْرَفٍ الصَّادُ وَالذَّالُ وَالْقَافُ

احمد صدق را ۳ حرف است صاد و دال و قاف

کہ اے احمد صدق کے تین حرف ہیں صاد دال و قاف

فَالصَّادُ عِبَارَةٌ عَنِ الصِّيَانَةِ وَالذَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ

پس صاد کنایت است از نگاہبانے از گناہ و دال کنایت است از

صاوری مراد صیانت یعنی نگہبانی اور دال سے مراد دین ہے

الدِّينِ وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرْبِ لَهُ يَا أَحْمَدُ

دین و قاف کنایت از قرب اے احمد

اور قاف سے مراد قرب ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْكَذِبُ ثَلَاثَةُ أَحْرَفٍ الْكَافُ وَالذَّالُ وَالْكَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْكُرْبِ

کذب را ۳ حرف است کاف و ذال و باپس کاف کنایت است از کرب

کذب کے تین حرف ہیں کاف ذال بے پس کاف عبارت ہے کرب سے

وَالذَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ الذَّنْبِ وَالْبَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْبَيْتُونَةِ وَلِيَا أَحْمَدُ

و ذال کنایت است از گناہ و با کنایت است از جدائی اے احمد

اور ذال عبارت ہے از ذنب یعنی گناہ اور بے عبارت ہے بی بیوت یعنی جدائی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

التَّوْبَةُ ثَلَاثَةٌ أَحْرَفُ التَّاءِ وَالْوَاوُ وَالْبَاءُ فَالتَّاءُ عِبَارَةٌ

توبہ را ت حرف است تا و واو و بار پس تار

توبہ کے تین حرف ہیں تے واؤ بے پس تے سے مراد ترک ہے

عَنِ التَّرْكِ وَالْوَاوُ عِبَارَةٌ عَنِ الْوَحْدَةِ وَالْبَاءُ عِبَارَةٌ

کنایت است از ترک و او عبارت است از وحدت و بار

اور واو سے مراد وحدت ہے اور بے سے

عَنِ الْبَدْلِ فَالتَّائِبُ وَجِبَ عَلَى نَفْسِهِ تَرَكَ الدُّنْيَا

کنایت است از بدل پس تائب لازم کند بر نفس خود ترک دنیا

مراد بدل پس تائب کو واجب ہے کہ ترک دنیا کرے

وَإِخْتِيَارِ الْوَحْدَةِ وَبَدَلَ الْمَالِ لَهُ يَا أَسْمَدَ الدِّينِ

و اختیار تنہائی و خرچ کردن مال اے احمد دین را

وحدت اختیار کرے اور مال کو راہ خدا میں شمار کرے اور الہام ہوا

ثَلَاثَةٌ أَحْرَفُ الدَّالِ الْيَاءُ وَالنُّونُ فَالدَّالُ عِبَارَةٌ

تہ حرف است وال و یار و نون پس وال کنایت است

اے احمد دین کے تین حرف ہیں وال ہے نون پس وال سے مراد دو بیٹے

عَنِ الدُّنْيَا وَالذَّرَجَةُ وَالْيَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْبِرِّ وَ

از قربت و مرتبہ و یا عبارت است از اسانی و

نزدیکی خدا اور درجہ اور بے سے بر ہے اور

النُّورِ عِبَارَةً عَنِ النَّبِيِّ فَمَنْ أَخْلَصَ دِينَ لِلَّهِ فَقَدْ

نون کنایت است از یافتن مرتبہ پس کر سیکہ باخلاص کرو دین خود را برای خدا پس تحقیق

نون سے نیل یعنی پانا مرتبہ کا پس جس کسی نے اپنے دین کو خالص کیا اللہ

أَعْطَى الدَّرَجَةَ مِنَ الثَّوَابِ لَهُ يَا أَحْمَدُ الشُّكْرُ شُكْرٌ أَنْ

داد شود مرتبہ از ثواب اے احمد شکر و شکر است

کیوں سطر اسکو ثواب کے درجے دئے جاتے ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد شکر دو ہیں

شُكْرٌ عِنْدَ وَجَدَانِ النِّعْمَةِ وَشُكْرٌ عِنْدَ فَقْدِ النِّعْمَةِ

پہلے شکر نزد یافتن نعمت است و دوم شکر نزد کم شدن نعمت

ایک شکر نعمت پانے کے وقت دوسرا نعمت جانے وقت

فَالْأَوَّلُ شُكْرُ الْعَوَامِ وَالثَّانِي شُكْرُ الْخَوَاصِّ يَا أَحْمَدُ

پس شکر اول شکر عام مردم است و دوم شکر مردان خاص اے احمد

اول شکر عوام ہے دوسرا خاص کا اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْمَرَضِ مَضَارٍ مَضَاهِمٌ وَمِنْ مَضَاهِمِ الظَّاهِرِ مَضَاهِمٌ مَضَاهِمٌ

بیماری دو بیماری ست بیماری ظاہر و بیماری باطن اما بیماری ظاہر پس ازوست

مرض دو ہیں ایک مرض ظاہر دوسرا مرض باطن ظاہر وہ ہے جو جوارح

وَالْأَعْضَاءِ كَالصَّدَائِعِ وَالْحَمَى وَسَائِرِ الْأَقْسَامِ فَيَدْوِيهَا الْأَطِبَاءُ

وہمہ اعضا است مثل درد و تپ و ہمہ اقسام مرض پس علاج او طبیب میکنند

اور اعضا میں پیدا ہونے مثل درد اور بخار اور تمام امراض کے اسکا علاج طبیب کی ہوتی ہیں

وَأَمَّا مَرَضُ الْبَاطِنِ فَهُوَ فِي الْقَلْبِ كَالْحَسَدِ وَالْحَقْدِ

و اما مرض الباطن پس آن در دل است بچومد و کینه

اور مرض باطن وہ ہے جو دل میں پیدا ہوتے مثل حسد اور کینہ اور

وَحُبُّ الدُّنْيَا وَالْوَسَاوِسُ فَلَا يَعَالِجُهَا إِلَّا الْمَشَايِخُ

و دوست داشتن دنیا و وسوسہاے شیطانی پس کند علاج آجہا مگر مشایخ

جب دنیا و وسوسوں کے اس کا علاج مشایخ کرام ہی کرتے ہیں

الْكَرَامُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الصَّوْمُ صَوْمَانِ صَوْمِ الْعَوَامِ

بزرگ اے احمد روزہ دو روزہ است روزہ عام مردم

اور الہامی اے احمد روزے دو ہیں روزہ عوام اور

وَصَوْمِ الْخَوَاصِّ فَصَوْمِ الْعَوَامِ الْأَمْسَاكِ عَزَا كُلِّ

و روزہ خاص مردم پس روزہ عام امساک کردن است از خوردن

روزہ خاص کا عوام کا روزہ کھانے پینے اور جماع اور منہیات سے

وَالشُّبُّ وَالْجَمَاعِ وَالنَّوَاهِي وَصَوْمِ الْخَوَاصِّ هُوَ امْسَاكُ

نوشیدن و جماع کردن و باز ماندن از نواہی و روزہ خاص ان ضبط کردن

باز رہنا ہے اور خواص کا روزہ مکروہات اور مٹا ہی سے

الْخَوَاصِّ الْخَمْسَةِ مِنَ الْمَكْرُوهَاتِ وَالْمَلَاهِي وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

خواص پنج است از مکروہات و ساڑہائے سردای احمد

خواص خمسہ کو روکنا ہے بمذہبی چیزوں اور سردوی اور الہامی ہوا کہ اے احمد

الْعُلَمَاءُ أَشْرَفُ النَّاسِ وَالْفُقَرَاءُ أَشْرَفُ الْأَشْرَفِ

عالیان اشرف آدمیان اند و فقیران برتر اشرف اند

علماء اشرف الناس ہیں اور فقراء اشرف الاشراف ہیں

الْأُمْرَاءُ عَسَدُ الزَّمَانِ وَالْعُلَمَاءُ جِنْدُ اللَّيْلِ وَالْفُقَرَاءُ

امراء شکر زمانہ اند و عالمان شکر شب اند و فقیران

امراء شکر زمانہ کے ہیں اور علماء شکر رات کے ہیں اور فقیر

مَقْدَمَةٌ الْجَيْشِ لَهُ يَا أَحْمَدُ إِنْ كُنْتَ عَالِمًا فَصِيحَةٌ

پیشواے لشکر اند اے احمد اگر ہستی تو عالم خوش کلام

مقدمتہ الجیش ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر تو عالم فصیح البیان ہے

الْكَلَامُ لَا تَفْخَرُ بِهِ وَإِنْ كُنْتَ تَزَاهِدًا فِي الْحَلَالِ

مخزن بکن بان و اگر ہستی تو زہد کنی در حلال

تو اسپر مخزن کر اور اگر تو زہد ہے در میان حلال

وَالْحَرَامُ لَا تَفْخَرُ بِهِ وَإِنْ كُنْتَ شَاكِرًا بِنِزَالِ الْفَخْرِ

و حرام مخزن بکن بان و اگر ہستی تو شکر گزارند بہ بیان آدمیاں مخزن

حرام کے تو اسپر بھی مخزن کر اور اگر تو شاکر ہے آدمیوں میں تو اسپر مخزن کر

بِهِ لَكِنْ وَلَوْ كُنْتَ فَقِيرًا حَقِيرًا مَسْكِينًا إِفْخَرُ هَذَا

بان و لیکن اگر باشی فقیر بقدر و مسکین مخزن کن این را

و لیکن اگر تو فقیر حقیر مسکین ہے تو اسپر مخزن کر

أَفْخَرُ هَذَا وَوَلَهُ يَا أَحْمَدُ

مخزن کن اندر اے احمد

اور مخزن کر الہام ہوا کہ اے احمد

عَارِ لِي وَمَا لِي بِجِلِّ عِنَاةٍ

عار نے کنڈاز فقر مگر آنکس کہ میل کند ہر مردے بعد

عالموں نے اس شخص کو جس کی طرف اللہ کی غنا کی وجہ سے ملے ہیں

إِنَّ الْفَقِيرَ شَجِيحٌ مَوْلَاةٍ

بد رستی کہ فقیر دوست دارد اور خداوند او

اور فقیر کو نولاد دوست رکھتا ہے

الْفَقْرُ فِي الْفَقِيرِ وَإِنَّمَا

فقر بزرگی فقیر است و تحقیق

فقیر کے لئے فقر فخر ہے مگر

إِنَّ الْغَنِيَّ حَكِيمٌ أَهْلُ الدُّنْيَا

بد رستی کہ تو نگر دوست دارد اور لاپل دنیا

اور غنی کو اہل دنیا دوست رکھتے ہیں

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ أَبَقَ الْعُلَمَاءُ فِي الْقُرْطَاسِ وَالْأَنْفَاسِ وَخَرَجَ الْفُقَرَاءُ

اے احمد اگر باقی مانند عالمان کاغذ و نفسہا و برآمدہ اند فقیر آن

اے احمد باقی رہتے ہیں عالم قرطاس اور انفس میں اور نکلتے ہیں فقیر

مِنَ الْأَنْفَاسِ وَالْقُرْطَاسِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْفُقَرَاءُ بَيْنَ

از نفسہا و کاغذ اے احمد فقیر میاں

انفس اور قرطاس سے اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر عالموں میں

الْعُلَمَاءِ كَالْبَدْرِ بَيْنَ كَوَاكِبِ السَّمَاءِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

عالمان بچو ماہ تمام میان ستارگان آسمان اے احمد

ایسا ہی جیسے چودھویں رات کا چاند ستاروں میں اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمٌ كَسْبِيٌّ وَعِلْمٌ عَطَائِيٌّ فَالْكَسْبِيُّ الِجْتِهَادِيُّ

علم دو علم است علم کسی است و علم عطائیت پس کسی آنت کہ حاصل نشود

احمد علم دو ہیں کسی اور عطائی کسی بغیر تعلیم اور تکرار اور استظهار کے

لَا يَأْتِي التَّعْلِيمَ الشُّكْرُ إِلَّا بِالسُّبْحِ وَالْمُحَامَدِ وَالْعَطَائِيُّ

مگر بخواندن و تکرار کردن و طلب ظاہر کردن و علم عطائی

حاصل نہیں ہوتا اور عطائی حاصل ہوتا ہے

مَوْهَبَةٌ الْوَهَّابِ الْعَلَمُ الْغَفَّارُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْعَالِمُ

بخشش خدائی کہ بسیار بخشندہ و بسیار دانا و بسیار مغفرت کنندہ اے احمد دانشمند

موہبت و ہاب علام غفار سے اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم

صَاحِبُ الْبَحْثِ وَالْمَقَالِ وَالْفَقِيرُ صَاحِبُ الْوَقْتِ

صاحب بحث و گویائی و فقیر صاحب وقت و حال است

صاحب بحث و مقال ہے اور فقیر صاحب وقت و حال ہے

وَالْحَالُ لَهُ يَا أَحْمَدُ الْفَقْرُ ثَلَاثَةٌ أَحْرَفُ الْفَاءِ وَالْقَافُ وَالرَّاءُ

اے احمد فقر ۳ حرف است فا و قاف و راء

اور الہام ہوا کہ اے احمد فقر کے تین حرف ہیں فے قاف رے

فَالْفَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْفَنَاءِ وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرْبِ

پس فاء عبارت است از فنا و قاف کنایت است از نزدیکی

فے سے مراد فنا ہے اور قاف سے قریب اور

وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرْبِ وَالرَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الرَّوِيَّةِ

وقاف کنایت است از نزدیکی و راء کنایت است از رویت

اور راء سے رویت

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْفَقْرُ مَعْظَمٌ يَرِغَبُ فِيهِ الْأَقْوِيَاءُ وَلَا يَرِغَبُ

اے احمد فقر چیسزی عظیم است رغبت میکند دران مردان قوی بہت رغبت میکند

اور الہام ہوا کہ اے احمد فقر بہت بڑی چیز ہے اسکی طرف رغبت قوی لوگ کرتے ہیں

عِنْدَهُ إِلَّا الضُّعْفَاءُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْفَقْرُ مَكْرَمٌ يَبَاهِي

ازو مگر مردان ضعیف اعتقاد اے احمد فقر گرامی دارد کہ فخر میکند

اور ضعیف لوگ اس سے موہنہ موڈتے ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد فقر گرامی ہر فخر کرتے

بِهِ الْفُقَرَاءُ وَيَسْتَنْكِفُ مِنْهُ الْأَغْنِيَاءُ الْفَقْرُ شَرَفٌ

بان فقیر آن و روگردانند ازو تو انگران فقر شرفی دارد

ہیں اس سے فقیر رد کرتے ہیں اسکو تو انگر اور امیر اور فقیر میں ایسی

يَتَوْلَدُ مِنْهُ الصَّلَاحُ وَالْعِفَّةُ وَالزُّهْدُ وَالْوَارِعُ

پیدا شود ازو صلاح اعمال بیگ و پاک و زہد و پرہیزگاری

شرافت ہے کہ اس سے صلاح عفت زہد و وارع

وَالتَّقْوَى وَالطَّائِعَةُ وَالْعِبَادَةُ وَالْجُوعُ وَالْفَاقَةُ

تقوی و عبادت و پرستش و گرسنگی و فاقہ

تقوی طاعت عبادت جوع فاقہ

وَالْمَسْكَنَةُ وَالْقَنَاعَةُ وَالْمَرْوَةُ وَالْفِتْوَةُ وَالرِّيَازَةُ

مسكنت وصبر ومرت وجوانمردی وریانت

سكنت قناعت مروت فتوت ریانت

وَالصِّيَانَةُ وَالْأَمَانَةُ وَالسَّهْرُ التَّهَجُّدُ وَالْحَضْوَعُ

و نگاهبانی و امانت و شب بخیزی و بیدار شدن آخر وقت و نماز

صیانت امانت سهر تهجد حضوع

وَالْحَشْوَعُ وَالتَّوَاضُّعُ وَالتَّحَمُّلُ وَالتَّكْوَمُ وَالعَفْوُ

و خوف انکاری و ادب و برداشت و نظم عفو و

خشوع تواضع تحمل نظم عفو

وَالْإِعْمَاضُ وَالْإِشْفَاقُ وَالْإِنْفَاقُ وَالْإِثَارُ وَالْإِطْعَامُ

چشم فرو بردن و شفقت کردن و دادن چیزی و کسی دادن و طعام خوردن

اعماص اشفاق انفاق اثار اطعام

وَالْإِخْلَاصُ وَالْإِنْقِطَاعُ وَالْإِنْفِصَالُ وَالصِّدْقُ

و اخلاص کردن و شکستن دوستی و جدائی کردن و راستی

اعلاص انقطاع انفصال صدق

وَالصَّبْرُ وَالتَّشْكُرُ وَالتَّحِلُّمُ وَالتَّصَفَاءُ وَالتَّرِيضَاءُ

و صبر و شکر و بردباری و صفا و رضامندی و

صبر شکر علم صفا رضا

الْحَيَاءُ وَالْبَذَلُ وَالْجُودُ وَالسَّخَاوَةُ وَالْحَشِيَّةُ وَالْخَوْفُ

دشمن و بخشش جود و سخاوت و ترس و خوف

حیا بذل جود سخاوت خشیت خوف

وَالرَّحَاءُ وَالْمَدَامَةُ أَوْ مَدَامَةٌ وَالْمَعَامَلَةُ وَالتَّوْحِيدُ وَالتَّهْذِيبُ

و امید و دامت نیکی و معامله نیک کردن و خدایکی یقین و دانستن پاک کردن اخلاق

رحبا مداومت معاملت توحید تهذیب

وَالتَّحْرِيكُ وَالرِّيَاضَةُ وَالمَجَاهِدَةُ وَالمَحَاسِبَةُ وَالمِرَاقِبَةُ

و حرکت و پرهمیزگاری و کوشش کردن و حساب جمال خوب کردن و مراقبه کردن

تحریک ریاضت مجاهده محاسبه مراقبت

وَالتَّفْرِيدُ وَوَقَارُ وَالمُوَاسَاةُ وَالعِنَايَةُ وَالرِّعَايَةُ

و تنها بودن و باحرمت بودن و یکران دانستن و باعنایت رعایت

تفرد و وقار و مواساة عنایت رعایت

وَالْحِقَارَةُ وَالتَّشْفَاعَةُ وَالتَّلَطُّفُ وَالتَّكْرَمُ وَالفِرْكَ

و فردگی و شفاعت و لطف و کرم و تنگ

حقارت شفاعت لطف کرم تنگ

وَالسُّكْرُ وَالتَّذَكُّرُ وَالحَرَمَةُ وَالتَّأْدِيبُ وَالعِصْمَةُ

و بے خودی و یادحق و گرامی و ادب و پاکی

سکر تذکر حرمت ادب عصمت

وَإِحْتِرَامٌ وَالطَّلَبُ وَالرَّغْبَةُ وَالْعِبْرَةُ الْبَصِيرَةُ

وہرزگی وطلب و میل و ترس و بینائی

احترام طلب رغبت عبرت بصیرت

وَالْيَقِظَةُ وَالْحِكْمَةُ وَالْهَيْبَةُ وَالْمَعْرِفَةُ وَالْخِدْمَةُ

و بیداری و حکمت و ہمت و دانائی و خدمت

بیداری حکمت ہمت معرفت خدمت

وَالسَّلِيمُ وَالتَّقْوِيضُ وَالتَّوَكُّلُ وَالتَّبْتُلُ

و سروتی و تقویض و توکل کردن و قطع کردن

ستیم تقویض توکل تبطل

الثِّقَّةُ وَالْغِنَاءُ وَالْإِسْتِقَامَةُ وَحَسَنُ الْخَلْقِ

ثقافت و توانگری و دامت کردن بعمل نیک و نیک خوئی

ثقافت غنا استقامت حسن خلق یہ سب اوصاف پیدا ہونے

وَكُلُّ فَقِيرٍ وَجِدَاتٍ فِيهِ هَذِهِ الصِّفَاتُ سُمِّيَ

و ہر فقیری کہ یافتہ شود درو این صفت ہا کہ مذکور شدن

ہیں اور جس فقیر میں یہ صفتیں پائی جائیں اس کا نام

فَقِيرًا كَامِلًا وَإِذَا فَقِدَاتٍ لَمْ يَسْمَوْ لَهُ يَا أَحْمَدُ

او فقیر کامل است و اگر نباشد چنان لگو اور فقیر کامل اے احمد

فقیر کامل ہے اور جس میں نہ پائی جائیں اس کا نام فقیر نہیں اور الہام

مَنْ أَحَبَّ الْمَشَافِحَ كَانَتْ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ

کسی کہ دوست دار و مشافح رہا باشد با ایشان در مقام اعلیٰ روز قیامت و بہر کہ

کہ اے احمد جو شخص مشافح کو دوست رکھتا ہے وہ انکے ساتھ قیامت میں ہوگا

أَبْغَضَهُمْ حَسِرَ صَاحِبُ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ وَلَكِنِّي الْحَمْدُ

عداوت کند با ایشان قریب باشد بحسرت و ندامت اے احمد

اور جو کوئی ان سے عداوت رکھتا ہے وہ قیامت کے دن صاحب حسرت اور ندامت ہوگا

مَحَبَّةَ الْفُقَرَاءِ مِنَ الْمَخْجِيَّاتِ وَعَدَاوَتِهِمْ مِنَ الْمُهْلِكَاتِ

دوستی فقیران از اعمال نجات دہندہ است و عداوت با ایشان از ہلاک کنندہ ہا است

الہام ہوا کہ اے احمد محبت فقروں کی نجات دلائیوالی ہے اور دشمنی انکی ہلاک کرئیوالی ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْفُقَرَاءُ أَمْرَاءُ الْمُلُوكِ وَالسَّلَاطِينِ

اے احمد فقیران بادشاہان ملوکان و شاہانند

اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر بادشاہوں اور سلاطین کے بادشاہ ہیں

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْفُقَرَاءُ أَرْبَابُ الْقُلُوبِ الْفُقَرَاءِ تَارِكُوا

اے احمد فقیران صاحب دل اند فقیران گمراشتہ اند

اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر صاحب دل ہیں اور فقیر راہتوں کو

الرَّحَاتِ وَقَابِلُوا الْبَلِيَّاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْفُقَرَاءُ

راحتہارا و قبول کروند بلا ہارا اے احمد فقیران

چھوڑ نیوالے ہیں اور بلاؤں کو قبول کرنے والے اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر

لَا يَخَافُونَ الْمَلَائِكَةَ وَيَنْظُرُونَ أَثْقَلَ الْعِزَامَةِ

تھے ترسند از فرشتگان وے سیند گران عزمت را

فرشتوں سے خوف نہیں کرتے اور نظر کرتے ہیں بھاری سے بھاری عزامت کھلے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ جَالِسِ الْمَسَاكِينِ وَالْفُقَرَاءِ وَدِعِ الْأَعْيَاءِ

اے احمد بنشین یا مساکین و فقیران و ترک کن اسیچران

اور الہام ہوا کہ اے احمد غریبوں اور مسکینوں میں بیٹھ اور امیروں

وَالرُّؤْسَاءِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لَعْمَرَأَى أَنْ الْفُقَرَاءَ قَطَعُوا

ور یساں اے احمد سو کند عمر من بدرستی کہ فقیران پیشگی کر وہ

اور رؤسوں کو چھوڑ اور الہام ہوا کہ اے احمد تم ہے مجھ کو اپنے عمر کی کہ فقیروں نے قطع کیا

الْمُرَاحِلَ بَلَّغُوا الْمَنَازِلَ وَوَجِدُوا مَا طَلَبُوا فَاسْكَبُوا

از قافلہ رسیدند بہتر لہا و یافتند آنرا کہ طلب کو بند پس خاموش

مراحل کو اور پہنچے منازل کو اور پایا جسکو طلب کرتے تھے پس خاموش

فِي مَقْعِدِ الْأَنْسِ بِإِلَّهِ لَعْمَرَأَى أَنْ الْفُقَرَاءَ أَجْبَاءُ

شدند در مقامے کہ محبت دارند بخدا متعالی سو کند عمر من تحقیق فقیران دوستان

ہوے مقام انس و محبت خدا میں تم ہے مجھ کو اپنے عمر کی کہ فقیر اللہ کے دوست

اللَّهُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْوَالِي مَوْصُوفٍ بِأَوْصَافِ

خداوند اے احمد ولی ستودہ شدہ بعفتہا

میں اور الہام ہوا کہ اے احمد ولی موصوف ہیں اوصاف نبی سے

النَّبِيِّ لِأَنَّ لِلْوَلِيِّ كَرَامَةً وَلِلنَّبِيِّ مَعْجَزَةً فَالْوَلِيُّ

نبی برائے آنکہ مروے را کرامت ہاست و مرنبی را معجزہ است پس ولی را بیاید
کیونکہ ولی کے واسطے کرامت اور نبی کے واسطے معجزہ ہے پس ولی

يُخْفِي الكَرَامَةَ وَالنَّبِيُّ يَظْهَرُ المَعْجَزَاتِ لِأَنَّ

پنہان دارد کرامت را و نبی ظاہرے کند معجزہ را برائے آنکہ ولی
پوشیدہ کرتا ہے کرامت کو اور نبی ظاہر کرتا ہے معجزہ کو کیونکہ ولی کو دعویٰ کا

مَا أَمْرٍ مِنَ الدَّعْوَى وَالنَّبِيُّ أَمْرٌ بِهَا وَكَه

حکم کردہ شدہ است از دعویٰ و نبی را حکم کردہ شدہ ان اے
امر نہیں کیا گیا اور نبی کو دعویٰ کا حکم کیا گیا ہے اور الہام ہوا کہ

يَا أَحْمَدُ مَنِ اخْتَارَ الشُّهُرَةَ يَأْكُرُ وَمَنِ اخْتَارَ

احمد کسے کو اختیار کند شہرت را رنج بیند و کسے کو اختیار کند
اے احمد جو شہرت کو اختیار کرتا ہے الم پاتا ہے اور جو گمنامی کو اختیار کرتا ہے

الْخُمُولَةَ يَسْلِمُ صَاحِبُ الشُّهُرَةِ مَهْلُومٌ

گم نامی سلامت باشد خداوند شہرت اندوگین باشد
سلامت رہتا ہے صاحب شہرت مہوم ہے

وَصَاحِبُ الخُمُولَةِ مَعْضُومٌ مَنْ كَانَ أَشْهُرًا

و صاحب گم نامی پاک است کسے کہ باشد مشہور تر
اور صاحب گمنامی معضوم ہے جو مشہور زیادہ ہوتا ہے

النَّاسِ كَانَ أَكْبَرَ نِقْمَةً وَمَنْ كَانَ أَجْمَلَ

آدمیان باشد بیشتر برنج و کسے کہ باشد کم نام تر

وہ اکثر رنج میں ہوتا ہے اور جو کم نام

النَّاسِ كَانَ أَكْثَرَ رَاحَةً وَلَهُ يَا أَحْمَدَ الْفَقْرَاءُ

مردمان بیشتر راحت اے احمد فقیران

زیادہ ہوتا ہے وہ اکثر راحت میں ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر

عِنْدَ أَصْحَابِ النَّفُوسِ صَغِيرٍ وَعِنْدَ رَبِّ

نزدیک یاران نفسها حقیرند و نزد خداوندان

اہل نفس کے نزدیک حقیر ہیں اور اہل دل کے

الْقُلُوبِ كَبِيرٍ وَلَهُ يَا أَحْمَدَ الْفَقْرُ

دلہا بزرگ اند اے احمد فقر

نزدیک بزرگ ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد فقر

فَقْرَانِ فَقْرٌ حَرُورِيٌّ وَفَقْرٌ اخْتِيَارِيٌّ

دو فقراند فقر ضروری است و فقر اختیاری است

رو ہیں فقر ضروری اور فقر اختیاری

فَالضَّرُورِيُّ إِذَا آتَى بِهِ إِنْسَانٌ لَا يَصْبِرُ

پس ضروری آنکہ چون بیاید بدان فقر آدمی صبر نکلند

پس فقر ضروری جب انسان پہ آتا ہے تو اسکی شدت پر صبر نہیں کر سکتا

عَلَى سِدَاتِهِ وَيَكْشِفُ عَنِ عَسْرَاتِهِ وَكَلَّةً

برسختی اور واشکار کند از شدت او اسے

اور اسکی تکلیف کو ظاہر کرتا ہے اور الہام ہوا کہ اسے

يَا أَحْمَدَ الْفَقْرَ فَقْرَانِ فَقْرٍ سَوَادٍ الْوَجْدِ فِي

احمد فقر دو فقرند فقر سیاہی روئے در ہر دو جہاں

احمد فقر دو ہیں ایک فقر سواد الوجہ

الدَّارَيْنِ وَفَقْرٍ بِيَاضٍ الْوَجْدِ فِي الدَّارَيْنِ

و فقر روشنائی روی ہر دو جہاں است

فی الدارین دوسرا بیاض الوجہ فی الدارین

أَمَّا الَّذِي هُوَ سَوَادُ الْوَجْدِ فَهُوَ فَقْرٌ

اما آنکہ اوسیا ہے روی است پس آن فقر است

پس دو فقر جو دو جہانوں کی رو سیاہی ہے وہ فقر ہے

يَأْتِي بِالْكَفْرِ وَالطَّغْيَانِ وَأَمَّا الَّذِي هُوَ

کہ ہے آرد کفر وعصیان اما آنکہ او

کہ کفر و طغیان کی طرف لاتا ہے اور وہ فقر جس میں سرفرازی

بِيَاضِ الْوَجْدِ فَقَدْ يَجْعَلُ رِضَاءَ الرَّحْمَنِ

روشنائی ہی ست پس تحقیق سے کند رضامندی خدائے

دونوں جہاں کی ہے وہ رضائے رحمن کی طرف کہینتا ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ حَقَّرَ الْفَقِيرَ فَهُوَ كَرِيمٌ

اے احمد ہر کہ حقارت کند بفقیر پس او خوارست

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو فقیر کو حقیر سمجھے وہ کریم ہے

وَمَنْ عَظَّمَ الْفَقِيرَ فَهُوَ كَرِيمٌ تَعْظِيمُ الْفَقْرَاءِ

وہر کہ کبریٰ نماورد فقیرا پس اور بزرگ است تعظیم کردن فقیرانرا

اور جو فقیر کو عظیم سمجھے وہ کریم ہے تعظیم فقرار کی عادت

مِنْ شِيمِ الْكِرَامِ وَتَحْقِيرِهِمْ مِنْ عَادَاتِ

از احساق ہائے بزرگانست وحقارت ایشان از عادت ہا

بزرگون کی ہے اور تحقیر انکی کمینوں کی خصلت ہے

الْيَأْمُرُ الْفَقِيرَ بِمُؤَدِّبٍ وَمَهْدَابٍ

کمینہ بدرستی کہ فقیر آداب کردہ شدست و آراستہ شدہ

فقیر صاحب ادب اور تہذیب

وَمَبْجَلٍ وَمَعْظَمٍ وَمَكْرَمٍ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

و شرف دادہ شدہ و گرامی کردہ شدہ اے احمد ہر کہ

اور شرف اور تعظیم و تکریم ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ حَقَّرَ الْفَقْرَاءَ أَحْقَرًا فِي الْوَارِي وَمَنْ

حقارت کند فقیرانرا حقارت کردہ شود در خلق

جو فقیر کو حقیر سمجھے وہ خلقت کی نظر میں خود حقیر ہو جاتا ہے اور

عَظَمَ الْفُقَرَاءَ فَهُوَ يَعْظُمُ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ

فقیران را پس او گرامی کر وہ می شود اسے احمد

جو فقیر کو بزرگ سمجھے اسکی تعظیم ہوتی ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد

الْفَقِيرَ إِذَا أُوذِيَ غُفِرَ وَإِذَا ابْتُلِيَ صَبِرَ

فقیر و قینکہ رنجانیدہ شود آمرزیدہ گردد و وقتکہ مبتلا کر وہ شو صبر دادہ شود

فقیر جب ایذا دیا جاتا ہے تو بخشا جاتا ہے اور جب مبتلا کیا جاتا ہے

أَخْلَاقُهُ سَيِّئَةٌ وَأَعْمَالُهُ مَرْضِيَّةٌ قَوْلُهُ

خلق اور روشن باشد و عملها او مقبول باشد و سخن او

تو صبر دیا جاتا ہے فقیر اخلاق روشن ہوتے ہیں اور اعمال مقبول ہوتے ہیں قول

صِدْقٌ وَفِعْلُهُ رِفْقٌ أَكَلَهُ قَلِيلٌ وَجِسْمُهُ

درست و کار او خوش خوردن او اندک و تن او

اسکا سچا ہوتا ہے اور فعل اچھا ہوتا ہے اور کھانا فقیر کا قلیل اور مقوڑا ہے اور جسم

فَرِيْلٌ لِبَاسُهُ التَّقْوَى وَمَقْصُودُهُ الْمَوْلَى

لاغر لباس او تقوی و مقصود او خداست

دبلا پتلا ہوتا ہے لباس اسکا تقوی ہے اور مقصود مولی ہے

وَكَهْ يَا أَحْمَدُ ذِكْرُ الشَّيْخِ فِي الْكَلَامِ كَالْمَلِجِ

اسے احمد یاد کردن شیخ در حکایت همچونک

اور الہام ہوا کہ احمد شیخ کا ذکر کرنا کلام میں ایسا ہے جیسا نمک

فِي الطَّعَامِ أَوْ كَالنُّورِ فِي الظُّلَامِ أَوْ كَرُوحٍ

در طعام یا همچون نور است در تاریکی یا همچون روح

طعام میں یا جیسے نور ظلام

فِي الْأَجْسَامِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الشَّيْخُ أَمِيرٌ وَالْمُرِيدُ

در تنہا اے احمد شیخ امیرکنندہ است

اجسام میں اور الہام ہوا کہ اے احمد شیخ امیر ہے اور مرید

مَامُورٌ أَمْرٌ مَرِيدٌ مَنْ لَا يَرِيدُ إِلَّا مَا يَرِيدُ

و مرید امر کردہ شدہ مرید آن است کہ ارادہ نکند مگر آنچه ارادہ دارد

مامور ہے مرید وہ ہے جسکا ارادہ شیخ کے ارادہ کے تابع ہو

شَيْخُهُ أَيُّهَا الْمُرِيدُ احْفَظْ مَا لَقِّنَكَ الشَّيْخُ

شیخ او اے مرید یاد دار چیز ہر ایک کہ اموختہ است ترا شیخ

اے مرید جس چیز کو شیخ تلقین کرے او سکو نگاہ رکھ اور

فَاعْمَلْ بِهَا مَا دَمَّتْ حَيَاةُهَا الْمُرِيدُ لَوْ تَخَالَفَ

پس عمل بآن کن تا وقتے کہ تو زندہ است اے مرید اگر خلاف

اوسپر ہمیشہ جب تک زندگی ہے عمل کر اے مرید اگر تو شیخ کی مخالفت

الشَّيْخِ قَوْلًا أَوْ فِعْلًا لَا تَكُوزِ حَسَنَ الْإِرَادَةِ

فرمودہ شیخ کہنی از روی قول یا فعل بنا شئی تو بہ نیک ارادہ

کرے گا قولا و فعلا تو حسن ارادہ کے سے

أَهْلًا وَزِينًا ظَاهِرًا بِالْمَحَاسِنِ وَعَالِمًا بِالْمُرَاقِبَةِ

منزوار و آراستہ کن ظاہر خود بخوبی و علاج کن مراقبہ

اے مرید آراستہ کر ظاہر کو نیکیوں سے اور علاج کر بدیوں کا مراقبہ سے

شَعْرًا مِثْلَ الْمُرِيدِ حِجَابٌ فَحَلَقَهُ فِي الْإِرَادَةِ

موتے سر مرید پر وہ است پس تراشیدن آن در ارادت

سر کے بال مرید کے لئے حجاب ہیں انکا منڈانا ارادت کی رو سے

صَوَابٌ وَ لَهُ يَا أَحْمَدُ أَكْثَرَ السَّرِّ فِي قَلْبِكَ

نیک است اے احمد پوش سر در دل خود

صواب ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اسرار کو دلیں

كَأَنَّ بَرَّاءَ لَيْسَ قَلْبُكَ مَخْزَنَ الْأَسْرَارِ وَ لَهُ

مثل پاکان و نیت دل تو جائے خزانہ اسرار اے

مثل ابرار کے چھپا ورنہ قلب تیرا مخزن اسرار نہیں ہے اے

يَا أَحْمَدُ يَنْبَغِي لِلْمُرِيدِ أَنْ يَشْتَغَلَ بِالذِّكْرِ

احمد مے شاید مرید را آنکہ مشغول شود بذكر ہا

احمد مرید کو لائق ہے اذکار میں مشغول ہوے اور رات دن

وَأَنْ لَا يَتْرُكَ أَوْرَادَ اللَّيَالِي وَالنَّهَارِ يَنْبَغِي

و آن کہ ترک نکند ورو ہائے شبہا و روز ہارا سزاوار

کے جو وظیفہ ہیں انکو بچھوڑے اور مرید کو چاہیے کہ آنکھوں کو بندے اور کانوں کو

لِلْمُرَايِدِ أَنْ يَعْطَى عَيْنَهُ وَيَصْمُ أذُنَهُ وَيَقْطَعَ لِسَانَهُ

مرمیرا آنکہ پوشد چشم خود را و کر کند گوشش خود را و بزبان خود را
گنگ کرے اور زبان کو قطع کرے

وَيَعْرِى رِجْلَهُ وَيَنْظُرُ بِالْأَعْيُنِ وَيَسْمَعُ بِالْأُذُنِ

ولنگ کند پائے خود را و بہ بیند بے چشم و بشنود بغیر گوش
اور پیروں کو لنگڑا کرے اور بغیر آنکھ کے دیکھے بغیر کان کے

وَيَنْطِقُ بِاللِّسَانِ وَيَأْخُذُ بِالْيَدِ وَيَمْسِي بِالرِّجْلِ

و سخن کند بغیر زبان و بگیرد بغیر دست و روان شود بغیر پائے
سنے اور بغیر زبان کے بولے اور بغیر ہاتھ کے پکڑے اور بغیر پیر کے چلے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ يَنْتَبِعِي لِلْمُرَايِدِ أَنْ يَنْسِلَخَ مِنْ

اے احمد سزاوار است مرمیرا آنکہ ہر آرد خود را
اور الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو چاہئے

النَّفْسِ لِيَصِيرَ خَيْرَ كَرْنٍ وَالْأَنْسِ يَا أَحْمَدُ

از نفس تا بشود بہترین جن و انس اے احمد
کہ نفس سے جدا ہوتا کہ مرتبہ اسکا جن و انس سے بڑا ہوا اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ افْتَرَى عَلَى الشَّيْخِ أَوْ عَلَى الْخَلِيفَةِ كَذَا فَهُوَ

ہر کہ تہمت کند بر شیخ یا بر خلیفہ از روئے دروغ پس
جو شیخ یا خلیفہ پر افترا باندھے پس

خَاسِرٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ

اوپر ابست در دنیا و آخرت اے احمد ہر کہ

تہمت و ہرے دنیا اور آخرت میں لڑے ہیں ہوا اور الہام ہوا کہ اے احمد

أَذَى الشَّيْخِ وَالْخَلِيفَةِ فَكُنَّا أَذَى اللَّهِ وَ

آر اردہ شیخ را یا خلیفہ را پس گویا کہ آزار داد خدا را و

جنے شیخ یا خلیفہ کو ستایا گویا اللہ اور رسول کو ستایا

وَرَسُولِهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا دَخَلْتَ بَيْتَ

رسول اور اے احمد وقتی کہ در آئے تو خانہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد جب تو کسی مشائخ کے مکان پر

أَحَدٍ مِنَ الْمَشَائِخِ فَلَا يَلْتَفِتُ يَمِينًا وَشِمَالًا

یک از مشائخ پس التفات کن جانب راست و جانب چپ

جاوے تو دائیں بائیں نہ دیکھنا چاہئے

وَظَاهِرًا اسَّكَ هَ غِيضًا عَيْنَيْكَ وَإِذَا اجْلَسْتَ

وسرنگون کن پوشیدہ چشم خود و چون نشینی پیش او

اسکی خدمت میں سر جھکا کر آنکھیں بند کر کے بیٹھا چاہئے

بَيْنَ يَدَيْهِ فَاحْضِرْ ذَهْنَكَ وَضِعْ أذُنَيْكَ

پس حاضر دار ذہن خود را و بنہ ہر دو گوش

اور اگر اسکے سامنے بیٹھے تو ذہن کو حاضر کرنا چاہئے اور

إِلَى كَلَامِ النَّاصِحِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا مَشَيْتَ

خود را بطرف نصیحت گو اے احمد وقتیکہ روان شوی

جو وہ فرماویں انکے کلام ناصح سنا چاہئے اور الہام ہوا کہ اے احمد جب چلو

مَعَ الشَّيْخِ فِي الطَّرِيقِ فَأَمْشِ خَلْفَهُ وَلَا

باشیخ در راہ پس روان شود پس او

شیخ کے ساتھ راستہ تو اسکے پیچھے پیچھے چلنا

تَمْشِ أَمَامَهُ وَيَمِينَهُ شِمَالَهُ مَرَاعَاةَ لِلْأَدَبِ لَهُ يَا أَحْمَدُ

مرد پیش او و جانب راست او و جانب چپ او برعایت ادب

آگے اور دائیں بائیں چلنا کیونکہ خلاف ادب ہے

مِنَ التَّفَتِّ بَيْنَ يَدَيِ الشَّيْخِ يَمِينًا وَشِمَالًا

ہر کہ بیند بحضور شیخ راست و چپا

اور جو شخص شیخ کے روبرو دائیں بائیں

وَلَمْ يَحْضُرْ ذَهْنَهُ فَقَدْ نَسَبَ إِلَى سُوءِ الْأَدَبِ

حاضر نہداشت ذہن خود را پس تحقیق نہت کرد بسوے بد ادب

دیکھے اور اپنے ذہن کو حاضر نہ کرے وہ بے ادب

وَفَاتَ مِنْهُ الْفَوَائِدُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الرَّادَةُ

وہر فائدہ یتبھائے نیک اے احمد مردودے

شمار کیا جاتا ہے اور وہ فوائد کو فوت کرتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد مردود

رِدَّتَانِ رِدَّةً فِي الشَّرِيعَةِ وَرِدَّةً فِي الطَّرِيقَةِ

دو مردودے است مردودے در شریعت و مردودے در طریقت

دو طرح کے ہیں مردود شریعت اور مردود طریقت

أَمَّا الرِّدَّةُ الْأُولَى فَهِيَ إِذَا خَرَجَ مُسْلِمٌ مِنْ

اگر مردودے اول پس آن وقتے کہ بیرون آمد مسلمان از

مردود شریعت اسکو کہتے ہیں کہ مسلمان ہو کر دائرہ اسلام سے نکل

الْإِسْلَامِ صَارَ مُرْتَدًّا فِي الشَّرِيعَةِ فَالرِّدَّةُ

سلمانے شود مردود در شریعت و مردودے

جائے اور مرتد ہو جائے

فِي الطَّرِيقَةِ إِذَا خَرَجَ مُرِيدًا مِنْ أَمْرِ الشَّيْخِ

در طریقت انت وقتیکہ کہ برآید مرید از سرمودہ شیخ

اور مردود طریقت اسکو کہتے ہیں کہ مرید ہو کر شیخ کا

فَهُوَ صَارَ مُرْتَدًّا فِي الطَّرِيقَةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

پس او شود مردود طریقت اے احمد

حکم نہ مانے اور امام ہوا کہ اے احمد

الْغَسْلُ غَسْلَانِ غَسْلِ الشَّرِيعَةِ وَغَسْلُ

غسل دو غسل اند غسل شریعت است و غسل

غسل دو ہیں غسل شریعت اور غسل طریقت غسل شریعت یہ ہے کہ

الطَّرِيقَةُ فَغَسَلَ الشَّرِيعَةَ أَنْ يُصَبَّ الْمَاءُ

طریقیت است پس غسل شریعت آنکہ بریزد آب

کہ سر پر اور تمام جسم پر پانی ڈالا جائے

عَلَى الرَّأْسِ وَسَائِرِ الْأَبْدَانِ وَغَسَلَ الطَّرِيقَةَ

بر سر و تمام بدنہا و غسل طریقیت

اور غسل طریقیت

بَارِضَاءِ الشَّيْخِ بَعْدَ الْعِصْيَانِ وَكَلَهُ يَا أَحْمَدُ

برضامندی شیخ است بعد از گناہان اے احمد

یہ ہے کہ بعد گنہ کرنے کے شیخ کو راضی اور خوشنود کیا جائے اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْوَضُوءَ وَوَضُوءَ الشَّرِيعَةِ وَوَضُوءَ

وضو دو وضو اند وضو شریعت است و وضو

وضو دو ہیں وضو شریعت اور وضو طریقیت وضو شریعت کا

الطَّرِيقَةَ وَوَضُوءَ الشَّرِيعَةَ فَغَسَلَ الْوَجْهَ

طریقیت وضو شریعت پس غسل روئے

اس طرح ہوتا ہے کہ مونہہ ہاتھ پاؤں دھوئے جاویں

وَالْيَدَيْنِ وَمَسَّحَ الرَّأْسِ وَغَسَلَ الرَّجْلَيْنِ

دو دست و مسح سر و شستن دو پائے

اور مسح کیا جائے کنو میں اور تالاب کے پانی سے

بِمَاءِ الْأَوْدِيَةِ وَالْأَبَارِ وَوَضُوءِ الطَّرِيقَةِ

آب تالاب وچاہا ووضو ووضو طریقت

اور وضو طریقت کا یہ ہے

هُوَ الْغَسْلُ وَالْمَسْحُ بِمَاءِ الْحَضْرَاءِ وَ

آن شستن و مسح کردن آب حضور و

کہ خدا کی بندگی میں حضور اور

الرَّغْبَةِ فِي طَاعَةِ الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

رغبت در عبادت خدا کہ قوی بسیار بخشندہ است اے احمد

رغبت کے پانی سے دلو غسل دیا جائے اور مسح کیا جائے البام ہوا کہ اے احمد

أَلْمَعْصِيَةِ دَاءٌ لَا دَوَاءَ لَهَا إِلَّا التَّوْبَةُ وَلَهُ

گناہ کردن دردیت کہ درمان ندارد مگر توبہ علاج اوست اے

گناہ ایسا مرض ہے جسکی کوئی دوا نہیں سوائے توبہ کے

يَا أَحْمَدُ التَّجْرِيدُ تَجْرِيدَانِ تَجْرِيدَانِ

احمد تنہائی دو تنہائی است تنہائی

اے احمد تجرید دو ہیں ایک تجرید صوری دوسری تجرید معنوی

صُورِيٌّ وَتَجْرِيدٌ مَعْنَوِيٌّ وَالصُّورِيٌّ

ظاہری و تنہائی باطنی و ظاہری

ایک تجرید صوری دوسری معنوی تجرید ظاہری

هُوَ اِنْ يُجْرَدَ الْجَسَدَ عَنِ الْكِسْوَةِ وَاللِّبَاسِ

انت کہ مجرود کند تن را از کسوت و پوشیدن فاخر

ظاہری یہ ہے کہ جسم کو کسوت اور لباس سے

هَذَا تَجْرِيدُ الْمُبْتَدِئِينَ وَالْمَعْنَوِيِّ هُوَ اِنْ يُجْرَدُ

ایں تجرید مبتدیان سے و تجرید باطنی آنکہ

مجرود کیا جاوے یہ تجرید مبتدیان کی ہے اور تجرید باطنی یہ ہے کہ

النَّفْسَ عَنْ صِفَاتِهَا الذَّمِيمَةِ وَعَادَاتِهَا

بازدارد وجود از صفاتہا ناشایستہ و عاداتہا

نفس صفت ذمہ سے اور عادات

الْقَبِيحَةِ فَهَذَا تَجْرِيدُ الْمُتَهِنِينَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

بد پس نیست مجرود شدن کاملان اے احمد

قبیح سے مجرود کیا جائے یہ تجرید متہنون کی ہے اے احمد

التَّجْرِيدُ عِنْدِي اِنْ تَجْرَدَ السَّالِكُ نَفْسَهُ

تہسائی نزد من اینست کہ مجرود کند دوندہ نفس خود را

میرے نزدیک تجرید یہ ہے کہ سالک اپنے نفس کو

عَنِ الْبَاسِ الشَّهَوَاتِ وَالْمَالِ الْوَفَاتِ

از پوشاک شہواتہا و الوفت گرفتہ شدہ

شہوات اور مالوفات سے

وَيُوجِبُهَا بِأَشَدِّ الرِّيَاضَاتِ وَالْمَجَاهِدَاتِ

و تکلیف و ہد اور اسخت پر نیز ہا و مشقتہا

مجرد کیے اور سخت سخت ریاضتوں اور مجاہدوں کے گرسنگی سے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ التَّفْرِيدُ أَنْ يُفْرِدَ الْقَلْبَ عَنْ

اے احمد تفرید اپنت کہ مجرد کند دل را از

بہو کرے اے احمد تفرید یہ ہے کہ سالک اپنے دل کو

جَمِيعِ الْمَخْلُوقَاتِ وَالْمَكْنُونَاتِ وَيَدْعُوهُ

جمع آفریدہ شدگان و پیدا شدگان و بخواند دل را

تمام مخلوقات اور مکنونات سے جدا کرے

إِلَى خَالِقِ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

بسوئے پیداکنده زمین و آسمان اے احمد

اور خالق اور ارض و سموات کی طرف لگائے اے احمد

فَوَائِدَ الْعَزَلَةِ سَبْعَةَ الْأَوَّلَى نِجَاةً

و نامد ہار گوشہ نشینی ہفت است تختیں خلاصی

عزت کے سات و نامدہ ہیں اول مخلوق کا پنجے سے نجات

الْمَخْلُوقِ مِنْكَ وَالثَّانِيَةَ غَطُّ الْعَيْنِ عَنْ نَظَرِ

منق از تو و دوم پوشش چشم از دیدن

دوسرے حرام پر نظر نہ پڑنا

الْحَرَامِ وَالثَّلَاثَةُ صِيَانَةُ الْأُذُنِ عَنْ سَمَاعِ

حرام و سیوم نگاہداشتن گوش از شنیدن

تیسرے جھوٹی باتیں کالون میں نہ پڑنا

الْبَاطِلِ وَالرَّابِعَةُ مَنَعُ اللِّسَانِ عَنِ الْغَيْبَةِ

دروغ و چہارم منع کردن زبانرا از غیبت

چوتھے غیبت سے زبان کارو کنا

وَاللُّغْوِ وَالْخَامِسَةُ الْإِسْتِغْنَاءُ عَنِ مَشْيِ

و پہودہ گوئی و پنجم تو نگرئی او مشی

پانچویں چلنے پھرنے سے بے پرواہ ہونا

الْقَدَمِ وَالسَّادِسَةُ دَوَامُ الطَّاعَةِ وَالْعِبَادَةِ

قدم و ششم ہمیشہ طاعت و عبادت کردن

چھٹے عبادت و طاعت ہمیشہ کرنا

وَالسَّابِعَةُ الْإِنْسُ بِاللَّهِ تَعَالَى وَكَهْ يَا أَحْمَدُ

و ہفتم محبت بخداے تعالیٰ اے احمد

ساتویں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہونا - اے احمد

السِّيَاحَةُ سِيَّاحَتَانِ سِيَّاحَةُ الظَّاهِرِ

مسافرت دو نوع ست مسافری ظاہر

سیاحتیں دو ہیں ایک سیاحت ظاہر کی

هِيَ أَنْ يَسِيرَ السَّالِكُ فِي الْمَفَاوِزِ

آنکے مسافری کند سالک در دیہہ ہا

دوسری باطن کی سیاحت ظاہر کی یہ ہے کہ سفر کرے سالک قصبوں

وَالْبِلَادِ وَيَقْطَعُ الْمَسَاجِلَ

وشہرہ ہا و بگڈرو قافلہ ہا

اور شہروں کا اور قطع کرے مراحل

..... وَالْمَنَازِلَ وَسِيَاحَةَ

ومنازلہا ومسافرت

اور منزلوں کو

الْبَاطِنِ أَنْ يَسِيرَ فِي الْقَلْبِ وَيَقْطَعُ مَا

پوشیدہ آنکے مسافرت کند در دل و بیدانچہ

اور باطن کی سیاحت یہ ہے کہ سفر کرے سالک قلب میں اور قطع کرے

نَبَتٍ فِيهَا مِنْ أَشْجَارِ الْوَسَاوِسِ وَالْهُوَاجِسِ

روئیدہ است در آن از درختان وسواس و ہوا و ہدی

اشجار ہوا جس اور وسواس کو جو دل میں او کے ہیں

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الصُّوْفُ ثَلَاثَةٌ أَحْرَفٌ فِي الصَّادِ

اے احمد صوف تہ حرف است صا د

اے احمد صوف کے تین حرف ہیں صا د

وَالْوَاوُ وَالْفَاءُ فَمِنْ الصَّادِ يَتَوَلَّدُ الصَّفَاءُ وَ

وواؤ و فاء پس از صاد پیدا شود صفائی دل

واو نے صاف سے پیدا ہوتی ہے

مِنَ الْوَاوِ يَتَوَلَّدُ الْوَفَاءُ وَمِنَ الْفَاءِ يَتَوَلَّدُ

وازاؤ پیدا شود وفا واز ف پیدا شود

واؤ سے وفا نے سے فنا

الْفَنَاءُ كُلُّ فَقِيرٍ فِيهِ هَذِهِ الصِّفَاتُ فَمِثْلُ

رہ ہر فقیر کیہ درو این صفات باشد است او

اور جس فقیر میں یہ صفات ہیں جاتی ہیں اسکو

بِالْفَقْرِ وَمَنْ لَيْسَ الصُّوفُ لِلشَّهْوَةِ وَالزُّيْنَةِ

بہرہ یا بد فقر و کسے کہ پوشیدہ صوف را برائے شہوت و زینت

فقیری کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے اور جو فقیر صوف کو شہرت اور زینت

فَلْيُبِكْ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَرَادَ قَهْرَ النَّفْسِ فَعَلَيْهِ

پس باید کہ گرید بر نفس خود و کسے کہ خواہد قہر نفس پس بروست

کے واسطے پہنتا ہے اسے اپنے نفس بر رونا چاہئے اور جو چاہے کہ نفس پر

أَنَّ يَلْبَسَ الشُّعْرَانَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ

آنکہ پوشش شہینہ برائے آنکہ تحقیق عیسی بروے سلام باد بود کہ

غالب آئے اسکو شہینہ پہننا چاہئے۔ کیونکہ عیسی علیہ السلام نفس کے

يَلْبَسُ الشَّعْرَ لِقَهْرِ النَّفْسِ الْوَبْرَ لِبَاسِ الْحِكْمَاءِ

کہ مے پوشید پشمینہ برائے قہر نفس پشم پوشاک حکیمانست

وہاٹے کو پشمینہ پہنتے تھے وہر پوشاک حکیموں کی ہے

فَمَنْ لَبَسَ الْوَبْرَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَكُونَ حَكِيمًا

پس کئے پوشد پشم را سزاوارست مراورا آنکہ باشد او حکیم

پس جو دبر کو پہنے اسکو چاہئے کہ حکم ہووے

أَوْ حَمُولًا كَالْإِبِلِ يَنْبَغِي لِلْفَقِيرِ أَنْ يَلْبَسَ

یا بسیار حمل کند مثل شتر سزاوار است مرفقیر را آنکہ پوشد

یا اونٹ کی طرح بوجھ اٹھاوے فقیر کو چاہئے

الْخِرْقَةَ بِالْمَعْنَى لَا بِالْهَوَىٰ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

پیرہن بحقیقت نہ برائے ہوا اے احمد

کہ خرقہ کو پہنے ساتھ معنی کے خواہش نفس کے لئے نہ پہنے ای احمد

لَا يَجِلُّ لِلْفَقِيرِ أَنْ يَلْبَسَ الْخِرْقَةَ لِيَعْرِفَ بِهَا

حلال نیست مردرویش را آنکہ پوشد پیرہن برائے آنکہ

فقیر پر خرقہ اس نیت سے پہنتا کہ

وَلِيُتَهَنَّأَ بَيْنَ النَّاسِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لَا يَجِلُّ

مشہور، مشہور بان و مشہور گرد میان مردان اے احمد حلال

مشہور و معروف ہونے حرام ہے اے احمد

لَا يَجْعَلُ لِلْمُرِيدِ أَنْ يَلْبِسَ الْخُرْقَةَ بِغَيْرِ إِذْنِ

حلال نیت مرید یا آنکہ بہ پوشد پیرہن را بے حکم

فقیر بغیر اذن شیخ کے خرقہ پہننا حرام ہے

الشَّيْخِ لَيْسَ الْإِعْتِبَارُ بِالْخُرْقَةِ وَإِنَّمَا الْإِعْتِبَارُ

شیخ نیت اعتبار خرقہ ونیت اعتبار

اور خرقہ کا کچھ اعتبار نہیں ہے اعتبار

بِإِذْنِ الشَّيْخِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ لَيْسَ الصُّوفِ

مگر حکم شیخ اے احمد ہرکہ بہ پوشد لباس چشم

شیخ کے حکم کا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد جس نے صوف کو پہنا

فَهُوَ صُوفِيٌّ لِبَاسِيٍّ وَمَنْ صَفَا قَلْبَهُ فَهُوَ

پس اوصوفی لباسی است وکے کہ پاک دار و دل خود پس او

وہ صوفی لباسی ہوا اور جس نے اپنے قلب کو

صُوفِيٌّ فِي مَعْنَوِيٍّ مَنْ لَيْسَ الصُّوفِ وَلَمْ

صوفی است از روئے حقیقت کے کہ پوشد

صاف کیا وہ صوفی معنوی ہوا جو شخص صوف کو پہنے

يَصِفُ قَلْبَهُ فَهُوَ صُوفِيٌّ عِنْدَ النَّاسِ

صاف بناشد دل او پس اوصوفی است نزدیک آدمیاں

اور قلب اسکا صاف نہوے وہ عوام کے نزدیک صوفی ہے

لَعِنْدَ اللَّهِ قَالَ الشَّيْخُ أَبُو سَعِيدٍ الْبَوَّالِيُّ

مزدیک خدا تعالیٰ گفت شیخ ابو سعید البوالخی

اللہ تعالیٰ کے مزدیک نہیں ہے حضرت ابو سعید البوالخی

رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْخُرْقَةُ كَفَنُ الْأَحْيَاءِ وَمِيرَاثُ

رحمت خدا بر او باد پیرہن کفن آدمیان زندہ است و میراث

رحمت اللہ علیہ نے فرمایا کہ خرقہ کفن زندہ کا ہے اور میراث انبیاء

الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ الْخُرْقَةُ قِسْطُ

پیغامبران و ولیاست پیرہن عدل و انصاف

اور اولیاء کی اور خرقہ ترازو دین کی ہے

أَهْلِ الدِّينِ وَعَلَامَاتُ أَهْلِ الْيَقِينِ

اہل دین است و نشانیہائی اہل یقین است

اور علامت اہل یقین کی ہے

الْخُرْقَةُ سِرُّ الْعَيْبِ وَمِفْتَاحُ الْغَيْبِ

خرقہ پردہ عیب است و کلید غیب

خرقہ پوشیدہ کرنے والا عیب کا ہے اور کنجی عیب کی

الْخُرْقَةُ حَلِيَّةُ الْأَخْيَارِ وَمَشَقَّةُ الْأَشْرَارِ

خرقہ زیور خداوندانست و مشقت سخت کاراں

خرقہ زیور اخیار کا ہے اور مشقت اسرار کی

الْخِرْقَةُ بَرَاءَةٌ مِنَ الْعَالَمِينَ وَهَيْبَةُ الْفَاسِقِينَ

خرقہ نیکی و پاکی است از عالمیان و ترس فاسقانرا

خرقہ پاکی دونوں جہان کی ہے اور ہیبت فاسقوں کے لئے ہے

الْخِرْقَةُ زِينَةٌ عِنْدَ الْحَقِّ وَشَيْنٌ عِنْدَ الْخَلْقِ

خرقہ نیکیست نزد خدا تعالیٰ و بدست نزد خلق اللہ

خرقہ ہر ایک کی زینت ہے اور برا ہے نزدیک خلق کے

الْخِرْقَةُ عِزَّةٌ أَصْحَابِ الْأَشْرَافِ وَمَذَلَّةٌ

خرقہ عزت یاران نجیب است و مذلت

خرقہ اصحاب اشرف کی عزت ہے اور فافلون کے لئے مذلت

إِخْتِيَارُ الْغَفْلَانِ الْخِرْقَةُ مَرْجِعُ الْخَائِفِينَ

اختیار غافلان خرقہ جائے باز آمدن ترسندگان است

خرقہ مرجع خائفون کا ہے

قَالَ الْجَنِيْدُ التَّصَوُّفُ مَبْدِئٌ عَلَى ثَمَانٍ

گفت جنید علم توحید مبنی است پر ہشت

حضرت جنید نے فرمایا کہ تصوف کی بنا آٹھ چیزوں پر ہے

خِصَالُ السَّخَاوَةِ وَالرِّضَاءِ وَالصَّبْرِ وَالْإِيْثَارِ

خصالت سخاوت و راضی بودن و صبر کردن و ایثار کردن

سخاوت صبر رضا ایثار

وَالْغُرَبَاءِ وَكَوَسِ الصُّوفِ وَالسِّيَّاحَةِ وَالْفُقَرَاءِ

عزت و پوشیدن پشم و گشتن اطراف عالم و فقر

عزبت لبس صوف سیاحت فقر

فَالسَّخَاةِ فِي إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ

پس سخاوت در ابراهیم بود در تمہار خدا بروے باد

سخاوت حضرت ابراهیم علیہ السلام میں تھے

الرِّضَاءِ فِي إِسْمَاعِيلَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالصَّبْرِ

در رضا در اسماعیل بود در تمہائے خدا بروے باد صبر

اور رضا حضرت اسماعیل علیہ السلام میں اور صبر

فِي أَيُّوبَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْإِثَارَةِ

در ایوب بود در تمہائے خدا بروے باد و ایثار کردن

حضرت ایوب علیہ السلام میں اور ایثار

فِي ذِكْرِيَا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْغُرَبَاءِ

در ذکر یا بود در تمہائے خدا بروے باد و مسافت در

ذکر یا علیہ السلام میں اور عزبت حضرت

فِي يَحْيَىٰ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَكَوَسِ الصُّوفِ

یحیا بود در تمہائے خدا بروے باد و پوشاک پشم

یحیا علیہ السلام میں اور لبس صوف

فِي مُوسَى صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالسِّيَاحَةُ

در موسی رحمتہائے خدا بروے باد وگشتن باطراف

حضرت موسیٰ علیہ السلام میں اور سیاحت

فِي عِيسَى صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْفَقْرَانِي

در عیسیٰ بود رحمتہائے خدا بروے باد و فقر در

حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں اور فقر

مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالسَّلَامُ قَالَ

محمد رحمتہائے خدا بروے باد و سلامتی - گفت

حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں - کہا

الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَأَى مَا اللَّهُ عَلَيْهِ

حسن بصری رحمت خدا بروے باد

حضرت حسن بصری رحمت اللہ علیہ نے

فِي الْعَصَائِثِ خِصَالِ سُنَّةِ الْأَنْبِيَاءِ

در عصا شش خصلتہا است سنت پیغمبران است و

عصا میں چھ خصلتیں ہیں طریقہ انبیاء کا اور

زَيْنُ الصَّالِحِينَ وَسِلَاحٌ عَلَى الْأَعْدَاءِ

زینت صالحانست و سلاح است بر دشمنان

زینت صالحین کی اور دشمنوں کے لئے ہتھیار

يَعْنِي الْكَلْبَ وَالْحَيَّةَ وَغَيْرَ ذَلِكَ وَعَوْنُ الضُّعْفَاءِ

یعنے سگ و مار و سوار اینہا و مدد ضعیفانست

یعنے مٹتے اور سانپ وغیرہ کے واسطے اور ضعیفوں

وَرَعْمُ الْمُنَافِقِينَ وَزِيَادَةٌ فِي الْحَسَنَةِ وَ

ورنج منافقان است و زیادتی در نیکی است

کے لئے مدد منافقوں کے لئے رنج اور نیکی میں زیادتی

يُقَالُ إِذَا كَانَ الْمُؤْمِنُ مَعَ الْعَصَا هَرَبًا

وگفتہ شدہ است وقتے کہ باشد مؤمن باعصا بگریزد

اور کہتے ہیں جب کسی کے پاس عصا ہوتا ہے

عَنْهُ الشَّيْطَانُ وَيَجْشَعُ الْمُنَافِقُ وَالْفَاجِرُ

ازو شیطان وترسد منافق و فاسق

تو شیطان اس سے بھاگتا ہے اور منافق ڈرتا ہے

مِنْهُ وَقِيلَ فِيهَا أَلْفُ نَوْعٍ مِنَ الْمُنَافِقِ كَمَا

ازو وگفتہ شدہ بدین ہزار روشش از سود ہا است چنانچہ

اور کہا گیا ہے کہ اس میں ہزار قسم کے منافق ہیں جیسا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي قِصَّةِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

گفت خدائے تعالیٰ در قصہ موسیٰ علیہ السلام

کہا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام

وَمَا تَلَكَ يَمِينِكَ يَا مُوسَى قَالَ هِيَ عَصَايَ

وچپیت میں بدست راست تو اے موسیٰ گفت موسیٰ میں عصا ہے من است
کے قصد میں کہ اے موسیٰ کیا ہے تیرے دائیں ہاتھ میں حضرت موسیٰ نے

أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا

تکیہ میکنم ہمیں و میرا تم میں بزہاے خود و نیو بہت

جواب دیا کہ یہ عصا ہے اسپر میں تکیہ کرتا ہوں اور بکریوں کو ہانکتا ہوں

مَا رِبِّ اٰخِرٰی كُلِّ عَمَارٍ بِالذُّوْرِ سَكَنُوْا فِی الْقُبُوْرِ

مرا درین مقاصد دیگر۔ ہر آنکہ عمارت کند بخا نہلے خودے باشند در قبر

اور بہت سے اسپر میرے مقاصد ہیں جو کوئی عمارت کرتا ہے اپنے گھون میں سکے گا اور

وَمَنْ رَأَىٰ عَيُّوْبَ نَفْسِهِ لَمْ يَرِ عَيُّوْبَ

وہر کہ بیند عیب ہائے ذات خود نہ بیند او عیب ہائے

اور جو کوئی اپنی عیب دیکھے وہ غیر کے عیب نہیں دیکھتا

غَيْرِ مَنْ مَلَكَ اَذْنِيهِ وَعَيْنِيهِ لَا يَقْدِرُ

غیر خود ہر کہ نگاہ دارد ہر دو گوش خود و دو چشم خود قادر نباشد

جو کوئی اپنے کانوں اور آنکھوں کو نگاہ رکھتا ہے

الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ وَمَنْ مَلَكَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ

شیطان برو و ہر کہ نگاہ دارد و دو دست خود و دو پائے خود

اسپر شیطان قابو نہیں پاتا اور جو اپنے ہاتھ اور پاؤں کو

لَا يَتَّوِطُّنُ الشَّيْطَانُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ

نہا شد مقتیم شیطان حضور او اے احمد

نگاہ رکھتا ہے اسکے اوپر شیطان مقتیم نہیں ہوتا ہے

مَنْ شَهْرًا بَيْنَ الْخَلَائِقِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ الْبَوَاقِ

ہر کہ شہرت کرد میان خلایق ایمن نہا شد از بلاکت

جو مخلوق میں مشہور ہے وہ امن نہیں پاتا بلاکت سے

وَكَهْ يَا أَحْمَدُ مَنْ عَاشَ غَامِضًا فِي النَّاسِ أَبَدًا

اے احمد ہر کہ زندگانی کرد بغروتنی میان آدمیان ہمیشہ

اے احمد جو شخص ہمیشہ لوگوں میں گنہامی سے زندگی بسر کرتا ہے

يَسِيرٌ إِلَيْهِ وَيُنْشَأُ سِرْمَدًا مِنْ عَاشٍ

آسان شود کار او و اشارت کردہ شود ہمیشہ - ہر کہ زندگی کند

اسکا کام آسان ہوتا جاتا ہے اور اشارہ کیا جاتا ہے ہمیشہ

عَاشٍ غَامِضًا سَلَمًا مِنَ الْآفَاتِ وَمَنْ شَهْرًا

بغروتنی سلامت ہا شد از آفات و ہر کہ شہوت کرد

جو گنہامی سے زندگی بسر کرتا ہے آفات سے سلامت رہتا ہے

وَعَرَفَ فَقَدْ وَقِعَ فِي الْبَلِيَّاتِ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ

و معروف شہر پس تحقیق بیفتد و بلا ہا اے احمد

اور جو مشہور و معروف ہوتا ہے وہ بلاؤں میں پھنستا ہے اے احمد

يَا أَحْمَدُ عَلَمَاتُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثَةٌ قَلْبٌ شَاكِرٌ

اے احمد نشانیہا منافق ہے است دل شکایت

اے احمد منافق کی نشانیاں تین ہیں قلب شکایت

لِسَانٌ سَاهِيٌّ بَدَنٌ طَارِعِيٌّ وَقَالَ

کنندہ زبان سہوکنندہ بدن باغی و غاصی گفت

کرنے والا زبان سہو کرنے والی بدن باغی ہونے والا

أَبُو الْقَاسِمِ السَّمَرَقَنْدِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ

ابوالقاسم سمرقندی رحمت خدائے تعالیٰ

حضرت ابوالقاسم سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

عَلَمَاتُ الْمُؤْمِنِ ثَلَاثَةٌ قَلْبٌ شَاكِرٌ لِسَانٌ

بروے نشانیہاے مومن ہے است دل شکرکنندہ زبان

مومن کی تین علامتیں ہیں قلب شاکر لسان

ذَاكِرٌ بَدَنٌ صَابِرٌ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ الذِّكْرُ يَعْصِمُ

ذکرکنندہ بدن صبرکنندہ اے احمد ذکر پاک میبند

ذاکر بدن صابر اور الہام ہوا کہ اے احمد ذکر پاک کرتا ہے

مِنَ الْحَضُورِ وَيَهْدِي إِلَى الْمَذْكُورِ وَكَهْ

از حضور وراہے نماید بسوے مذکور

حضور سے اور راہ کہلاتا ہے طرف مذکور کے

يَا أَحْمَدَ الذِّكْرُ مَرِيْلٌ الْهُوَ أَجْبَرُ وَمَحْرَقُ الْوَسْوَسِ

اے احمد یاد خدا زایل کنندہ بدیست و سوزندہ و سواسہا

الہام ہوا کہ اے احمد ذکر ہوا جس کا زائل کرنے والا ہے اور سواس کا جلائیوالا

وَلَهُ يَا أَحْمَدَ ذِكْرُ الشَّيْخِ فِي الْبِكْرَامِ كَالْمَلْحِ

اے احمد ذکر بزرگ درسخن

الہام ہوا کہ اے احمد ذکر شیخ کا کلام میں مثل نمک کے ہے

فِي الطَّعَامِ أَوْ كَالنُّورِ فِي الظُّلَمِ أَوْ كَالرُّوحِ

درخورش یا روشنائی در تاریکی یا جان در

طعام میں یا نور کے ظلام میں یا روح کے اجسام میں

فِي الْأَجْسَامِ وَلَهُ يَا أَحْمَدَ الْمَوْلَى حَىُّ لَا

تنہا است اے احمد مولا زندہ است نے میرد

الہام ہوا کہ اے احمد مولا زندہ ہے

يَمُوتُ وَكَذَا أَوْلِيَاءُ الْمَوْلَى لَا يَمُوتُونَ لِأَنَّ

وہچیں دوستان مولا نے میرند زیر اچھ

کبھی نہیں مرے گا اور ایسے ہی اولیاء اللہ زندہ ہیں انکو موت نہ آئے گی

الْمَوْلَى قَدْ حَىَّ بِمَعْرِفَةِ الْمَوْلَى فَهُوَ بِالْبَقَاءِ

بدستی کہ ولی تحقیق زندہ است بمعرفت مولا پس او بہ زندگی

کیونکہ ولی زندہ ہوتا ہے اللہ کی معرفت سے پس اسکا باقی رہنا ظاہر ہے

أَحْرَى وَأَوْلَى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ عَصَى نَفْسَهُ

لایق و اول است اے احمد کسے کہ مخالفت کند نفس خود را

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو اپنے نفس کی نافرمانی کرتا ہے

فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ نَفْسَهُ فَقَدْ

پس تحقیق اطاعت کند آنکس خدا را و کسے کہ اطاعت کند نفس خود را پس

اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور جو نفس کی اطاعت کرتا ہے اللہ تعالیٰ

عَصَى اللَّهَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ دَعْوُ نَفْسِكَ وَ

تحقیق مخالفت کند آنکس خدا را اے احمد بگزار تو نفس خود را و

کی نافرمانی کرتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد نفس کو چھوڑ اور

تَقَرَّبَ إِلَى اللَّهِ فَإِنَّهَا تَبْعُكَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

نزدیک شو بسوے خدا پس بد رستی کہ آن نفس دور میدارد ترا اے احمد

اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کر کیونکہ نفس تجھ کو خدا سے دور کرتا ہے اے احمد

إِذَا قُوَّاتِ النَّفْسِ ضَعْفَ الْقَلْبُ وَإِذَا

وقتی قوت وہی تو نفس را ضعیف شود دل در قوتیک

جب نفس قوی ہوتا ہے قلب ضعیف ہوتا ہے اور جب نفس

ضَعْفَتِ النَّفْسُ فَقَدْ قُوَّتِ

زبون شود نفس پس تحقیق قوی گردد

ضعیف ہوتا ہے تو قلب قوی ہوتا ہے

الْقَلْبُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ النَّفْسُ الْمُطِيبَةُ

قلب اے احمد نفس قبول کنندہ

اے احمد نفس مطمئنہ بہدگی کی طرف

تُعِينُ صَاحِبَهَا عَلَى الطَّاعَاتِ

مے آرد صاحب خود را ہر بندگی

معنیت سے لاتا ہے اور نفس امارہ معصیت کی طرف

وَالنَّفْسُ الْأَمَارَةُ تَجْرُصَاحِبَهَا إِلَى الْمُعْصِيَةِ

ونف کہ حکم کنندہ است مے کشد صاحب خود را بسوئے گناہ

بلاتا ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ نَفْسُكَ عَدُوٌّ فَلَا تُطِعْهَا

اے احمد نفس تو دشمن تبت پس اطاعت مکن

الہام ہوا کہ اے احمد نفس ترا تیرا دشمن ہی اسکی اطاعت نہ کر

فَإِنْ إِطَاعَتْهَا مَعْصِيَةُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَهُ يَا

آنرا پس بد رستی کہ اطاعت کردن آن گناہ خداستعالی است اے

کیونکہ اس کی اطاعت اللہ کا گناہ ہے الہام ہوا کہ اے

أَحْمَدُ مَنْ أَنْقَطَعَ مِنَ النَّفْسِ فَقَدْ أَتَّصَلَ

احمد کہے کہ جدائی کند از نفس پس تحقیق نزدیک شد

احمد جسنی نفس کو چھوڑا پس ملا

إِلَى الرَّبِّ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ فَرَطُ الْمَحَبَّةِ يُورِثُ

آنکس بسوے خداے اے احمد بسیارے دوستی سے بخشد
رب سے الہام ہوا کہ اے احمد زیادتی محبت کی پیدا کرتی ہے

دَوَامَ الذِّكْرِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الشُّوقُ يُورِثُ

ہمیشگی ذکر اور اے احمد شوق سے بخشد

دوام ذکر اور الہام ہوا کہ اے احمد شوق موجب

الْحَرَكَةِ وَالْوُصْلُ يُورِثُ السُّكُونَ لَهُ يَا أَحْمَدُ

بی قوائی و ملاقات سے بخشد آرام اے احمد

حرکت کا ہوتا ہے اور وصل سکون کا باعث ہوتا ہے اور احمد

مَنْ اتَّبَعَ الْهَوَى فَقَدْ هَوَى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

کے کہ تبعیت کند خواہش را پس تحقیق ہلاک شد اے احمد

جو خواہش کا تابع ہوا وہ ہلاک ہوا الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ أَعْرَضَ عَنِ الدُّنْيَا وَرَغِبَ فِي الْعَقْبَى

کے کہ انکار کند از دنیا و خواہش کرد در جنت

جنے دنیا سے منہ موڑا اور عقبی کی خواہش کی

فَهُوَ زَاهِدٌ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ إِلَيْهِمَا وَطَلَبَ

پس آن شخص زاهد است و کسے کہ خواہش می کند سوئے آن برد و طلب کرد

وہ زاہد ہے اور جنے دونوں کی طرف

المُولَىٰ فَهُوَ عَارِفٌ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ الْجَوَامِعُ

مولیٰ نا پس آنکس عارف است اے احمد گرسنگی

میل نہ کیا اور مولیٰ کو طلب کیا وہ عارف ہے الہام ہوا کہ اے احمد بھوک

يَهْدِي إِلَى الرَّحْمَنِ وَالشَّبَعُ يَجْرِي إِلَى الشَّيْطَانِ

راہ نہامی میکند بسوے خدا وسیری میکند بسوے شیطان

رحمن کی طرف راہ دکھاتی ہے اور سیری شیطان کی طرف یجاتی ہے

وَكَهْ يَا أَحْمَدُ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِالْإِسْتِزَاءِ فَهُوَ

اے احمد کسے کہ راضی نشود بحکم خدای پس آنکس بدترین مردمان

الہام ہوا کہ اے احمد جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے راضی نہو وہ سب مردو

شَرُّ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ مَرَاتِعُ نَفْسِهِ

وزنمان است اے احمد کسے کہ رنجور کرد نفس

عورت سے بڑا ہے الہام ہوا کہ اے احمد کہ جنے نفس کو مجاہدہ

بِالْمُجَاهَدَةِ فَارِيحُ قَلْبِهِ بِالْمُشَاهَدَةِ وَكَهْ

خود را برنج پس راحت دادہ شود دل او بلقائے خدا تعالیٰ

کر کے تہکایا اسنے قلب کو مشاہدہ سے آرام پہنچایا

يَا أَحْمَدُ مِنَ الْكُتْفِ بِحُضُورِ النَّفْسِ فَقَدْ حَرَّمَ

اے احمد کسے کفایت کرو بخوشی نفس پس تحقیق باز داشت اور از

الہام ہوا کہ اے احمد جنے حضور نفس پر اکتفا کیا اسنے اپنے اوپر

نِعْمَةُ الْقَرِيبِ وَالْإِنْسِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ وَقَعُ

نعمت نزدیکی و دوستی اے احمد کسے کہ در افتاد

نعمت قرب اور انس کو حرام کیا اے احمد جو گنا

فِي غِيَابِهِ جِبِّ الدُّنْيَا كَيْفَ يَصِلُ إِلَى حَضْرَتِهِ

در تاریکی چاہ دنیا چلو نہ رسد آنکس بسوئے در گاہ

کنو میں دنیا میں وہ حضرت

الْمَوْلَى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ قُلْتُ لِنَفْسِي الدُّنْيَا فَخَرَّم

خدا تعالیٰ اے احمد مگذار نفس خود را بسوئے دنیا پس

مولیٰ کی طرف کیسے پہنچ سکتا ہے اے احمد نفس کو دنیا کی طرف مت چھوڑ

حَصْرًا الْمَوْلَى إِنَّ الْحَرِيصَ لَا يَتَّبِعُ وَمَا أَوْتَى

محروم گرداند ترا در در گاہ خدا تعالیٰ۔ بدرستی کہ حریص سیر نہیں شود و پیچیز کی دلوہ شود

تا کہ حضرت مولیٰ کو بچھرام کر دے حریص کا پیٹ نہیں بھرتا

لَا يَقْنَعُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْكَرِيصَ لَا يَقْنَعُ بِمَا أُوتَى

قناعت نے کند اے احمد حریص قناعت نے کند پیچیز کی

اور جب قدر میں ہے اسپر قانع نہیں ہوتا اے احمد حریص قناعت

وَيَطْلُبُ الشَّرَّ بِمَا يَقْضَى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

داوہ شود اور اطلب مے کند بدی را پیچیز کی حکم کر وہ شود اے احمد

نہیں کرتا جو مقدر میں ہے اور طلب کرتا ہے بدی کو اس سے جو ہو لیا اور

صَلِّ إِلَىٰ أَرْبَابِ الْقُلُوبِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُمْ قَدْ وَصَلُوا

صحبت کن بلصاحب دلمان زیرا کہ انہا تحقیق رسیدہ اند

ارباب قلوب سے مل کیونکہ وہ محبوب سے واصل ہو گئے ہیں

إِلَىٰ الْمَحْبُوبِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ صَاحِبِ الْمَرِيضِ لَا

ہوئے دوست داشتہ شدہ اے احمد صحبت کن مریض را

اے احمد اس مریض کی صحبت اختیار کر

شِفَاءَ لَهُ وَمَا يَتَوْلَدُ مِنْ نَفْسِهِ هُوَ دَاعٍ لَهُ وَلَهُ

کہ نیست بھی مر اورا و پیزیکہ میزاید از ذات او آن چیز و است مر اورا
ہو شفا نہیں اور جو اسکے نفس سے پیدا ہووے وہ مریض ہوے

يَا أَحْمَدُ الصِّدْقُ ثَلَاثَةُ أَحْرَفٍ الصَّادُ وَالذَّالُّ وَالْقَافُ

اے احمد صدق ستر حرف صاد است و دال ست و قاف است

اے احمد صدق کے تین حرف ہیں صا دال قاف صا د

فَالصَّادُ عِبَارَةٌ عَنِ الصِّيَانَةِ وَالذَّالُّ عِبَارَةٌ

پس صا عبارتست از نگاه داشت و دال عبارتست از دین

سے مراد صیانت اور دال سے دین لفظ قاف سے

عَنِ الدِّينِ وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرْبِ مَنْ

دقاف عبارتست از نزدیکی پس کے کہ

تقریب پس جو

صَدَقَ صَانَ دِينَهُ عَنِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ صَانَ

صادق است نگاہداشتہ است دین خود را از شیطان و کہے کہ نگاہداشتہ است

اسکا دین شیطان ہے مصون ہوتا ہے اور جس کا دین

دِينُهُ فَجَعَلَ لَهُ قُرْبَ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلِيَا اِحْمَدُ

دین خود را پس گردانیدہ است برائے خود نزدیک کی حدائے

شیطان سے مصون ہوتا ہے اسکو قرب رب حاصل ہوتا ہے اور

الذَّنْبِ ثَلَاثَةٌ اَحْرَفِ الذَّالِ وَالنُّونِ وَالْبَاءِ

اے احمد لفظ ذنب یعنی گناہ سے حرف است ذال است ونون است و با است

الہام ہوا کہ اے احمد ذنب کے تین حرف ہیں ذال نون بے

فَالذَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ الذَّلِيلِ وَالنُّونُ عِبَارَةٌ

پس ذال عبارتست از خواری ونون عبارتست است

پس ذال عبارت ہے خواری سے ونون عبارت ہے

عَنِ التُّكْبِ وَالْبَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْبَلِيَّةِ

ریخ و با عبارتست از بلا پس

تکبت ہے اور بے سے بلا

فَمَنْ آتَى بِالدُّنْبِ فَقَدْ ذَلَّ وَوَقَعَ

کہے کہ آورده ست گناہ را پس تحقیق خوار شد

جس کسی نے گناہ کیا وہ ذلیل ہوا

فِي جِبِّ النَّكْبَةِ وَالْبَيْتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الزَّاهِدُ

وواقع شد در چاه رنج و بلا اے احمد زاہد

اور چاہ تار یک نکت اور بلا میں ڈالا گیا اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد

جَاهِدُ وَالْعَارِفُ شَاهِدُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الزَّاهِدُ

جاہد است و شناسندہ شاہد است اے احمد زہد کند

جاہد ہے اور عارف شاہد ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد

عَامِلٌ وَالْعَارِفُ عَالِمٌ وَاصِلٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

عمل کنندہ است و شناسندہ خدا عالم رسندہ است اے احمد

عامل ہے اور عارف عالم واصل ہے الہام ہوا کہ اے احمد

حَضُورَ الْقَلْبِ نُورٌ فِي الصَّلَاةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

حاضر بودن دل روشنی است در نماز اے احمد

حضور قلب روشنی ہے نماز میں الہام ہوا کہ اے احمد

كَلْبِ النَّفْسِ عَقُورٌ وَالْخَلْقُ مِنْهُ نَفُورٌ

سگ ذات گزندہ است و مردمان ازان سگ گریزندہ

کتا نفس کا کاٹنے والا ہے اور خلقت اس سے نفرت کرنے والی

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ نَفْسٌ كَلْبٌ عَقُورٌ فَقِيدُهَا

اے احمد ذات تو سگے است گزندہ پس قید کن اورا

الہام ہوا کہ اے احمد نفس کتا کاٹنے والا ہے اسکو قید کرنا

كَيْلًا تَعْقِرَ النَّاسَ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْحَضْرَةُ فِي

آنرا نمیکرد و مردمانرا اے احمد حاضر بودن در

که ناکالے آدمیوں کو الہام ہوا کہ اے احمد وضو میں

التَّوَضُّؤُءِ يُوْرِتُ الْحَضْرَةَ فِي اِدَاءِ الصَّلَاةِ

وضو می کند حضور در گزاردن نماز

حضور ہونا حضور ہونے کا باعث ہے نماز کے ادا کرنے میں

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ لَا تَكُنْ ذَا الْحَقِيْدِ كَالْحَيَّةِ فَاِنَّ

اے احمد مباشش تو صاحب کینہ چنانچہ مار

الہام ہوا کہ اے احمد تو صاحب کینہ نہو مثل سانپ کے

الْحَقُوْدُ شَرُّ الْبَرِيْدِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْحَقِيْدُ كَالْحَيَّةِ

پس بد رستی کہ کینہ دار بدترین مردمان است اے احمد کینہ دردست

کیونکہ کینہ کرنے والا بدتر آدمیوں سے ہے اے احمد کینہ والے کے

فِي قَلْبِ الْحَقُوْدِ وَالْحَقُوْدُ كَالْحَسُوْدِ

درد دل کینہ دار و کینہ دار بہتر نمی شود بچو حسد

دل میں کدورت ہے اور کینہ والی کی حسد کی طرح عزت نہیں ہوتی

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْحَسِدُ نَارٌ مَوْقَدَةٌ فِي الْفَوَاوِدِ

اے احمد کینہ آتشے است کہ روشن کردہ شد است در دل

الہام ہوا کہ اے احمد حسد دل میں آگ بھڑکنے والی ہے

يَحْرِقُ خَيْرَ أَعْمَالِ الْحَسَادِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ كَثِيرٌ الْأَكْلُ

مے سوزا نڈ بہتر عملہاں کینہ دارا اے احمد بسیار خورندہ

حاسد کے جب قدر عمل نیک ہیں سبکو جلاتی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد زیادہ

وَضِيْعٌ ذَلِيْلٌ وَقَلِيْلٌ إِلَّا كُلُّ عَزِيْزٍ جَلِيْلٍ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ

خوارست واندک خورندہ عزیز بزرگ است اے احمد کسے کہ

کھانے والا ذلیل ہے اور کم کھانے والا عزیز و جلیل ہے اور الہام ہوا

كثْرًا كَلَّتْ عِبَادَتُهُ وَمَنْ قَلَّ أَكَلُهُ كَثُرَتْ طَاعَتُهُ وَلَهُ

زیادہ کر د خوراک خوردا اندک شد عبادت او کسے کہ اندک کر د خوراک خوردا زیادہ شد طاعت او

اے احمد جو زیادہ کھاتا ہے اس عبادت کم ہوتی ہے اور جو کم کھاتا ہے اس سے عبادت زیادہ ہوتی ہے

يَا أَحْمَدُ قَلَّ مِنَ الطَّعَامِ تَعَزُّزُ زَيْبِنَ الْأَنْبَاءِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا

اے احمد اندک کن از خورش خود دوست داشته بیشوی میان مردمان اے احمد

اور الہام ہوا کہ اے احمد کھانا کم کرتا کہ لوگوں میں عزت حاصل ہو الہام ہوا

نَهْمَتْ بِالْأَجْلِ فَلَا يَنْفَعُكَ النَّسَبُ بِغَيْرِ الْعَمَلِ

وقتے خبردار شوی بہوت پس نفع بخشید تر النسب بغير عمل

جب تو خبردار ہوے گا موت پر تو نسب بغير عمل کے کام نہ آئے گا

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا أَحْسَرَ النَّاسُ فَلَا يَنْظُرُ

اے احمد وقتیکہ براہینختہ شونند مردمان پس دیدہ نمی شود

اور الہام ہوا کہ اے احمد قیامت کے دن لوگوں کو نسب

فِي أَسَائِبِهِمْ وَإِذَا حُكِمَ بَيْنَهُمْ فَلَا يُحْكَمُ

در سبب ہائے ایشان وقتیکہ حکم کردہ شود در میان ایشان پس حکم کردہ نمیشود
کو نہیں دیکھا جاوے گا اور جب اللہ تعالیٰ حکم کرے گا تو حسب پر حکم نہیں کیا جائیگا

يَا حُسَيْنُ يَا أَسْمَاءُ يَا أَحْمَدُ يَا بِنْتِ خَطِيبِ ضَعْفِ جِبْتِكَ

بحسب ہائے ایشان اے احمد پر خطیب بنہہ روئے خود را
اور الہام ہوا کہ اے احمد بیٹے خطیب کے رکھ

سَارِعًا عَلَى بَابِ الْحَبِيبِ وَكَلِمَةً يَا أَحْمَدُ سَارِعًا

سرعت پر دروازہ دوست اے احمد شتابی کن
اپنی پیشانی جلد تر حبیب کے دروازہ پر اور الہام ہوا کہ اے احمد شتابی کر

إِلَى رَبِّ الْأَرْبَابِ فَعَقَّرَ خَدَّيْكَ عَلَى الذَّابِّ وَكَلِمَةً

بسوئے پروردگار پر وندہ ہا پس بنہہ رو خود خود را ہر بگذارندہ اے
رب ارباب کی طرف اور اپنے رخساروں کو عجز کے ساتھ رکھ اسکی چوکھٹ پر

يَا أَحْمَدُ الْمَسَارِعَةُ إِلَى بَابِ الْمَوْلَى أَجْدَارُ وَاحِقٌ

احمد شتافتن بسوئے دروازہ خدا مناسب تراست
الہام ہوا کہ اے احمد خدا کے دروازہ کی طرف جلدی جانا عمدہ

وَأُولَى وَكَلِمَةً يَا أَحْمَدُ بَابُ اللَّهِ مَفْتُوحٌ

وراست تراست و بہتر اے احمد دروازہ خدا تعالیٰ کشادہ است
اور بہتر ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھلا ہوا ہے

وَعَطَاءٌ غَيْرٌ مَمْنُوعٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ بَابُ الْبَلَاءِ

و بخشش او عام است

اے احمد دروازہ بلا

اور بخشش اسکی عام ہے

الہام ہوا کہ اے احمد دروازہ بلا کا

عَلَى الْعَاشِقِ مَفْتُوحٌ وَدَمَةٌ بِسَيْفِ الْعِشْقِ

بر عاشق کشادہ است

و خون عاشق بشمشیر عشق

عاشقوں پر کشادہ ہے

اور خون انکا تلوار عشق

مَسْفُوحٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ حَقَّرَ الْفُقَرَاءَ

ریختہ شدہ

اے احمد کسے کہ ناتوان دانست فقیرانرا

سے گرایا گیا ہے الہام ہوا کہ اے احمد جو فقروں کو حقیر جانتا ہے وہ

حَقَّرَ فِي الْوَارِي وَمَنْ عَظَّمَ لِلْفَقْرِ إِذْ فَهُوَ

ناتوان شد در خلق و کسے کہ تعظیم کرد

فقیرانرا پس او

مخلوق کی نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے

الْعَاطِمُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ أَحَبَّ الْفَقِيرَ

عظیم است

دار و فقیررا

اور جو انکی تعظیم کرتا ہے وہ عظیم ہوتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد جو فقیر کو دوست

أَحَبَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَ الْفَقِيرَ أَبْغَضَهُ الْفَقِيرُ

دوست دارد فقیر اور کسے کہ دشمن دارد و آنکس فقیر را دشمن دارد اور فقیر

رکھتا ہے لہ اور جو فقیر سے بغض رکھتا ہے فقیر اس سے بغض رکھتا ہے

لہ فقیر اسکو دوست رکھتا ہے

إِذَا أُوذِيَ غَفَرَ وَإِذَا ابْتُلِيَ صَبَرَ أَخْلَاقُهُ

وقتیکہ گزند وارہ شود شودے بخشد و وقتیکہ در بلا انداختہ شود صبر کند خصلتہائے او
جب ایذا دیا جاتا ہے بخشا جاتا ہے اور جب کسی بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے تو صبر کرتا ہے

سَيِّئَةٌ وَأَعْمَالُهُ مَرْضِيَّةٌ قَوْلُهُ صِدْقٌ وَ

روشن است و عملہا را و مقبول است گفتار اور راست است

احسنیٰ فقیر کے چمہ ہیں اعمال اسکے پسندیدہ ہیں قول اسکا

فِعْلُهُ رِفْقٌ أَكَلَهُ قَلِيلٌ وَجِسْمُهُ هَزِيلٌ وَ

و فعل او آسان است خوراک او اندک است و تن او لاغر و

اور فعل اسکا نرمی سے ہوتا ہے اور کھوڑا کھاتا ہے اور لاغر ہوتا ہے

لِبَاسُهُ التَّقْوَى وَمَقْصُودُهُ الْمَوْلَى وَكَأَيُّ أَحْمَدٍ

پوشاک او پرہیزگاری و مقصود او خدا تعالیٰ اے احمد

اور لباس فقیر کا تقویٰ ہے اور مقصود مولیٰ ہوتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد

الْفَقِيرِ يَهْوَى الْخَوْلَةَ يَا أَحْمَدُ ضَيِّعَتِ

فقیر دوست سے دار و گم نامی را اے احمد ضایع کردی

فقیر گمنامی کو دوست رکھتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد تو نے اپنی عمر کو

عَمَرَكَ فِي الْبَطْلَانِ فَوَقَعْتَ فِي غِيَابَةِ الْخُسْرَانِ

تو عمر خود را در باطل پس اقتبادی تو در تاریکی چاہ زیادہ نکاری

ضایع کیا بطلان میں پس پڑا تو چاہ تاریک خسران میں

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ قَدْ عَشْتُ فِي الْغَفْلَةِ وَالْعَطْلَةِ

اے احمد تحقیق زبستی تو در غفلت و تعطیل

اور الہام ہوا کہ اے احمد عمر گزاری تو نے غفلت اور عطلت اور

وَالْفَتْوَى فَمَا قَدَّمْتَ خَيْرًا لِيَوْمِ الْحَشْرِ وَالنُّشُورِ

و بلا پس نیا وردی تو خوبی برائے روز قیامت دبت

فتور میں اور نہ بھیجا تو شہ یوم حشر و نشور کی طرف

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ قَدْ رَكَنْتَ إِلَى الدُّنْيَا الدَّانِيَةِ وَمَا

اے احمد تحقیق میل کردی تو بسوے دنیا کینہ و جمع

اور الہام ہوا کہ اے احمد میل کیا تو نے دنیاے دون کی طرف

تَزَوَّدْتَ شَيْئًا لِيَوْمِ الْمِيْتَةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

نکردی تو شہ را برائے روز موت اے احمد

اور موت کے دن کے لئے جمع نکلیا اور الہام ہوا کہ اے احمد

قَدْ أَوْقَعْتَ نَفْسَكَ فِي الْأَهْوَاءِ قَبْلَيْتَ بِأَشَدِّ

تحقیق افگندی تو ذات خود را در ہوا و حرص پس مبتلا شدی

تو نے اپنے نفس کو ہوا و حرص میں ڈالا پس مبتلا ہوا تو

الدَّاهِيَةِ وَسِرِّ الْبَلَاءِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ قَدْ سَلَكَ

تو سخت رنج و بلا اے احمد تحقیق رفتی

سخت اور آشد بلا میں اور الہام ہوا کہ اے احمد تیرے

إِخْوَانُكَ مَسَلَّكَ الْأَخْيَارِ وَأَنْتَ تَبَيَّتَ فِي

برادران تو راہ بہتران وتو ماندی تو دور

بھائی اخیاروں کی راہ پر پہنچ گئی اور تو ارا زل اور

عَدَدِ الْأَرْبَابِ وَالْأَشْرَارِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

شمار کمینہ ہا و بدتران اے احمد

اشرار میں پڑا ہوا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ خَالَطَ مَعَ أَهْلِ الدُّنْيَا فَقَدْ حَرَّمَ حَصْرًا

کسے کہ صحبت کند با صاحب دنیا پس تحقیق حرام کر دہ درگاہ

جنے اہل دنیا کے ساتھ صحبت کی اس نے اپنے اوپر

الْمَوْلَىٰ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الدُّنْيَا مَعْصُوبَةٌ

خداے تعالیٰ اے احمد دنیا غضب کردہ شدہ

حضرت مولیٰ کو حرام کیا اور الہام ہوا کہ اے احمد دنیا پر خدا کا غضب ہے

اللَّهُ تَعَالَىٰ لَا يَدْرِيهَا الْعَارِفُونَ إِلَّا بِالْغَضَبِ

اللہ تعالیٰ کہ برتر است مدارات نمیکند آن دنیا را اہل عرفان مگر بغضب

اسکی مدارات عارف بجز غضب کے نہیں کرتے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الدَّاهِبُ فِي كَفِّكَ تَرَابٌ

اے احمد زر در کف دست تو خاک

الہام ہوا کہ اے احمد سونا تیرے ہاتھ میں مٹی ہے

فَانِي فَاذَا وَضَعْتَهُ فِي غَيْرِكَ صَارَ ذَهَبًا

فانی است پس وقتیکہ بداری تو آن خاک را در دست غیر خود میگردو آن خاک زر خاص

فانی ہے اور جب غیر کو تونے دیا تو زر خالص ہو جاتی ہے اور

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طُوبَىٰ مِمَّنْ اخْتَارَ التَّهَجُّدَ

اے احمد خوشی است مگرے را کہ اختیار کردہ است تہجد را

الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری اسکے لئے جسے تہجد اور

وَالسَّهْرَ وَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ تَعَالَىٰ فِي السَّحْرِ

و شب خیزیرا و استغفار کردہ است پروردگار خود را کہ بہتر است وقت سحر

شب بیداری کو اختیار کیا اور صبح کے وقت اللہ سے استغفار کیا

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طُوبَىٰ مِمَّنْ سَهَرَ اللَّيْلَ وَتَعَبَّدَ

اے احمد خوشی است مگرے را کہ بر خاستہ است در شب و عبادت

الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری ہو اس شخص کو جسے شب بیداری کی

وَأَنْ هَجَعَهُ هَجَعًا قَلِيلًا فَتَهَجَّدَ طُوبَىٰ مِمَّنْ يَأْتِ

کردہ است و اگر خوا بیدی خوا بیدہ اند کے پس تہجد کردہ است خوشی است مگرے را

اور رات عبادت میں گزارے جو سو یا رت تو تھوڑا سو یا اور تہجد کی نماز پڑھی اور

اللَّيْلِ تَالِيًا أَوْ ذَاكِرًا أَوْ قَائِمًا أَوْ سَاجِدًا

کہ گزاردہ اشب راتلاوت کندہ یا ذکر کندہ یا ایستادہ یا سجدہ کندہ

خوشخبری ہو اس شخص کو جسے تلاوت کرے یا ذکر کرے یا نماز پڑھے یا سجدہ کرے رات گزارے

طُوبَىٰ لِمَنْ سَهَرَ اللَّيْلَ وَالْأَسْحَارَ

خوشے بادمرکے راکہ بیدار ماندہ است و توبہ کردہ است در وقت پچاہ
اور خوشخبری ہو اس شخص کو جو رات کو جاگا اور صبح کو استغفار کیا اور خرابی ہو

وَالْوَيْلُ عَلَىٰ مَنْ بَاتَ هَاجِعًا إِلَىٰ وَجْهِ النَّهَارِ

وہلا کے است برکے کہ گزارندہ شب را خواہ بیدہ تا
اس کے لئے جو شام سے صبح تک پڑا سوتا رہا

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طُوبَىٰ لِمَنْ وَفَّقَ لِكَسْبِ الْحَسَنَاتِ

اے احمد خوشے است مرکے راکہ توفیق دادہ شدہ است مرکب فعل نیورا
اور الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری ہوا کے لئے جو کسب نیک کی توفیق دی گئی

وَالْوَيْلُ عَلَىٰ مَنْ وَكَّلَ لِكِسَابِ السَّيِّئَاتِ

وہلا کے برکے کہ وکیل کردہ شدہ است از برائے کسب فعل بد
اور خرابی اسکے لئے جو کسب بد کا وکیل کیا گیا

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَبْلُغَ الْمَنْزِلَ

اے احمد اگر خواہی تو اینکہ برسی تو منزل را
اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر تو چاہتا ہے کہ منزل پر پہنچ جائے تو اپنے

فَدَعْ نَفْسَكَ فِي الطَّرِيقِ وَفَرِّ مِنَ الرَّفِيقِ وَلَهُ

پس بگذار ذات خود را در راه و بگریز از یار اے
نفس کو راہ میں چھوڑ اور رفیق سے موہنہ موڑ

يَا اَحْمَدُ لَا تَغْتَرَّ بِالْمَالِ وَالذَّوْلَةِ وَالْجَاهِ

اے احمد مشغول مشو بہ مال دولت و مرتبہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد مال اور دولت و حبابہ میں مشغول

وَاعْرِضْ مِمَّا شَغَلَكَ عَنِ اللَّهِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

و پھر ہیزانہ چیزیکہ باز درو آن ترا زیاد خدا سے تعالیٰ اے احمد

نہو اور جو خدا کے ذکر سے رو کے اس سے پر ہیز کر اور الہام ہوا کہ اے احمد

اِنَّ اِبْلِيْسَ قَدْ تَكَبَّرَ وَقَالَ اَنَا خَيْرٌ مِنْهُ

بدستی کہ شیطان تحقیق تکبر کردہ است و گفته است من بہتر از ان آدم

شیطان نے تکبر کیا تھا اور کہا تھا کہ میں آدم سے بہتر ہوں

فَمَنْ تَكَبَّرَ مِنَ الْاِنْسَانِ فَهُوَ تَابِعُ الشَّيْطَانِ

پس کسے کہ تکبر کرد از آدمیان پس آنکس پیرو شیطان است

پس جو شخص تکبر کرتا ہے وہ شیطان کا تابع ہے

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اتَّقِرَّبْ اِلَى مَنْ قَرَّبَكَ اِلَى

اے احمد قریب شو تو بسوئے کسے کہ قریب کند کسے بسوئے من

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو تجھ کو ہم سے نزدیک کرے اسکے نزدیک ہو

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اتَّبِعْ مَنْ بَعْدَكَ مِنْ

اے احمد دور از کسے کہ دور دار و تراز من نہ

اور انہام ہوا کہ اے احمد جو تجھ کو ہمارے سے جدا کرے اس سے جدا رہ اور اسکے پاس نہ

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ تَمَسُّكَ بِذَيْلِ الرَّجَالِ فِي أَوَانِ حَالٍ وَكَلِّ

اے احمد چنگل بگیر تو بدامن مردمان در ہر وقت و در ہنگام

اور الہام ہوا کہ اے احمد تمسک کر دامن رجال کو ہر وقت اور ہر حال میں

يَا أَحْمَدُ كَتْمَانَ السِّرِّ مُشْتَبِهٍ الْأَخْيَارِ وَالْفُشَاوَةِ مِنْ عَادَاتِ

اے احمد پوشیدن راز از خصلت بہتر است و ظاہر کردن آن راز از عادت

الہام ہوا کہ اے احمد اسرار کا چھپانا اخیار کی خصلت سے ہے اور انکا ظاہر کرنا

الْأَشْرَارِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ قَلْبَ الْمُؤْمِنِينَ مَخْرِنٌ

بد است اے احمد دل مسلمانان مخزن

اشداری کی عادت ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد دل مومن مخزن

السِّرِّ وَرَاحَةَ مَعْدَانِ الْبِرِّ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ كَلِّ

راز و کف کان نیکو کارے است اے احمد

اسرار ہے اور کف مومن معدن پرہیزگاری ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

تَفْشِ سِرِّ أَخِيكَ الْمُؤْمِنِ وَكَتْبِهِ فِي الْفَوَاحِشِ

پراگندہ کن راز برادر خود کہ مومن است و بہ پوشش آن راز در دل

کسی بھائی مومن کا بھیدا نشامت کر اور اسکو دل میں پوشیدہ رکھ

لِتَرْجِي بِذَلِكَ يَوْمَ التَّنَادِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

تا کہ امیدوار شوی تو بان پوشیدن تر روز قیامت اے احمد

تا کہ قیامت میں اسکی وجہ سے امیدواری ہو اور الہام ہوا کہ اے احمد

يَبْغِي لِلْمُرِيدِ أَنْ يُشْتَغَلَ بِالْأَذْكَارِ وَلَنْ يَتْرُكَ

سزاوارست مرید را اینکہ مشغول دارد بذکر حق و ہرگز ترک نکند
مرید کو لایق ہے کہ اذکار میں مشغول ہووے اور رات دن کے جو وظیفہ ہیں

أَوْ رَادَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ يَبْغِي لِلْمُرِيدِ

درد ہائے شب و روز اے احمد سزاوارست مرید را

انکو نہ چھوڑے الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لایق ہے

أَنْ يَقُومَ اللَّيْلَ وَيَصُومَ النَّهَارَ وَمِنْ عَيْنِهَا

اینکہ قائم باشد شب را و روزہ دارد روز را و از چشم ہائے

کہ رات کو نفلیں پڑھے اور دنکو روزہ رکھے اور اپنی آنکھوں گریہ

الْبَاكِ يَفْجِرُ الْأَنْهَارَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ يَبْغِي

گر بیان خود جاری کند چشم ہارائے احمد سزاوارست

گر نیمالے سے چشم بنادے اور الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لایق ہے

لِلْمُرِيدِ أَنْ يُحِبَّ الْأَخْلَاءَ وَالْجُلَسَاءَ وَلَا

مرید را اینکہ دوست دارد دوستانہ و ہم نشینان را

کہ دوستوں اور ہم نشینوں کو دوست رکھے

يُبْغِضُ الْأَجْبَاءَ وَالْقُرْبَانَ وَلَهُ أَحْمَدُ يَبْغِي

و بغض تدارد از دوستان و از ہم جنسان اے احمد سزاوارست

اور محبوں اور مخلصوں سے بغض نہ رکھے الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لایق ہے

لِلْمُرِيدِ أَنْ يَصِفَ صَدْرَهُ مِنَ الْكَدُورَاتِ وَيَصْقِلَ

مرید را آنکہ صاف کند سینہ خود را از کدورات و صقل کند

کہ اپنے سینہ کو کدورت سے صاف کرے اور اپنے دل کو زنگ سے

قَلْبُهُ مِنَ الصَّدَاءِ كَالْمُرَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ يَنْبَغِي

دل خود را از زنگ چنانچہ آئینہ اے احمد سزاوار است

پاک کرے مثل آئینہ کے اور الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لایق

لِلْمُرِيدِ أَنْ يَحْفَظَ آدَابَ الرِّادَةِ لِيَقْفِيَ عَلَيْهِ

مرید را اینکہ نگاہدارد آداب ارادت را تا اینکہ کشادہ شود

کہ آداب ارادت کو حفظ کرے تاکہ ابواب سعادت

أَبْوَابِ السَّعَادَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ يَنْبَغِي لِلْمُرِيدِ أَنْ

بر آن مرید در ہار نیک بختی اے احمد سزاوار است مرید پورا

کشادہ ہوویں اور الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لایق ہے

يَكُونَنَّ فِي التُّرَابِ أَضْعُكَ التُّرَابِ تَحْتَ قَدَامِ

اینکہ باشد در تواضع مانند خاک تا زیر پائے

کہ تواضع اختیار کرے اور اپنے تئیں ہر پیر و جوان کی خاک پائے

جَمِيعِ الشُّيُوخِ وَالشَّابِّ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ

ہر پیر و جوان اے احمد کے کہ

اور الہام ہوا اے احمد کہ

أَذَى الشَّيْخِ وَالْخَلِيفَةِ لَمْ يَفْلَحْ أَبَدًا أَوْلَاهُ يَا أَحْمَدُ

آزار رسانید بزرگ رایا بادشاہ را بہتری نیاید ہمیشہ اے احمد
جو شیخ اور خلیفہ کو رنج دیتا ہے وہ کبھی فلاح نہیں پاتا اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ عَابَ الشَّيْخَ أَوْ الْخَلِيفَةَ فَهُوَ سَمِيٌّ شَرُّ الْخَلِيفَةِ

کے کہ عیب کرد بزرگ رایا بادشاہ را پس آنکس نام کر وہ شدہ است مردمان
جو شیخ اور خلیفہ کے عیب نکالتا ہے وہ بدترین مردمان کا نام پاتا ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ أَبْغَضَ الشَّيْخَ أَوْ الْخَلِيفَةَ لِأَجْلِ

اے احمد کے کہ بغض وارد بزرگ رایا بادشاہ را از برائے
الہام ہوا کہ اے احمد جو شیخ اور خلیفہ سے درم و دنیا رکھی وجہ سے بغض

الدِّينِ هُمُ وَالِدِي نَارٍ فَهُوَ قَدْ فَتَمَ عَلَى نَفْسِهِ أَبْوَابَ

درم وینار پس آنکس حقیق کشاد پر ذات خود درہای
رکتا ہے وہ اپنے نفس پر دوزخ کے دروازے کھولتا ہے

النَّارِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ أَحَبَّ الْفُقَرَاءَ فَهُوَ مَلِكٌ

دوزخ اے احمد کے کہ دوست دارد فقیراں را پس آنکس فرشتہ
اور الہام ہوا کہ اے احمد جو قیرون کو دوست رکھتا ہے وہ فرشتہ

وَمَنْ أَبْغَضَ وَقَعَّ فِي الْبَيْرِ فَهَلَكَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

است وکے کہ بغض دارد در چشہا پس ہر
صفت ہے اور جو اون سے بغض رکھتا ہے وہ کنوئیں میں گرتا ہے اور ملاک ہوتا ہے

مَنْ أَحَبَّ الشُّيُوخَ فَهُوَ سَرِيٌّ خَيْرَ النَّاسِ وَمَنْ

کے کہ دوست دارو بزرگوار پس آنکس نام کردہ شود بہتر مردمان
جو شیخ کو دوست رکھتا ہے اس کا نام خیر الناس ہے

أَبْغَضَهُمْ عَدُوٌّ مِنَ الشَّيْطَانِ الْمُرِيدِ الْخَنَّاسِ

و کے کہ دشمن دارو بزرگانرا شمرده شود از جملہ شیطان بد بخت
اور جو شیخ سے بغض رکھتا ہے وہ شیطان خناس میں شمار کیا گیا ہے

وَلَكِنَّ يَا أَحْمَدَ حُبُّ الْفُقَرَاءِ يَقُودُ إِلَى الْجَنَّةِ وَ

اے احمد دوستی فقرائے کشد ب طرف بہشت
اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیروں کی محبت جنت کی طرف کھینچتی ہے اور

بَغْضُهُمْ يَسُوقُ إِلَى النَّيْرَانِ وَلَكِنَّ يَا أَحْمَدَ إِذَا

دشمنی فقرائے برو بسوئے دوزخ اے احمد وقتیکہ
انہی عداوت رکھنی دوزخ کی طرف کھینچتی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر تو

تَكَلَّمْتَ بَيْنَ يَدَيْ الشَّيْخِ فَلَا تَرْفَعْ صَوَاتَكَ

تکلم کنی تو پیش بزرگ پس بلند مکن آواز خود را
شیخ کے رو برو کلام کرے تو بلند آواز سے نہ کرنا اور شیخ کی آواز سے بلند آواز

فَوْقَ صَوْتِهِ وَأَعْضُضْ مِنْهُ مَرَّ عِيَالِ الْأَدَبِ

بالای آواز ان شیخ و فروتنی مکن تو در آن
نکرنا اور فروتنی و بجز بر عایت ادب کرنا

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْبَخِيلُ يُعَادِيهِ الصَّغَارُ وَالْكِبَارُ

اے احمد بخیل دشمن دارد بخیل را خورد و کلان

اور الہام ہوا کہ اے احمد بخیل سے چھوٹے بڑے سب دشمنی

وَالسَّخِيُّ يُؤَالِيهِ الْأَبْرَارُ وَالْأَخْيَارُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

دشمنی بزرگ پسندارند اور انیکان و بہتستان اے احمد

رکھتے ہیں اور سخنی کو ابرار و اخیار بزرگ جانتے ہیں الہام ہوا کہ اے احمد

الْعَاصِي يُخَافُ الْمَوْتَ هَذَا وَالْمُطِيعُ لَا يَخَافُ

گنہگار سے ترس موت را (این موت صوری است) و فرمان بردار نمی تر

گنہگار موت ظاہری سے خوف کرتا ہے اور مطیع نہیں خوف کرتا

لَاِنَّهُ اطَاعَ نَفْسَهُ وَهَذَا اطَاعَ الْمَوْلَى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

اینگہ عاصی بد رستی کہ فرمان برداری کرد ذات خود را فرمان بردار فرمان برداری کو طاقت ندارد

کیونکہ عاصی مطیع نفس ہے اور مطیع مطیع مولیٰ ہے الہام ہوا کہ اے احمد

إِنَّ أَفْضَلَ الذِّكْرِ الْتَهْلِيلُ لِیُوحَدَ بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ

اے احمد بد رستی بہتر ذکر یا کلمہ طیب گفتن ست یائیں کلمہ صابا تکبیر است خود

افضل ذکر و تکا ذکر کلمہ طیب ہے تاکہ ایک معلوم ہوئے

الْمَلِكُ الْجَلِيلُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْأَوْلِيَاءُ نَوَابِ الْأَنْبِيَاءِ

بزرگ ملک اے احمد اولیاء نائب انبیاء

ملک جلیل الہام ہوا کہ اے احمد اولیاء انبیاء کے نائب ہیں

لَا تَنْتَظِرُونَ الْأَوْلِيَاءَ يَقْتَدُونَ بِالْأَنْبِيَاءِ وَيَسِيرُونَ

زیرا آپ اولیا پیش روی سے کنتہ پیغمبران و خصلت سے گیرد

کیونکہ انکی اقتدار کرتے ہیں اور انکی خصلتیں اختیار کرتے ہیں

يَسِيرُونَ لَهُمْ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا جَلَسَ امْتَلِئْ بِذُرْبَيْنِ

خصلتہائے ایشان اے احمد وقتیکہ نشیند شاگرد بیش

الہام ہوا کہ اے احمد جب کوئی شاگرد استاد

يَدَى الْأُسْتَاذِ وَأَخَذَ حُرُوفًا مِنْ فِيهِ فَقَدْ ثَبَتَ

استاد و گیرد حرف از دہن دے پس ثابت

کے رو برو بیٹھتا ہے اور اسکے منہ سے ایک حرف سنتا ہے

حَقُّهُ عَلَيْهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لِلْأُسْتَاذِ حَقُّوهُ

مے شود حق استاد بر شاگرد اے احمد مرا استاذرا حق ہا است

تو اسپر استاد کا حق ہو جاتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد شاگرد پر استاد کے

عَلَى التَّلْمِيزِ وَجِبَ عَلَيْهِ أَنْ يُؤَدِّيَهَا بِمَا اسْتَطَاعَ

بر شاگرد واجب است بر آن تلمیز آنکہ ادا کند آن حقوق پیجز کیہ طاعت دارد

بہت حق ہیں شاگرد پر واجب ہے کہ بقدر استطاعت انکو ادا کرے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا زَالَ اسْتَاذُ خَيْرِ الْأَبَاءِ فَلَمْ يَضِيعَتْ

اے احمد بد رستی استاذ بہترین پدر ہا است پس چہرا ضایع مے کنی

اور الہام ہوا کہ اے احمد استاذ خیر الابا ہے پس نافرمانی کر کر

حَقُّوْقَهُ بِالْعُقُوْقِ إِذَا خَالَفَ التَّلِيْدَ اسْتَاذَهُ

حق آن استاذ را بنا فرمائی وقتیکہ مخالفت کند شاگرد استاذ

اسکے حقوق کو کیوں ضایع کرتا ہے اگر کوئی شاگرد اپنے

فِيْخَاطَبُ بِذَلِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُوْا حَذُو

خود را پس خطاب کر دہ میشود بان مخالفت در روز قیامت و مواخذہ کر دہ شود چاہیہ

استاذ کی مخالفت کرے گا تو قیامت کے دن اسکا سوال ہوگا اور پکڑا جائے گا

لَهُ يَا اَحْمَدُ اَنَا شَرُّ النَّاسِ لِاَنَّ النَّاسَ يَطْنُوْنَ

اے احمد من بدترین آدم ہستم زیراچہ آدمی ظن سے کند

اور الہام ہوا کہ اے احمد میں بدترین آدمیوں میں ہوں کیونکہ

بِيْ خَيْرٍ وَّاَنَا لَسْتُ كَمَا ظَنُّوْا وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اِذَا

بہن نیک و من یتیم چنانچہ گمان کر دہ شدم اے احمد وقتیکہ

لوگ میری طرف گمان نیک کرتے ہیں اور میں ویسا نہیں ہوں اور الہام ہوا کہ اے احمد جب

تَخَاصَرُ الْمُرِيْدَانُ ثُمَّ صَالَحًا فَلَ كَلَامَ لَهُمَا بَعْدَ

جنگ بکند دو مرید پس صلح کر دند پس نیست پیچ سخن ہر دو را بعد

دو مرید جنگ کرتے ہیں پھر صلح کرتے ہیں تو بعد استغفار کے

الْاِسْتِغْفَارِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ النَّشَاطُ وَالْاِسْتِقَامَةُ

بخشیدن اے احمد شادمانی و استواری

پھر کچھ کلام اپنہ نہیں ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد نشاط و استقامت

مِنْ أَعْمَالِ الرِّجَالِ كَلِمَاتٍ عَمْرٍو النِّبَانِ سَكَنِي فِي بَيْتِ الدَّيْدَانِ

از اعمال مردانست اے احمد بیا آراستہ کنندہ خانہا جائے گرفتند درجائے کرتان

اچھو لوگوں کے اعمال سے ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد بیت لوگ مکانوں کے آراستہ کر نیوالی بچھو کے گھر میں ساکن ہوں گی

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لِلصُّمَّتِ ثَلَاثَةُ أَحْرَفٍ الصَّادُ

اے احمد لفظ صمت سے حرف است صا است

اور الہام ہوا کہ اے احمد صمت کے تین حرف ہیں صا و میم نے صا سے مراد صوف ہے

وَالْمِيمُ وَالتَّاءُ فَالصَّادُ عِبَارَةٌ عَنِ الصُّوفِ الْمِيمُ عِبَارَةٌ

میم است و تا است پس صا عبارت است از صوف و میم

اور میم مراد میں یعنی کذب ہے اور تے سے ترس پس جو شخص خاموش

عَنِ الْمِينِ وَهُوَ الْكِذْبُ وَالتَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ التَّرْسِ

عبارت از کذب است و تا عبارت است از ترس

رہا وہ بچایا گیا بلاؤں سے اور بے نیاز ہوا کذب سے پس گویا کہ

فَمِنْ صَمَّتْ قَدْ صِينَ عَنِ الْبَلَاءِ وَاسْتَعْلَى عَنِ

پس کہ خاموش ماند تحقیق محکم داشتہ است از بلاؤں سے نیاز است آنکس

اسکے خاموشی نے سب آفتوں کو جو بولنے اور کلام

الْكَذِبِ فَكَانَ صَارَتْ صَمَّتْ تَرَسًا يَمْنَعُ مِنْهُ

از دروغ پس گویا کہ گشتہ است خاموشی سے سپر منع کہ نے کند از دوسے

کرنے سے پیدا ہوتے ہیں منع کر دیا

جَمِيعَ الْاَفَاتِ الَّتِي يَتَوَلَّدُ مِنْ الْمُنْقُ وَكَهْ يَا اَحْمَدُ

ہمہ بلاہا را آنکہ پیدا سے شود از گفتار اے احمد

تمام آفتیں پیدا ہوتی ہیں بولنے سے الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ عَصَى النَّفْسَ فَهُوَ رَجُلٌ وَمَنْ اطَاعَهَا فَهُوَ

کسے کہ مخالفت کند نفس را پس وہ مرد است و کسے کہ اطاعت

جئے نفس کی مخالفت کی وہ مرد ہے اور جسے نفس کی اطاعت کی

رَجُلٌ وَكَهْ يَا اَحْمَدُ لَا يِنَالُ الْمُرَادَ قَبْلَ الْخُرُوجِ

کند آنرا پس آن مرد مرد زبون است مرید نے رسد مراد را پیش بیرون آمدن

وہ مردک ہے الہام ہوا کہ اے احمد مرید مراد کو نہیں پاتا۔

عَنِ النَّفْسِ لِأَنَّ النَّفْسَ تَطْلُبُ مِنْهُ مَا تَشَاهِي

از نفس زیراچہ نفس طلب سے کند آزان شخص چیزیکہ می خواہد

جب تک نفس سے نہیں نکلتا کیونکہ نفس

وَلَا يَحْصُلُ مَطْلُوبٌ بِهَا بَدْوً اِلَّا سْتِغَالٌ

و حاصل نئے شود مطلب آن نفس بغیر مفعول بودن

اپنے مطلوب کو چاہتا ہے اور مطلوب نفس کا بغیر

بِالدُّنْيَا بِفَوْتِ رِضَاءِ الْمَوْلَى وَكَهْ يَا اَحْمَدُ

دینا بدور بودن رضامندی مولے اے احمد

دنیا میں مشغول ہونے کے اور رضامندی فوت کرنے کے نہیں حاصل ہو سکتا الہام ہوا کہ اے احمد

أَيُّهَا الزَّائِرُ لَا تَزِرْ بِي كَلِمَاتِي شَرُّ مَزُورٍ وَأَخْيَرُ

اے ملاقات کنندہ ملاقات کنس مرازیہ اچھ من شر مزورم
کہہ کہ اے ملاقات کرنے والو مجھ سے ملاقات نکر و کیونکہ میں سب سے برا ہوں

مِنِّي كُلِّ مَزُورٍ وَوَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ تَرَكَ نَفْسَهُ فِي

و بہتر از من کل ملاقات کردہ شدہ اند اے احمد کسے کہ ترک کند ذات خود را
اور میرے سوا جس سے ملاقات کرو گے وہ بہتر ہوگا الہام ہوا کہ اے احمد جو شخص

الهُوَ عَسَدٌ كَيْفَ لَهُ سَبِيلٌ إِلَى هُدًى وَكَلَهُ

در خواہش نفس چگونہ مراورا راہ باشد بسوے ہدایت اے
اپنے نفس کو اسکی خواہش پر چھوڑ دیتا ہے اسپر دروازہ معرفت کا بند ہو جاتا ہے

يَا أَحْمَدُ الْإِرَادَةُ تَصِحُّ بِالتَّوْبَةِ عَنِ الْمُعَاصِي وَ

احمد مرید بودن صحیح شود بتوبہ از گناہان

اور الہام ہوا کہ اے احمد ارادت گناہوں سے توبہ کرنی اور اسکی زخارف کے چھوڑنی

وَيَتِمُّ يَتْرُكُ الدُّنْيَا وَنَزَّخَارِهَا فَمَنْ لَمْ يَأْتِ

و تمام مے غود بہ ترک دنیا و زخارف آن پس کسے کہ نیارد باہن ہردو
سے تمام ہوتے ہی پس جسیں یہہ دونوں

بِهَذَا مِنَ الشَّرِّ طِينٌ لَا يَسْمِي مَرِيدًا عِنْدَ الْقَوْمِ

شہرط نامیدہ نے شور مرید نزدیک مردمان

شرطیں پائی جائیں وہ قوم کے نزدیک مرید نہیں ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ أَصْبَرَ النَّفْسَ وَأَمْسَى

اے احمد کے کہ در وقت صبح اسیر نفس باشد در وقت

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو صبح کو بھی نفس کا تابع و اسیر ہوا در شام کو بھی اس کا

أَسِيرَهَا فَهُوَ لَا يَعْدُ مِنَ الرِّجَالِ بَلْ يَعْدُ مِنَ

شام تابع آن نفس پس آنکس شمار کہہ نشدہ از مردمان بلکہ شمار کرنے سے شود

و . . مان برادر ہے وہ مردوں میں شمار نہیں کیا

الْمُخْتَبِينَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا أَصْبَرَ الْعِشْقَ غَالِبًا

از نامردان اے احمد وقتی کہ برگرد عشق غالب

جاتا مختبون میں شمار کیا جاتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر صبح کو عشق غالب

وَضَلَّ قَاهِرًا وَقَادِرًا أَمْسَى الْعَقْلُ مَغْلُوبًا عَاجِزًا

دگر در زور آور و صاحب قدرت میگردد و عقل مغلوب و زبون

وقاہر و قادی ہوتا ہے تو شام کو عقل مغلوب اور عاجز ہوتی ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْعِشْقُ وَالْعَقْلُ لَا يَحْتَمِعَانِ فِي

اے احمد عشق و عقل جمع نہیں ہوتے

اور الہام ہوا کہ اے احمد عشق و عقل طلب واحد میں جمع نہیں ہوتی کیونکہ سلطان عشق جب

قَلْبٍ وَاحِدٍ لِأَنَّهُ إِذَا دَخَلَ سُلْطَانُ الْعِشْقِ

در دل واحد زیرا کہ وقتی کہ در آید بادشاہ عشق

ضابطہ اور اقتدار کے ساتھ داخل ہوتا ہے تو عقل شکست کھا کر پھیر فرار ہوتی ہے

ضَائِبًا مُقَدِّرًا قَدَّرَ مِنْهُنَّ مَا مَتَوَارٍ يَا وَكَلَهُ

غالب قادر تحقیق میگردد و عقل مغلوب پوشیدہ اسے

يَا أَحْمَدُ كُلُّ طَبِيبٍ يُعَالِجُ وَيُدَارِي الْمَرْضَى وَ

احمد ہر طبیب علاج مے کند و داردے کند چہا بہارا و اور الہام ہوا کہ اسے احمد ہر طبیب مریض کی دوا اور علاج کہتا ہے اور

طَبِيبِي يَمْرُضُ وَيَسْقُمُ وَكَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِنَّ الطَّبِيبَ

طبیب من مرض مے دہد و زبون مے کند اسے احمد تحقیق طبیب میرا طبیب مرض اور سقم الٹا بڑھاتا ہے اور الہام ہوا کہ اسے احمد طبیب

يُعَالِجُ لَكِنَّ طَبِيبِي أَمْرٌ بِمَرَضٍ مِنْ أَمْرٍ رَضِيَتْ

علاج مے کند لیکن طبیب پیچزیکہ من آزار میدہد باز آری از آزار ہا و راضی علاج کرتے ہیں لیکن میرا طبیب مریض کرتا ہے اپنے امراض سے

عَنْهُ بِرَأْفَةٍ يَا أَحْمَدُ الْعَالِمُ صَاحِبُ الْبَيَانِ

ان طبیب پیچزیکہ حکم کرد اسے احمد عالم صاحب بیانت اور میں راضی ہوں جو اس کا حکم ہے اسپر اور الہام ہوا کہ اسے احمد عالم صاحب

وَالْعِبَادَاتِ وَالْفَقِيرُ صَاحِبُ الرَّمُوزِ وَالْإِشَارَاتِ

صاحب عبادات است و فقیر صاحب رمزت و اشارات بیان و عبادات ہے اور عارف صاحب رمز و اشارات

فَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْعَالِمُ طَالِبُ الشُّهُرَةِ وَالْعُرْفَانِ

اے احمد عالم طالب شہرت ست و طالب معرفت

اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم طالب شہرت اور عرفان کا ہے اور عارف

وَالْفَقِيرُ طَالِبُ الْخُمُولَةِ وَالِكِثْمَانِ الْعَالِمُ يَعْرِفُ

و فقیر طالب خمولتہ و پوشیدگی عالم تعریف میکند

طالب گنہامی اور کتمان ہے عالم

نَفْسَهُ بِالنُّطْقِ وَالْفَصَاحَةِ وَالْفَقِيرُ يَجْهَلُ نَفْسَهُ

ذات خود را بگویی فصاحت و فقیر جاہل سے کند

اپنے نفس کو جانتا ہے گویائی فصاحت سے اور فقیر اپنے نفس کو بھولتا ہے

مَعَ الْعِلْمِ وَالْبَلَاغَةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْعَالِمُ يَجْهَدُ

ذات خود را بادانش و بلاغت اے احمد عالم کوشش میکند

علم و بلاغت سے اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم کوشش کرتا ہے

فِي إِقْتِبَاسِ الزِّيَادَاتِ وَالْفَقِيرُ يَجَاهِدُ فِي

در حاصل کردن زیادتی و فقیر کوشش سے کند

حاصل کرنے زیادات میں اور فقیر سعی کرتا ہے

الطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْعَالِمُ

در عبادات و طاعات اے احمد عالم

طاعت و عبادات میں اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم

يُحِبُّ أَنْ يَجْمَعَ الْخَلْقَ لَدَيْهِ وَالْفَقِيرَ رَاضِيًا

دوست میدارد آنیکہ جمع شوند خلق نزدیک من و فقیر راضی میشود

اسبات کو دوست رکھتا ہے کہ اسکے پاس خلقت جمع ہو اور فقیر اس بات سے راضی ہے

بِأَنَّ لَيْسَ أَسْرًا إِلَيْهِ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ الْإِنْقِطَاعُ

بانیکہ اشارت کردہ نشود اے احمد جدائیگی دو

نہ اسکی طرف کوئی اشارہ بھی نکرے اور الہام ہوا کہ اے احمد انقطاع

إِنْقِطَاعًا عَنِ الْخَلْقِ لِيَحْصَلَ بِغَيْرِ عَزَّةٍ

جدائیگی اند جدائیگی از خلق است تا آنیکہ حاصل نشود گوشہ

دو ہیں ایک انقطاع خلق سے اور یہ عزت سے حاصل ہو جاتا ہے

وَهَذَا أَيْسَرٌ وَأَسْهَلُ وَالْإِنْقِطَاعُ عَنِ النَّفْسِ

نشینی داین آسان تر است و سہل تر است و جدائیگی از نفس

اور یہ آسان ہے و سہل انقطاع نفس سے اور یہ بغیر ریاضت

لَا يَحْصُلُ إِلَّا بِالرِّيَاضَةِ وَالْمُجَاهَدَاتِ وَهَذَا

حاصل نئے نشود مگر بربریاضت و کوشش داین دشوار

اور مجاہدہ کے حاصل نہیں ہوتا اور یہ

أَشَدُّ وَأَشَدُّ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مِنْ أَفْطَرٍ وَمَنْعِ حَوَاسِ

تراست اے احمد کہ کسے کہ افطار کند و منع کند حواس

دشوار ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد جو شخص افطار کرتا ہے اور حواس

الْخُسُّ مِمَّا لَا يَعْزِيهِ فَخَيْرٌ مِّنْ أَمْسِكَ عِزَّ الْأَكْلِ

خس را از چیزے کہ بے فائدہ امت پس بہترست از کسے کہ اساک کردہ است از
خس کو لایعنے سے روکتا ہے اور اس شخص سے بہتر ہے جو روزی

وَالشَّرِبُ يَعْرِجُ حَوَاسَهُ وَيُتْرِكُهَا إِلَى الْمَخْطُورَاتِ

خوردن و نوشیدن و علاج می کند حواس خود را و ترک کند حواس را بسوی بدیہا
رکتا ہے اور حواس کو محظورات اور ممنوعات میں ڈالتا ہے

وَالْمَنْوَعَاتِ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ رَبِّ صَلِّ لِيَوْمَ فِطْرِي

و منہیات اور
اے احمد با صلیم افطار کنندہ احمد
الہام ہوا کہ اے احمد بہت سے روزہ رکھے و اے صلیم

وَرَبِّ مَفْطِرِ صَلِّ لِيَوْمَ فِطْرِي لِيَنْ مِّنْ أَمْسِكَ عِزَّ الْأَكْلِ وَالشَّرِبِ

و بسا افطار کنندہ روزہ دارند زیر اچھے کسے کہ باز ماند از خوردن و نوشیدن
نہیں ہوتے ہیں اور بہت سے افطار کرنے والی صائم ہوتی ہیں کیونکہ جو کھانی پیے باز رہی اور اعضا کو ممنوعات میں ڈالی

وَيُتْرِكُ جَوَارِحَهُ إِلَى الْمَنْوَعَاتِ فَهُوَ صَلِّ لِيَوْمَ فِطْرِي

و بگنارد اعضا خود را بسوی بدیہا پس آن روزہ دار است نزدیک
وہ اہل شریعت کے

الشَّرِيعَةِ وَمَفْطِرِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِيقَةِ وَمَنْ أَفْطَرَ

صاحب شریعت و افطار کنندہ نزدیک صاحب حقیقت و کسے افطار کند
نزدیک صائم ہوتا ہے اور اہل طریقت کے

وَمَنْ جَوَّارِحَ مِنَ الْمَخْطُورَاتِ فَهُوَ مَفْطَرٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِيقَةِ

و بازدارد اعضاے خود را از بدیہا پس آن افطار کننده است نزد صاحب

نزدیک صایم نہیں ہوتا اور جو افطار کرتا ہے

وَمَنْ صَامَ وَرَاعَى هُدَى الشَّرْطِينِ فَصَوْمُهُ تَامٌّ فِي الشَّرِيعَةِ

حقیقت وکے کہ روزہ دار و رعایت کند این دو شرط را پس روزہ داشتن او تمام است

اور جوارح کو برائیوں سے روکتا ہے وہ شریعت

وَالْحَقِيقَةُ نَظَرْتُ فِي الْبَخْلِ وَسُوءِ الْخَلْقِ فَوَجَدْتُ كُلَّ وَاحِدٍ

در شریعت و حقیقت دیدم من در بخل و بد خلق پس یافتم ہر یکے ازان

کی رو سے صائم نہیں اور طریقت کی رو سے صایم ہے

مِنْهُمْ سِوَ الْخَصَالِ لَا نَهْمَا شَعْبَتَانِ مِنَ الْكُفْرِ فَنَظَرْتُ فِي

ہر دورا بد خصلت زیراچہ آن دو دوشاخ اند از کفر و نظر کردم

اور جو روزہ رکھے اور اسمیں یہ دونو شرطیں ملحوظ

الْجُودِ حَسْبِ الْخَلْقِ فَوَجَدْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لَسَانَ

در جود و بخشش خلق پس یافتم ہر یکے آزان ہر دو نیکی

رکھے اسکا روزہ کامل ہوتا ہے

الْخَصَالِ كَمَا شَعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ فَالْوَيْلُ لِمَنْ حَسِبَ لِسَانَهُ وَقِيَّةَ الْإِيمَانِ

خصلت زیراچہ آن ہر دو دوشاخ اند از ایمان ہیں ہلا کے است کسی را کہ سمس کرے است زبان خود را

اندوے شریعت و طریقت کے میں نے بخل اور بد خلقی کی طرف نظر کی دونوں کو

میرزا حسن فتح علی خان
لاہور ۱۹۰۵ء

لَغِيْبِهِ اَخِيْهِ وَ لَهُ يَا اَحْمَدُ طُوْبِيْ لِمَنْ رَاَى عِيُوْبَ نَفْسِهِ وَ

دہن خود برائے گلہ برادر خود اے احمد خوشے است مرکے را کہ بہیند عیب خود را

برایا کیونکہ یہ دونوں شاخیں کفر کی ہیں اور میں نے جو داد خلق کو دیکھا

مَرِيْرٍ عِيُوْبٍ غَيْرِهِ وَالْوَيْلُ عَلٰى مَزْرَاىِ عِيُوْبٍ غَيْرِهِ وَ لَمْ

و نہ بیند عیب دیگر را و ہلا کے ہر کسے کہ بیند عیب دیگر را و نہ بیند

ان دونوں کو عمدہ پایا کیونکہ یہ دونوں شعبہ ایمان کے ہیں پس ہلاکت

يَرِ عِيُوْبَ نَفْسِهِ وَ لَهُ يَا اَحْمَدُ مَنْ مَلِكٌ اَذْنِيْهِ وَ عَيْنِيْهِ

عیب خود را اے احمد کسے مالک شود دو گوش خود را

اسکے لئے جسے زبان کو منہ میں جس کر رکھا ہے اور خرابی اسکے لئے جسے زبان کو بھائی

لَا يَقْدِرُ الشَّيْطٰنُ عَلَيْهِ وَ لَهُ يَا اَحْمَدُ مَنْ مَلِكٌ يَدَايِهِ وَ رِحْلِيْهِ لَا

دو چشم خود را قادر نہیں شود شیطان بروے اے احمد کسے کہ مالک شود دست

مسلمان کی غیبت میں کھول رکھا اور الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری اسکے لئے ہے جس نے

يَتَوَطَّنُ الشَّيْطٰنُ لَدَيْهِ وَ لَهُ يَا اَحْمَدُ مَنْ مَلِكٌ يَنْ مَنكِبِيْهِ وَ فُجْدِيْهِ

و پائے خود را نہ آید شیطان نزدیک دے اے احمد کسے کہ مالک شود دو بازو خود را

اپنے نفس کے عیبوں کو دیکھا اور غیر کے عیبوں کو نہ دیکھا اور حسد ابی اس کے

اَكْرَمَ اللّٰهِ فِيْ دَارِيْرِ لَهُ يَا اَحْمَدُ مَنْ عَاشَرَ مَالِكَ النَّفْسِ فِي الدُّنْيَا هُوَ خَيْرٌ

دو دوران خود را بزرگ گرداند اور اخلاقی در ہر دو مزی اے احمد کسے کہ بزیست مالک نفس دنیا ان پیدا کردہ شود

اسکے لئے جسے غیر کے عیبوں پر نظر کی اور اپنے عیبوں کو نہ دیکھا اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَلِكُ الْعَشَائِرِ فِي الْعُقُبِ وَكَلِمَا أَحْمَدُ تِلَاوَةً الْقُرْآنِ ثَلَاثَةً وَالْعَالَمِ

بادشاہ قبیلہ در آخرت اے احمد خوانندہ تیرا نام ہے است عالم

جو اپنے کانون اور آنکھوں کا مالک ہو شیطان اس پر قدرت نہیں پاتا اور الہام ہوا کہ ای احمد جو اپنے

الذَّاهِدِ الْعَارِفِ أَمَّا الْعَالِمُ فَيُوتِلُو بِالْتَدْبِيرِ وَالتَّفَكُّرِ وَأَمَّا الزَّاهِدُ

و زاہد و عارف اما عالم پس ان عالم میخواند بتامل و فکر و اما زاہد پس

ہاتھ پاؤں پر مالک ہوتا ہے شیطان اسکے پاس نہیں رہتا اور الہام ہوا کہ ای احمد جو زبان و دست پر مالک

يَجْهَدُ فِي كَثْرَةِ التَّلَاوَةِ وَأَمَّا الْعَارِفُ فَلَهُ شَأْنٌ عَظِيمٌ فِي التَّلَاوَةِ

آن زاہد جہدے کند در زیادتی خواندن و اما عارف پس مر اور طریق بلند است

ہوتا ہے اسکو اللہ دو جہان میں بزرگی دیتا ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد جو نفس پر دنیا میں مالک رہا حشر میں

لَا تَنْتَلُو مَعَكُمْ اللَّهُ لِيَا أَحْمَدُ كُلُّ لَفْظٍ يَتَوَلَّدُ مِنْ لِسَانِ فَيُوتِلُو

در خواندن زیر اچھ ان میخواند در اس حال کہ کلام کنندہ است با خدائے . اے احمد ہر لفظ

بادشاہ ایک قبیلہ کا ہو کر اٹھے گا اور الہام ہوا کہ ای احمد تلاوت کرنے والے قرآن کی تین ہیں ایک عالم و دوسری زاہد

وَالْأَذْوَالُ كُلُّ مَعْنَى خَرَجَ مِنَ الصِّدْقِ فَيُوتِلُو فِي الْمَجْرُورِ وَلِيَا أَحْمَدُ كَرُّ

پیدا میشود از زبان پس آن لفظ باقی ہے ماند در گوشہا و ہر معنی کہ بیرون سے آید

تیسرے عارف تلاوت کرتا ہے تفکر اور تہذیبی اور زیادہ پڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور عارف کی

الْحِجَازِ أَيْ بَلَّغَ مِنْ ذِكْرِ اللِّسَانِ وَلِيَا أَحْمَدُ عَاءَ الْعَامِ ضَيْتُولُ بَيْعِ فَيَا أَيْتِي

از سینہ پہلے واقع میشود و لہا اے احمد فکریل تہذیبی است از ذکر زبان ای احمد ظرف عالم شد است گنجائش نے

تلاوت میں بڑی شان ہی کیونکہ وہ خدا سے باقی کرتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد جو لفظ زبان سے پیدا ہوتا ہے

ہا کہیں باقی رہ جائے اور جو معنی صدقہ کی نکلتے ہیں وہ مجبور میں پڑتے ہیں اور الہام ہوا کہ ای احمد ذکر کرے کہ زبان کو نکلتے ہے

third a gnostic who reads with deliberation and pondering. The pious one studies exceedingly. There is great esteem for the gnostic because he talks with God.

O Ahmad, all words arise from the tongue, stay in the ears and all meanings arise from the breast remain in the heart.

O Ahmad, remembering with the heart is better than remembering with the tongue.

O Ahmad, the world has a small capacity and can contain little because whatever it says is out of memory and recalling. The *dervesh* has great capacity and can hold much because he speaks out of his inner light and inspiration.

O Ahmad, woe unto him whose time goes waste.

O Ahmad, he who knows God, he becomes tongue-tied, that is, he does not reflect upon frivolous matters.

O Ahmad, woe unto him who resorts to guile and does it again, is undone and destroyed.

O Ahmad, a charitable man is one who gives alms discriminatingly and a munificent one who does so indiscriminatingly, and we recite this line: A charitable person gives alms in a pertinent way.

O Ahmad, a scholar wishes that lots of people should gather around him and a *dervesh* that no one should point towards him.

O Ahmad, there are two types of separations, one is separation from people which comes by isolation and is easy the other is separation from the carnal self which cannot be acquired except by striving and exertion and is difficult.

O Ahmad, he who opens the fast and prevents the five senses from frivolous matters, is better than one that keeps fasts and plunges his mind into evils and forbidden things.

O Ahmad, many who fast are not restrained real fasters and many who restrain are not fasters because one who refrains from eating and drinking but plunges his organs into things forbidden, is a faster according to the followers of the *Shariat* and not according to the believers in *Tariqat*. And one who does not fast but restrains his organs from evils, is a non-faster according to the spiritualists, and one who keeps a fast and observes both these things, his fast is perfect from the point of view of both *Shariat* and *Tariqat*. I looked at both stinginess and ill temper and found them bad. Both are offshoots of disbelief; and I looked at munificence and good nature and found both good, because they are a part of faith. Woe unto him, therefore, who observes the faults of others and not his own.

O Ahmad, a person who controls his ears and eyes, Satan cannot overcome him.

O Ahmad, one who masters his hand and feet, Satan does not draw near him.

O Ahmad, happy is he who controls his two arms and two thighs, God exalts him in both the worlds.

O Ahmad, he who controls his self in the world, would rise as the king of a tribe on Doomsday.

O Ahmad, there are three types of reciters of the Qur'an, One a scholar. second a pious person and the

O Ahmad, let not the visitor see me because I am the worst of men and whomsoever you meet except me, would be better than I am.

O Ahmad, he who leaves his carnal self to its cravings the door of knowing God is closed on him.

O Ahmad, the resolve (to be spiritual) really results in fulfilment if one repents from one's sins and by giving up the world and its petty things. So one who is characterised by these two unworthy qualities is not regarded as a person who really makes a resolve.

O Ahmad, he who is a slave to his carnal self and obeys it in the evening also, is not counted among men but among eunuchs.

O Ahmad, if love dominates in the morning and holds power, the intellect is over-powered and helpless by the evening.

O Ahmad, love and reason cannot remain together in one heart because when the monarch of love enters the heart with power and glory, the intellect is worsted and flees.

O Ahmad, every physician treats and cures the patient but my physician enhances my illness and ailment.

O Ahmad, the physician cures the patients but mine makes me ill with his diseases and I am pleased with what he orders.

O Ahmad, a scholar is versed in speech and worship but a gnostic is conversant with signs and symbols.

O Ahmad, a scholar seeks fame and a seer seeks obscurity and concealment. The former knows his self through his wisdom and rhetoric. A saint forgets it with his knowledge and eloquence.

O Ahmad, a scholar strives to get plenty but a *dervesh* exerts himself in prayer and worship.

○ Ahmad, the saints are viceroys of God because they follow the prophets and acquire their qualities.

○ Ahmad, when a pupil sits before a teacher and receives a word from his mouth, the teacher acquires a right over him.

○ Ahmad, a teacher has many rights over the pupil. So it is meet he discharges his obligations towards him as far as he can.

○ Ahmad, the teacher is the best of fathers. So why do you deny his rights by disobedience? If any pupil opposes his teacher, he would be taken to task for it on the Day of Judgment.

○ Ahmad, I am the worst of men because people take me for a good person which I am not.

○ Ahmad, two disciples fall out and then get reconciled; there is no blame on them after connotation.

○ Ahmad, happiness and felicity proceeds from their deeds.

○ Ahmad, many who adorn their houses would lodge in the houses of scorpions.

○ Ahmad, the word *Samt* has three letters: *Sad*, *Mim* and *Tay*. *Sad* means *Suf* (woollen garment of a sufi), *Mim* means falsehood, and *Ta* means tars (shield). So one who kept silence, was indeed saved from calamity, he is free from falsehood. Thus his silence has become a shield for him protecting him against all the ills which arise from speaking.

○ Ahmad, all troubles arise from speaking.

○ Ahmad, he who opposes his carnal self is a man and he who obeys it is a eunuch.

○ Ahmad, one who aspires does not achieve his purpose unless he escapes from his carnal self because it seeks its own object which cannot be acquired except being engrossed in the world and losing the pleasure of God.

○ Ahmad, a devout person is he who duly observes the modes and practices of devotion so that the doors of felicity should be opened for him.

○ Ahmad, it is proper for a devout person that he should be humble like dust under the feet of everyone young and old.

○ Ahmad, he who harms a *Sheikh* or *khalifa*, never fares well.

○ Ahmad, he who finds fault with the *Sheikh* and *khalifa* acquires the worst of names.

○ Ahmad, he who bears malice to the *Sheikh* and *khalifa* on account of *dirhams* and *dinars* (riches), opens the gates of hell on himself.

○ Ahmad, he who holds dear the *derveshes*, is an angel, and he who bears them illwill falls into a well.

○ Ahmad, he who holds affection for the *Sheikh* is the noblest of men; and he who bears them illwill, is one of the wicked devils.

○ Ahmad, friendship of the *derveshes* draws you towards heaven and enmity with them to hell.

○ Ahmad, do not speak to a *dervesh* in a loud tone, and do not raise your voice above his; speak to him in a lowly and humble manner with full respect.

○ Ahmad, all big and small are inimical towards a miser, and the virtuous and pious regard a generous person as noble.

○ Ahmad, a sinner is afraid of the physical death and one loyal is not afraid because the sinner is obedient to his carnal self, and the really obedient is obedient to God.

○ Ahmad, the most precious of recitations is the *Kalima Tayyebah* so that the One is realised as a sublime Master.

O Ahmad, tidings to him who is enabled to perform good deeds and ill befalls him who is set to commit bad deeds.

O Ahmad, if you want to reach the goal, leave your (carnal) self on the way and turn away from your companion.

O Ahmad, do not engage yourself in acquiring riches, wealth and rank and abstain from what keeps you from the remembrance of God.

O Ahmad, Satan had boasted and said he was superior to Adam Therefore he who is proud is a disciple of Satan.

O Ahmad, draw near one who draws you close to Us.

O Ahmad, keep away from one who draws you away from Us and stay not near him.

O Ahmad, catch the hem of noble personages any and every time.

O Ahmad, retaining secrets is a sign of the noble and disclosing them that of the wicked.

O Ahmad, the heart of a believer is a treasure of secrets and his palm is a mine of virtue.

O Ahmad, do not divulge the secret of a fellow believer and conceal it in your heart so that you may have hope on the Doomsday.

O Ahmad, it is well of a devoted person that he should be engrossed in remembering God and not miss the recitals of day and night.

O Ahmad, it behaves a devout person that he should offer supererogatory prayers at night and fast during the day ; he should make his eyes fountains with weeping.

O Ahmad, it is proper for a devout person to befriend his mates and companions and not bear malice to them.

O Ahmad, a devout person is he who cleans his breast of ill will and purges his heart of rust like a mirror.

The *dervesh* has six virtues : His deeds are good ; his words and acts are soft ; he eats less ; he is lean ; his dress is righteousness, and his object is God.

O Ahmad, a *dervesh* likes obscurity.

O Ahmad, you have wasted your life in falsehood and fallen in the well of loss.

O Ahmad, indeed you lived in heedlessness, idleness and distraction ; so you did not bring anything good for the Doomsday and resurrection.

O Ahmad, you inclined towards the mean world and did not accumulate anything for the last day.

O Ahmad, you have engrossed and cast yourself in base desires. Therefore, you are plunged in affliction.

O Ahmad, your brothers have reached the path of the noble and you are lost in the company of the low and vicious.

O Ahmad, he who associates himself with the worldly men, denies himself the company of God.

O Ahmad, God is wroth with the world. The saints do not treat it except with wrath.

O Ahmad, gold is like dust in your hands ; it is perishable. When you give it to others, it becomes pure gold.

O Ahmad, happy is he who takes to midnight prayer and keeps awake at night, and seeks forgiveness in the morning.

O Ahmad, happy is he who rises up at night and spends the night in worship. If he sleeps, he does so far a short while only and offers the midnight prayer. Happy is he who spends the night reciting the Qur'an, or remembering God, offering prayer prostrating himself. Happy is he who keeps awake at night and seeks forgiveness in the morning. Alack the person who remains asleep.

Ô Ahmad, a person with vindictive spirit has foulness in his mind and he is not respected just like an envious person.

O Ahmad, vindictiveness is a fire lighted in the heart and burns up all one's good deeds.

O Ahmad, a gourmandiser is base and one who eats less is dignified.

O Ahmad, he who eats much prays less and he who eats sparingly can pray more.

O Ahmad, eat less so that you should be respected.

O Ahmad, when you become aware of death, nothing would avail you except good deeds.

O Ahmad, one's pedigree will not be considered on the Day of Judgment ; and judgment will not be on that basis.

O Ahmad son of Khatib, (hasten towards God and) place your forehead on the threshold of the beloved.

O Ahmad, hasten towards God, put your face with humility on his door.

O Ahmad, going towards God's door is right and high.

O Ahmad, God's door is open and His munificence universal.

O Ahmad, the door of affliction is open to the lover and the sword of love has shed his blood.

O Ahmad, he who considers the *derveshes* insignificant becomes contemptible in the eyes of men and he who respects them is great.

O Ahmad. he who respects a *dervesh*, the dervesh respects him.

And he who bears malice towards a *dervesh*, the *dervesh* feels malice for him.

When he is afflicted (*dervesh*) he forgives ; when he is cast into trouble, he bears it with patience.

O Ahmad, he who denies the world and yearns for the Hereafter, is pious, and he who does not desire any of these, is indeed a gnostic,

O Ahmad, hunger makes one turn towards God and satisfaction to Satan.

O Ahmad, he who does not surrender to God's order, is the worst of men and women.

O Ahmad, keep company with spiritual men because they have reached the Beloved.

O Ahmad, adopt the company of a sick person who cannot be cured and whatever arises from his self makes him ill.

O Ahmad, *Sidq* consists of three letters : *Sad*, *Dal* and *Qaf*. *Sad* means guarding, *Dal Deen* and *Qaf Qurb*, that is nearness. So one who guards himself guards his Deen from Satan, and he who guards the *Deen* acquires nearness of God Almighty.

O Ahmad, the word *Zanb* consists of three letters : *Zal*, *Nun* and *Bey*. *Zal* means degradation, *Nun* affliction and *Bey* calamity. So he who commits sin is debased, falls into the well of affliction and calamity.

O Ahmad, a pious person is one who strives, the gnostic is he who witnesses.

O Ahmad, a pious person merely performs and a gnostic acquires union.

O Ahmad, the self is a biting dog and people hate it.

O Ahmad, self is a biting dog ; chain it so that it does not bite men.

O Ahmad, to be absorbed in ablution is to be rapt into prayer, also ;

O Ahmad, be not vindictive like a serpent for a vindictive person is the worst of men.

○ Ahmad, when the self becomes strong the mind becomes weak and when the self gets weak, the mind becomes strong.

○ Ahmad, the staid self takes you to worship, and the commanding self draws you towards sin.

○ Ahmad, the carnal self is your enemy, so do not obey it, for obedience to it is sin against God.

○ Ahmad, he who separates himself from the carnal self draws near to God.

○ Ahmad, excess of love leads to perpetual remembrance.

○ Ahmad, intense passion leads to activity and Union leads to peace of mind.

○ Ahmad, he who follows desires, perishes.

○ Ahmad, he who denies the world and seeks the Hereafter is devout and he who seeks both is a gnostic.

○ Ahmad, hunger takes you towards God and satiety to Satan.

○ Ahmad, he who does not obey God's behest is most unworthy.

○ Ahmad, he who tires out the self by striving, comforts his heart by sight of God.

○ Ahmad, he who satisfies himself with carnal pleasures, denies himself the felicity of nearness and company of God.

○ Ahmad, he who sinks himself in the well of the world, how can he reach the court of God?

○ Ahmad, let not your self go towards the world so that it should deprive itself of Divine audience. Indeed the greedy one's belly is never filled and he is not satisfied with what has been apportioned for him. He seeks evil by what he commits.

dissembler and profligate are afraid. It is said it has thousands of benefits as Allah has mentioned in the episode of Hadrat Musa (PBUH) : O Musa, what is there in your hand ? Musa answered it is my staff ; I depend upon it and drive goats with it, and there are many other uses in it. Those who raise buildings would live in the graves, and whoever observes his faults does not note other men's faults. He who guards his ears and eyes, Satan has no hold on him ; he who keeps watch on his hands and feet, Satan does not come near him. He who is renowned among men is not saved from destruction.

O Ahmad, he who lives obscurely among men, his affairs are facilitated and he is always pointed out. He who spends his life in obscurity is saved from calamities. He who becomes known certainly falls into troubles.

O Ahmad, marks of dissembler are three : a mind complaining, a tongue erring and body rebellious.

Abul Qasim Samarqandi said : A believer has three marks : mind, grateful tongue remembering and body. patient

O Ahmad, remembrance relieves from the present and leads us to the One remembered.

O Ahmad, remembrance of God removes evil and burns up doubts.

O Ahmad, mention of the preceptor in talk is like salt in the food or light in darkness, or spirit in the body.

O Ahmad, God is alive ; He would never die. Similarly are the saints. They would not die because a saint is indeed alive by virtue of Divine cognition. Hence his remaining alive is right and proper.

O Ahmad, he who opposes his self, obeys God. and he who obeys the self, disobeys God.

O Ahmad, give up the self and seek nearness of God because the self takes you away from God.

who wears woollen cloth should be a sage or bearer of burden like a camel. A saint should wear a woollen garment for a meaningful purpose and not for gratifying his carnal self.

O Ahmad, wearing woollen dress by a *dervesh* to acquire renown is pernicious.

O Ahmad, it is not right for a disciple to put on *khirqā* without the permission of the spiritual leader. The *khirqā* by itself has no importance ; it is the preceptor's order that carries weight.

O Ahmad, whoever wears woollen dress is only *sufi* formally wearing this dress ; he who purifies his mind is a genuine *sufi*. He who wears woollen dress but is not pure of heart, is a *sufi* in the eyes of the common folk, not in the eyes of God. Hadrat Abu Saeed Abul Khair (God bless him) said, the *khirqā* is the coffin of the living, the heritage of the prophets ; it is the scales of the *Deen* and a mark of the believers. It is the screen of faults and key of the Unseen. It is the ornament of the noble and the distress of the evil-doers. It is the purity of both the worlds and terror for the profligates. It is good in the eyes of God but is bad in the eyes of the people. It is honour for the noble and degradation for the heedless. It is the rendezvous of the God-fearing. Said Abu Saeed, knowledge of Divine Unity consists of eight qualities : generosity, patience, surrender, sacrifice, humility, wearing woollen cloth and travelling. Generosity was there in Hadrat Ibrahim (PBUH), surrender in Hadrat Ismail (PBUH), patience in Hadrat Ayyub (PBUH), sacrifice in Hadrat Zakariya (PBUH), forlornness in Hadrat Yahya (PBUH), wearing woollen dress pertained to Hadrat Musa (PBUH) travelling to Hadrat Isa (PBUH), and *Faqr* to Hadrat Muhammad (PBUH). Said Hadrat Hasan Basri : the staff has six virtues : it is the way of the prophets, adornment of the virtuous and a weapon for enemies, that is the dog, snake etc., and help for the weak, woe for the treacherous ones, and increase in virtuousness. It is said if anyone has a staff, Satan runs away from him and the

O Ahmad, loneliness is of two types ; the external and internal. The first is this that one should remove the dress and apparel from the body. This is the solitude of the novice. The other is that the mind should be purged of gross qualities and foul habits. This is the solitude of the perfect.

O Ahmad, I regard this as solitude that the traveller should divest his mind of lusts and coveted things, and subject it to rigours by severe discipline and regimen by starving it.

O Ahmad, segregation is this that one should remove oneself from all that is created and brought forth, and summon such one's mind to the Creator of heaven and earth.

O Ahmad, there are seven benefits of isolation : firstly, saving of the created things and creatures from you ; secondly, not alighting of the eyes on what is forbidden ; thirdly, preventing the ears from listening to false things ; fourthly, restraining the tongue from back-biting and foul talk ; fifthly, to be unmindful of going about ; sixthly, be always worshipping and praying, and seventhly, engrossment in the love of God.

O Ahmad, there are two types of journeys: the apparent one and the inner one. The first is this that the traveller should journey in villages and towns, and *move* from stage to stage and place to place. The other is that one should travel in the mind and cut down the trees of desires and whims that spring up in it.

O Ahmad *Suf* has three letters: *Sad*, *Vao* and *fey*. *Sad* generates *safa* (purity), *vao* creates *wafa* (fidelity), and *fey fana* (self-annihilation). The saint who possesses these qualities, reaps the benefit of saintliness. But the *dervesh* who puts on the *Suf* for lust and embellishment, should weep over his self; he who wishes to dominate his self, should put on woollen cloth, because Hadrat Isa (PBUH) used to put on a woollen garment to suppress his self. Woollen dress is the wear of prophets. So one

O Ahmad, it is proper for a disciple that he should part from his self so that he should have a higher station than that of the djinns and men.

O Ahmad, he who falsely calumniates the Sheikh or the Khalifa, incurs loss both in this world and hereafter.

O Ahmad, he who vexes the Sheikh or Khalifa, vexes God and His messenger.

O Ahmad; when you go to a Sheikh's place, do not look right and left but sit with head bowed and eyes shut. If one sits in front of him, you should keep your mind present and listen to what he says by way of advice.

O Ahmad, when you walk with the Sheikh, you should go behind and not ahead of him, or on the right and left because this is disrespectful; anyone who looks up to the Sheikh or sees right and left, without keeping his mind attentive, is unmannerly and loses all the benefits.

O Ahmad, there are two persons condemned of the *Shariat* and *Tariqat*. The former is one who forsakes Islam after accepting it and becomes an apostate. The latter is one who becomes the disciple of a Sheikh and does not obey his orders.

O Ahmad, baths are of two types, that of the *Shariat* and the *Tariqat*. The first is that one should pour water on one's head and the whole body. The latter that one should please the Sheikh after committing a sin.

O Ahmad, ablutions are of two types: that of the *Shariat* and the *Tariqat*. The former consists of washing one's hands, drawing the hand over the lower hind part of the head, and washing the feet with the water of tanks and wells. The latter is bathing the heart with the water of rapt devotion to and ardour for God and perform the *masah*.

O Ahmad, sin is such a disease which has no remedy except repentance.

O Ahmad, he who looks down upon a *dervesh* is himself maligned and he who regards him as respectable is esteemed. Respecting saintly persons is a characteristic of the noble and despising them is a sign of mean people. A saint is one worthy of respect, honour, dignity, veneration and reverence.

O Ahmad, one who looks down upon a saint himself goes down in the eyes of people, and he who regards them as noble is himself respected.

O Ahmad, when a saint is subjected to affliction, he is forgiven, and when plunged in trouble, he is given patience because the saints have fine morals and their actions are accepted. Their words are true and actions good; they have meagre meals and their bodies are slender; their dress is piety and objective God.

O Ahmad, remembering the Sheikh (spiritual leader) in one's talk is like having salt in the food or light in darkness, or spirit in the body.

O Ahmad, the Sheikh orders and the disciple is one whose will is subject to the will of the preceptor. O disciple, keep in mind whatever the preceptor inculcates and keep acting upon it as long as you live. If you oppose him in word or deed, you are not sincere in your devotion to him. Adorn your exterior with good qualities and remedy your evils with devoutness. The hair on the disciple's head is a veil; getting it shorn is a source of benediction.

O Ahmad, conceal the secrets in your heart like the pure ones, otherwise your heart would not be a treasure of secrets.

O Ahmad, a disciple should be engaged in remembrance and not give up the devotional practices day and night. He should shut his eyes, close his ears, shear his tongue, lame his feet and see without eyes, hear without ears, speak without tongue, hold without hands, and walk without feet,

O Ahmad, the *derveshes* are the kings of monarchs and potentates.

O Ahmad, the *derveshes* are men of the inner self. They give up comfort and accept afflictions.

O Ahmad, *derveshes* are not afraid of the angels and look towards the heaviest impositions.

O Ahmad, sit among the poor and the destitute, and give up the rich and affluent.

O Ahmad, I swear by my self that the *derveshes* have traversed the course, reached their destination and found what they sought ; so they became silent on reaching the stage of God's love and devotion. I swear by my self, that the *derveshes* are the friends of God.

O Ahmad, the saints are imbued with the qualities of a Prophet because a saint can perform exploits and a prophet miracles. Therefore a saint conceals his spiritual capacity whereas a prophet displays it, because saints have not been ordered to claim miraculous powers but a prophet is ordered to do so ;

O Ahmad, whoever woes fame, suffers, and whoever assumes obscurity remains secure. One coveting fame is stricken with woe and that remaining obscure is free from perplexity. He who is renowned is often lost in woe and an obscure person is often happy.

O Ahmad, the saints are insignificant in the eyes of the self-ridden and esteemed in the eyes of the noble-minded.

O Ahmad, *Faqr* is of two types ; the essential and the arbitrary. The essential is that which when it comes, a person is unable to bear its intensity and gives it out.

O Ahmad, *Faqr* is of two kinds : one of black face in both the worlds and the other of a bright one in both. That which is of the black face, brings heresy and rebellion; that which spells dignity in both the worlds, takes one to the pleasure of God.

O Ahmad, a scholar is polemical and argumentative, but a saint is a man of ecstasy and trance.

O Ahmad, *Faqr* consists of three letters : *Fa*, *Qaf* and *Ra*. *Fa* means *fanum*, *Qaf* means *qurb* (nearness) and *Ra* *ruyat* (Sight of God).

O Ahmad, *Faqr* is a great thing. Only the strong yearn for it and the weak turn away from it.

O Ahmad, *Faqr* is dignified. The saints are proud of it but the rich and wealthy reject it. There is such dignity in *Faqr* that it leads to chastity, piety, devoutness, righteousness, worship, obedience, hunger, starvation, meekness, contentment, magnanimity, generosity, honesty, self-guarding, trustworthiness, keeping awake at night, rising towards the end of the night, humility, fearing God, lowliness, forbearance, restraint, forgiving, connivance, kindness, charity, sacrifice, feeling for others, sincerity, severing and breaking (with the world and worldly), truthfulness, patience, gratitude, tolerance, purity, submission, modesty, charitability, munificence, liberality, fearing God, dread, hope, persistence in doing good and fair dealings, belief in unity, culture, dynamism, exertion, exercise, striving, self-censor, meditation, seclusion, being elevated, regarding others as equal, kindness, indulgence, abasement, intercession, beneficence, humanity, reflection, trance, remembrance, respecting, courtesy, innocence, honouring, seeking, affection, being admonished, insight, waking, wisdom, spiritedness, cognition, spirit of serving, lowliness, self-surrender, reliance, severance, weightiness, affluence, consistency, affability. These are all good qualities and a person who possesses them is a perfect saint ; if not he is not one.

O Ahmad, he who affiliates himself to the spiritually high, would be with them on the Doomsday, and he who bears them ill will would be one lacking and regretting.

O Ahmad, love of the *derveshes* brings salvation and their enmity brings destruction,

O Ahmad, separation is more bitter than death and union sweeter and stronger than life.

O Ahmad, good nature is the best of things and truthfulness is the best of qualities both in men and women.

O Ahmad, *Sidq* (Truth) has three letters : *Sad*, *Dal* and *Qaf*. *Sad* means watching, *Dal Deen* (Faith) and *Qaf* nearness.

O Ahmad, *Kizb* consists of three letters : *Kiaf*, *Zal* and *Ba Kaf* means *Karb* (anguish), *Zal* speaks for *Zanb* (sin) and *Ba baitunah* (separation).

O Ahmad, scholars are the most noble of men and the saintly persons the noblest of the noble. The chieftains are the marshalls of time and the religious scholars soldiers of night ; the *derveshes* are the vanguard.

O Ahmad, if you are an eloquent scholar, be not proud of that ; if you are pious in matters legitimate and forbidden, than too be not proud : if you are grateful, be not proud. But if you are an insignificant saintly person, be proud of that.

O Ahmad, indeed poverty is a matter of pride for the dervesh : This man feels it a matter of reproach to whom people turn because of his richness.

Indeed a rich man is befriended by worldly people, but God befriends a saint.

O Ahmad, scholars live in paper and their self, and the saints come out of paper and their selves.

O Ahmad, a saint is among scholars like the moon among the stars of heaven.

O Ahmad, learning is of two kinds, acquired and bestowed. Acquired learning cannot be acquired except by instruction, soliciting and formal seeking. That bestowed is granted by God the Most Granting, Wise and Forgiving.

O Ahmad, *Kizb* (Falsehood) is composed of three *K*, *Z* and *B*, *Kaf* means *Karb* (anguish), *Z* means *Zanb* (evil) and *B* means separation.

O Ahmad, *Tauba* consists of three letters: *T*, *V* and *B*, *T* means *Tark* (giving up), *V* means *Vahdat* (worship) and *B* means *Bazl* (charity).

O Ahmad, talking is a vexation for the lips and silence a means of comfort.

O Ahmad, talking breeds troubles and silence is a source of relief.

O Ahmad, a contented person satisfies himself with little and a greedy one is not satisfied with much even. A contented person is rich in spite of having less and a greedy one is destitute despite having abundant wealth. The former is happy with what God allots him and the latter hankers after the livelihood of others.

O Ahmad, perform some deeds before dying and die before death.

O Ahmad, one ardent for God's sight is not afraid of death and longs for it because he can see God after dying.

O Ahmad, he who kills the carnal self and the world, does not die; he only passes on to the next world in the Hereafter. Death is of two kinds: the inevitable and the discretionary. The first is the departure of the spirit from the body at the appointed hour and this death would be tasted by all. The second one is met by destroying base human qualities. In this the spirit remains in the body. This is the morality of the perfect. The word *maut* (death) consists of three letters, *Meem*, *vao* and *ta*. *Meem* (M) means wealth, *vao* *worith* (heir) and *Tai* (T) *turab* (earth).

O Ahmad, when a person dies, his property is taken by the heirs and he is buried in the earth. Therefore a wise man is one who gives away his wealth in the way of God so that his heirs should not waste it after his death.

O Ahmad, speech leads to troubles and silence is a means of security.

O Ahmad, a contented person contents himself with a little and a greedy person is not satisfied even with much.

O Ahmad, a contented one is rich even with little belongings, and a greedy one is penurious even with plenty. A contented person is satisfied with what has been apportioned to him and a greedy one seeks the portion of others.

O Ahmad, do something before you die and before dying.

O Ahmad, the devoted one is not afraid of death and seeks it in order to see God.

O Ahmad, he who kills his self, does not die, instead he shifts to the abode of Hereafter. Death is of two kinds; one is inevitable and the other discretionary. The inevitable one means departure of life from the body when the time comes; this would be tasted by all. The discretionary one is bad by destroying low human qualities so that the soul remains within the body. This is the death of perfect ones.

O Ahmad, the word *maut* (death) has three letters: *M*, *V* and *T* the letter *M* means *mal* (riches), *V* means *warith* (heir) and *T* means *Turab* (earth).

O Ahmad, when a person dies his property is (taken) by his heirs and he is buried in the earth. Hence a wise man gives away his property in the way of God when alive, so that his heirs do not waste property after his death.

O Ahmad, separation is more bitter than death, and meeting is sweeter and stronger than life.

O Ahmad, good nature is the best of virtues in men and women.

O Ahmad, *Sidq* is composed of three letters: *S*, *D* and *Q*, *S* means guarding, *D* means *Deen* (Faith) and *Q* means *qurb* (nearness).

Ó Ahmad, those who seek Divine sight, crave for the hereafter and not for worldly matters.

Ó Ahmad, a vindictive person does not acquire the sweetness of faith.

Ó Ahmad, burn whatever of animosity and jealousy there is in you and clean your heart with the fire of God's remembrance.

Ó Ahmad, pride is bad and humility good. Pride is the cause of animosity and humility breeds friendship. Pride is bad and humility good. Pride causes enmity and humility creates love. Pride is the way of the unworthy and humility that of the noble. Pride separates friends and humility brings together friends. Pride is a very bad thing whether in men or women. Pride is the worst of traits in men and women.

Ó Ahmad, Ibn Abbas has reported (R. D. A.) the Prophet as saying : I am surprised how one who has twice come out from the urinary passage can feel proud.

Ó Ahmad, wrath damages homelands and separates relatives ; it displeases friends and pleases Satan ; it removes reason and leads to murder ; it gives rise to mischief and damages friendships ; it is the cause of enmity. And amity is meant of truth. Wrath is besought of Satan and amity friend of God. Anger arises out of the lower self and amity out of the spirit.

Ó Ahmad, refrain yourself from frivolous talk because it drags you towards commoners ; control your tongue because it brings you happiness of both the worlds.

Ó Ahmad, remain quiet and do not talk too much because there is security and comfort in silence and there is weariness and injury in talking.

Ó Ahmad, restrain your tongue from talking and be happy in being silent among men.

Ó Ahmad, speech torments the lips and silence gives comfort in both the worlds.

O Ahmad, indeed generosity is a quality of prophets. So develop this similitude and know how worthy a generous person is.

O Ahmad, miserliness is a fire that is kindled and burns and generosity is a light which illumines.

O Ahmad, miserliness is bitter colocynth in the hands of bad men ; generosity is a rose in the hands of good and noble persons.

O Ahmad, a miser is small in the eyes of men even if he be high, and a bounteous person is big in the eyes of God even if he be small in the eyes of men.

O Ahmad. *Bukhl* (miserliness) consists of three letters ; *Bulkh* and *L*. The first *B* means being away from God, *kh* means *khali*, that is empty, and *Lam* means *Laeem*, that is maligned of men.

O Ahmad, an avaricious person is not satisfied by anything he gets and seeks more than what is prescribed for him.

O Ahmad, a greedy person is hungry and a contented person is satisfied.

O Ahmad, a greedy person is disliked by men and is contemptible, but a contented person is rich and great, even if he has little wealth.

O Ahmad, greed kills you whereas contentment makes you a king.

O Ahmad, crave for worship like men and do not collect wealth like women.

O Ahmad, *hirs* (Greed) consists of three letters : *H*, *R* and *S*. *H*. means deprivation, *R* stands for livelihood and *S* for dishonouring.

O Ahmad, he who is greedy is deprived of contentment and destined scanty livelihood.

O Ahmad, feeding others is the sign of the bounteous, and not doing so that of misers.

O Ahmad, reliance is leaving off seeking livelihood, and this is real faith, the very height of the *Deen*; it is the way of the noble and a characteristic of the prophets.

O Ahmad, conviction arises out of Islam. It is all composure, there is no unrest in it. Reliance is relinquishing of means with mental repose, without any anxiety.

O Ahmad, he who gives up the cover, is given the kernel.

O Ahmad, refrain from pride because it befouls one's acts and kills people.

O Ahmad, the worship of men is an adornment for them and being proud of worshipping is bad.

O Ahmad, being generous is a quality of prophets. Therefore it is good tidings for the generous.

O Ahmad, generous partakes the quality of prophets and becomes known for this good quality.

O Ahmad, the word *Jud* consists of three letters, *J*, *Vao* and *D*. *J* means jalalat, that is elevation, *Vaow* means saintliness, and *D* high station.

O Ahmad, one does not attain one's object by numerous prayers and fasts but by meeting the needs of men.

O Ahmad, *bukhl* (miserliness) consists of three letters: *B*, *kh* and *L*. *B* means being dull, *kh* abasement, and *L* condemnation.

O Ahmad, miserliness is the worst of qualities in men and women.

O Ahmad, a miser is abused and satirised, and a generous one praised and exalted.

O Ahmad, give away whether less or more because it would serve you well; indeed generosity is above heaven.

O Ahmad, the domination of the self over one craving is severer than that of Satan, the condemned.

O Ahmad, the self is a mad dog and people flee from it.

O Ahmad, the best of men is he who makes others weep and the worst is he who makes men laugh.

O Ahmad, all men are dead except those who are engrossed in the Lord of the earth and heaven.

O Ahmad, company of the self is harmful and following it is bad.

O Ahmad, he who disobeys the self is a man and he who follows it is a eunuch.

O Ahmad, the word *rajl* (man) has three letters : *R*, *J* and *L*. *R* means devotion, *J* means liberality and *L* means committing oneself to good deeds.

O Ahmad, he who gratifies himself with striving and gives away whatever he gets in the way of God and does not hoard it, and makes worship of God incumbent upon himself as long as he lives, is a real man.

O Ahmad so long as one does not derive any benefit from silver, considers it as stone. O Ahmad, gold and silver are two stones. Therefore, according to appraisers they have no value.

O Ahmad, one whose belly is full, performs the journey of the world, and he who is hungry, performs the journey of the Hereafter. So being pampered is the fare of the world and being hungry the provision of the Hereafter. Therefore one who eats less is honoured by all.

O Ahmad, food is of two kinds : that of the self and the other of the heart. The meal for the self is made of eatables and that for the heart is the remembrance of God who is the Creator.

O Ahmad, love is a malady without cure; the physician is helpless therein, for recovery from it is impossible.

O Ahmad, hearing music moves the hearts of the listeners and kindles the fire of passion in men's hearts. Its listener is one whose heart is alive and the body is dead. Music is fond of the longing ones and calls them towards God. Hearing music takes those who listen to it towards God, and music is very good and excellent.

O Ahmad, sound or voice is of two kinds ; one which calls towards the false and the other which calls towards the True. The first relates to the maintainers of falsehood and the second to the champions of truth.

O Ahmad, patience is extremely bitter. No one can have patience over the hardships of the world except one resigning to the will of God. And having patience in troubles is the better of worships and befitting of prayers.

O Ahmad, those longing for self-gratification are dead and those with waking hearts are living.

O Ahmad, those led by craving for the self are carried away and severed from God, and those spiritually alive are with Him.

O Ahmad, those with putrid hearts are bereft of God's mercy. and the spiritually alive are forgiven.

O Ahmad, those craving for the profane are sick and those with live heart are healthy.

O Ahmad, associating with the profane folk leads to loss, and to revel with them is bad.

O Ahmad, company of the self is a wound and fleeing from it comfort.

O Ahmad, company of the people is a deadly poison and keeping away from it, an antidote.

O Ahmad, God's pleasure lies in being severe to the self and His severity means gratifying the self,

○ Ahmad, He who falls in love, surely gets near sorrow ; his breast becomes full of anguish and woe.

○ Ahmad, *Ishq* (love) consists of three letters, *Aiyn*, *shin* and *qaf*. *Aiyn* means ' *Ibna* (affliction), *shin* means *shiddat* (hardship) and *qaf quh* (exhaustion) so these three letters were put together and named *Ishq*. Therefore he who falls in love, his body is wholly afflicted with woe, hardship and exhaustion, and his heart feels exhilarated by the excess of love.

○ Ahmad, he who reaches the presence of the Lord, exaltation and dignity behove him.

○ Ahmad, he who is separated (from the world), is united with God.

○ Ahmad, how can a sick person be cured if the physician forbids, and how can a lover be happy if he is separated from the Beloved ?

○ Ahmad, how can a fish feel happy in fire, and one separated from the Beloved ? How can one passionate feel calm in his passion, and how can a lover feel comfort in separation ? For the lovers feel no rest day and night like *Majnu* stricken with madness on separation from *Laila*.

○ Ahmad, separation from the Beloved is poison and union therewith the antidote ; in fact the lover's life is union and separation death.

○ Ahmad, love makes restless the wise ; it causes affliction and torment.

○ Ahmad, love is the uprooter of homelands and destroyer of homes.

○ Ahmad, love is of two kinds : love of the common and that of the elect. Love of the common is love for houris and palaces, and that of the elect, love for the Lord Who forgives.

O Ahmad, separation (from the beloved) is death and union with Him life.

O Ahmad, the beloved of the pious person is Hereafter and that of the gnostic God.

O Ahmad, signs of gnostics are three : their eating is the eating of a sick person ; their sleep the sleep of saints and their crying the crying of a woman whose son has died.

O Ahmad, it is good and commendable to turn towards the door of God ;

O Ahmad, God's door is wide and His beneficence is unlimited.

O Ahmad, the door of calamity is open unto the lover and his blood has been shed with the sword of love.

O Ahmad, the blood of the lovers has been shed with the sword of love and passion.

O Ahmad, the lover is bound with the anguish of the heart and the rope of friendship.

O Ahmad, the passion of the lovers arouses ardour.

O Ahmad, love is a fire lighted with the fuel of passion and burns in the breasts of the lovers.

O Ahmad, I am the one who has a friend, and one whom He befriends is I. We are two spirits that have entered into one body. Hence when you see me, you see Him, and when you see Him, you see me. Love and reason do not come together in one heart. When the king of love dominates, reason runs away higgledy piggedy.

O Ahmad, he who becomes a lover, surely plunges in a multitude of troubles and is bound with the rope of affliction and woe.

O Ahmad, he who falls in love, is bereft of happiness and cast in the love of calamities.

O Ahmad, the ascetic washes his limbs and the gnostic sees the Creator of earth and heaven.

O Ahmad, the ascetic traverses the pathway and the gnostic reaches the goal.

O Ahmad, the vocation of the gnostic consists of six things. When he remembers God, he feels elated ; when he remembers his own self, he considers it worthless ; when he sees Signs of God, he acknowledges them : when he inclines towards sin or lust, he reprimands himself ; when he remembers God, he felicitates himself, and when he remembers his sins, he seeks forgiveness.

O Ahmad, there are two houses, one the world and the other the Hereafter. The seekers of the world are avaricious, and those of the Hereafter are few.

O Ahmad, what the gnostics seek transcends the world, that is God.

O Ahmad, the ascetic is one striving and the gnostic beholds God.

O Ahmad, the pious man endeavours day and night to get out of his self ; the gnostic has come out of it, and sees the beauty of his Beloved for ever.

O Ahmad, felicity is for him who relinquishes the world and occupies himself with the behest of God.

O Ahmad, woe unto him who is engrossed in the world and becomes heedless to the Hereafter.

O Ahmad, people are of three kinds ; those who seek the world are most ; those who seek the Hereafter less, and the seekers of God the least.

O Ahmad, the Lord is the one Living without mortality. Similarly are the saints, indeed they are so because of cognition, Hence there being abiding is meet and manifest,

O Ahmad, happy tidings for him who remembers God in the heart of night, and woe unto him who spends his night in sin and is incontinent.

O Ahmad, the seeker of the world is arrogant, that of the Hereafter wise, and that of God perfect.

O Ahmad, seeker of the world is condemned, that of the Hereafter befriended, and that of God laudable.

O Ahmad, seeker of the world is loss-stricken, that of the Hereafter auspicious, and that of the Lord granted security.

O Ahmad, seeker of the world is deprived, that of the Hereafter forgiven.

O Ahmad, seeker of the world is spurned, that of the Hereafter is the one served.

O Ahmad, seeker of the world perishes, that of the Hereafter is treader of the right path, and seeker of God is the master.

O Ahmad, seeker of the world is chained, that of the Hereafter is a seer, and that of God the chief.

O Ahmad, seeker of the world is small, that of the Hereafter big, and that of God far greater.

O Ahmad, seeker of the world is base, that of the Hereafter glorious, and that of God a close friend.

O Ahmad, seeker of the world is low, that of the Hereafter wealthy, and that of God high-ranking.

O Ahmad, seeker of the world is one reviled, that of the Hereafter exalted, and that of God great.

O Ahmad, the ascetic forsakes the world for the Hereafter and the gnostic does so for God.

O Ahmad, the ascetic cleans his outside with water, and the gnostic purges his inside of carnal desires and Satan,

O Ahmad, every prayer without devoutness is like the moon under eclipse from which light disappears.

O Ahmad, absorption of the heart in prayer is like light in the verses of the Qur'an.

O Ahmad, when Allah loves a bondsman, He inspires him to pray, and when He is wroth with someone, He plunges him in evil.

O Ahmad, God's Remembrance is sweetness for the tongue and felicity for the heart.

O Ahmad, Remembrance is a furnace for the heart and prover of friendship.

O Ahmad, *Dhikr* (Remembrance) consists of three letters, first *Dh*, second *K* and third *R*. *Dh* means sagacity, *k* signifies intelligence, and *r* intensity of feeling. Therefore (anyone) who remembers God, his heart is purified, the (carnal) self is broken, and he becomes softly sensitive highly feeling.

O Ahmad, if you keep remembering yourself, you will forget God.

O Ahmad, one who is unmindful of remembrance, surely he makes good taboo for himself.

O Ahmad, make worship incumbent upon yourself; one who is enabled to remember God, is granted the best of dignities.

O Ahmad, felicity is for one who stands up somewhere in the morning and devotes himself to prayer, reciting the Qur'an and seeking forgiveness.

O Ahmad, many nears are far and many fars are near.

O Ahmad, remembrance is of two kinds; one of men and the other of God. The remembrance of men is to repent and return to God; and the remembrance of Allah means, He accepts one's repentance,

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

Praise be to Allah, Lord of the Worlds. And good Hereafter for the righteous. Benedictions upon and salutations unto the Messenger of God, Muhammad (P.B.U.H.) and his Companions. After that, this is an auspicious booklet consisting of the inspired sayings of our master and exalted saint, Jamaluddin Hansvi (may God bless his soul.)

He said that repentance wipes out sin.

O Ahmad, you have good qualities and bad qualities. So preserve the good ones with worship and devotion and remove the bad ones with discipline and (spiritual) exercises.

O Ahmad, prayer is the collection of devotional acts and a treasure of worship,

O Ahmad, the prayer is like the body and absorption (in God) like the spirit; all those prayers in which there is no absorption are like body without soul.

O Ahmad, prayer is the best of all devotional acts and the key to felicities. Therefore no one maintains it except a believer who has staunch faith and is a devout Muslim.

O Ahmad the best of noble deeds is that a bondsman is graced with the felicity and inspiration to offer prayer.

O Ahmad, make your heart absorbed in prayer so that you may acquire the felicity of supplication.

O Ahmad, raptness in prayer is light; for prayer is like the eye whose light is Absorption.

O Ahmad, prayer with devoutness is like Moses (peace be on him) on Sinai.

O Ahmad, prayer without devotion and mental concentration is like food without salt and oil.

Inspired Sayings
of
Hadrat Qutab Jamaluddin Ahmad Hansvi
Translated into English by
Sardar Ali Ahmed Khan,
Assistant Secretary General,
Motamar Al-Alam el Islami, Pakistan.

the various Chishti organisations for the propagation of Islam should work in an organised manner and those above should have an eye on those under them. Qutb Jamal-ud-Din's piety and saintliness drew large number of people to him and he did all he could to help console and guide them.

Here are some of the sayings ascribed to him: The recital of God's name is the food of the soul, and His praise the wine of the soul.

An autocratic ruler and [an ignorant priest] are the enemies of the country and religion.

A wise man deprecates two persons; the talented person who makes no use of his talents, and the ignorant hermit who is eager for perfection.

Hadrat Jamal-ud-Din Hansvi's motto like all other Chishtisaints was "To speak less, eat less, sleep less, and to avoid the company of the well-placed". He died at Hansi (Haryana-India) on 12th of Shaban 659 A.H., at the age of 76 years. He left behind *Mulhimat*, translated version accompanying, his *Persian Diwan* in two volumes. *Pandnama Farsi and Umdatul Waizeen*. He lies buried in a mausoleum at Hansi. In the wake of partition of the Punjab in August 1947, Hansi witnessed a great massacre unparalleled in the annals of barbarity. The precincts of the Mazar of Hadrat Jamal-ud-din presented aweinspiring spectacle of second Karbala. With the exodus of entire Muslim population from Hansi, the Mazar remained neglected for sometime. It was in the year 1961 that Shah Waliur Rehman Jamali (d. 1961) restarted observance of Hadrat Qutb Jamal's urs at the Dargah Sharif in Hansi, which is continuing. Thousands of devotees from all over the subcontinent gather together annually to pay their devout homage there.

Hadrat Qutb Jamal-ud-Din Ahmad Hansvi

(Sardar Ali Ahmed Khan)

Sheikh Jamal-ud-Din Ahmad was a direct descendant of Hadrat Imam Abu Hanifa, the renowned jurist of Islam. He was born at Ghazni (Afghanistan) in the year 583 A.H. He was five years old when his family came to Hansi. He became a disciple of Hadrat Baba Fariduddin Shakar Ganj of Pakpattan at the age of 50. He learnt deeply and served devotedly. It is said that once Sheikh Bahauddin Zakarya of Multan came to Baba Farid and stayed with him for some time. On his return, he wrote to Baba Sahib "Give me your disciple Jamal and have all mine and courtesy demands that request be not turned down." Baba Farid is reported to have replied: "Exchange is permissible in goods material. But Jamal (which means beauty) is not exchangeable." Baba Farid liked Sheikh Jamaluddin so much that he went to Hansi to stay with Sheikh Jamaluddin for 12 years. He nominated the latter as his Khalifa. He trusted him so much that whenever Baba Farid would give the letter of Khilafat to anyone, he would direct him to have it countersigned by Sheikh Jamal-ud-Din of Hansi. Hadrat Jamal-ud-Din passed away during Baba Fariduddin's life time. A lady took a minor son of Qutb Jamal to Baba Sahib. He treated him most kindly and appointed him a khalifa. She said to Baba Sahib in Hindi: Khawaja Bahauddin is a child. To which Baba Sahib said: The moon too begins as a crescent and gradually becomes full moon. Directed by Baba Farid, Sahibzada Bahauddin often waited upon Sheikh Nizam-ud-Din Auliya of Delhi. He had such a deep faith in him that he never took anyone as his disciple during the latter's lifetime. Sheikh Qutb-ud-Din Munawwar who was the special Khalifa of Hadrat Nizam-ud-Din Auliya was Hadrat Baha-ud-Din's son. Qutb Jamal-ud-din Hansvi was Baba Farid-ud-Din's right-hand man in his far-flung programme for the propagation of Islam. It has been remarked above that Baba Farid would have his appointees as khalifa get the appointment countersigned by Qutb Jamal-ud-Din Hansvi. This was not merely out of regard for him, its real object was that

but many of them look beautifully harmonised. Islamic Tasawwuf is an aristocracy of self-sacrifice, an elitism of the mind and the spirit, an exclusiveness of the humble.

“So high did He raise the dust
that on coming to itself,
it become the passionate desire to see.
Of this passion He Himself became the object.
O How passing strange it was.”

S.A.A.K.

CHIAROSCURO

The concept of recompense in future life for the trials of the present one, is very old one. All the great religions over the globe stand for it. There is nothing repulsive about religion. The consolations of religion have, through the ages, kept social discontent and defiance very largely at bay. The Creator of the universe and a Dispenser of its existence is a mystically comprehensible and attainable entity beyond cognition——the ultimate, unfathomable, super-matter reality behind the appearance of things.

“Intoxicated with His beauty He is driven to manifest Himself,

As regards my eyes, they are afflicted with the malady of hiding Him from me.”

(Iqbal)

Islam is not devoid of spiritualism. Blessings of the Almighty descend to earth and cause His saints to go to rescue of humanity. Aulia (saints) solely rely on God and take total refuge in Him. Associating oneself with these pious men, listening to or reading their exposition of the holy scriptures, praising Allah's glory, realising the purely vanishing nature of worldly pleasures, offering prayers and resorting to spiritual exercises as enjoined upon by the Quraan and sunnah of our Holy Prophet make us true Muslims and Momins.

Since God is the embodiment of love, He can be experienced only through divine love. The only qualification needed for God—experience is intense longing and selfless love for Him. The way of Sufis or saints is neither dogmatic nor static. It is virile. It represents inquiries, quests and Kashf (revelations) of super—intellectuals endowed with intuition of the highest order. The path of Saluk was illumined by the insights of very many seers and thinkers with active blessings of our Holy Prophet's great Soul. Work of many centuries, it embraces many strains and beliefs, some of them seem discordant (to the beginners)

Hadrat Qutab Jamal Hansvi always gave to himself and his disciples a high standard in piety, humility, friendliness and devotion to the cause of Islam. He followed the sunnah of our Holy Prophet even in small details of life and work. Mulhemaat is a masterly book from the pen of Qutab Jamal Hansvi and is a deification of reality. Its study ennobles the heart, unveils the true meanings of Tasawwuf so that one discovers the secret rays of the metaphysical untranslatable truths.

Sardar Ali Ahmed Khan

Alfateh, 8 - Garden Town,
Lahore.

2-1-1984

PREFACE

The amazing technological advancement in modern times has provided man with all the material comforts, yet even the prosperous feel that there is a vacuum in heart and desire to enjoy peace of mind which eludes and in the heart of hearts suffers from inexplicable grief, and it is here that faith steps in to ensure unalloyed bliss, through prayers, meditation, reading or reciting of the Revealed Word of God. Spiritual progress is attainable through religion alone which strengthens the sagging morale of the soul and leads it to the kingdom of God. What spring is to trees, inspiration is to the human race. The *sufi* thought has contributed a great deal to our peace of mind in all ages, conveying the transcendental truth and opening up beautiful vistas of divine vision, suggesting the infinite and inexpressible, and attuning the soul to heavenly harmonies, thereby preparing it for the highest mystical experience. To the wise, the purpose of man's existence on the earth is to know who he is, what is his link with his Creator and attainment of beauty.

Hadrat Qutbuddin Ahmad Jamal of Hansi subscribed to the Chistia Order which aims at grasping the ultimate reality of things and to enjoy the blessedness of actual communion with the Highest. The thought which is most intensely present with the Chishtia saints is that of a supreme, all-pervading and in-dwelling power in whom all things are one ;

“Calling on my Beloved incessantly, I have become one with Him :

(So) call me by His name, O friends, call me not by mine”

The goal of mysticism is a simple and sublime longing (on a *sufi's* part) to lose one with all one's worldly weaknesses and imperfections in a perfect entity to become moer perfect. It is the quality of saintly men both to serve as an example for the age in which they live and to transcend its limitations by the force of their personality.

A Prayer

“Lord make me an instrument of Thy peace.

Where there is hatred let there be love.

Where there is injury, pardon.

Where there is doubt, faith.

Where there is despair, hope.

Where there is darkness, light.

Where there is sadness, joy.

O Divine Master, grant that ‘I may not so much seek as to give, not so much to be consoled as to console ; to be understood, as to understand ; to be loved, as to love ; for it is in giving that we receive, it is in pardoning that we are pardoned, and it is in dying that we are born to Eternal life.’”

It is in Persian and two volumes. He got photo copies and handed me one set. I wish *Diwan* can also be published one day with translations in Urdu and English for a larger reading public.

I conclude with apology for mistakes of man—including my own. God is forgiving. Let his creature do the same.

ABDUL SHAKURUL SALAM

64-D Model Town Lahore.

Dated, 24-1-1985.



Acknowledgement

The Publishers wish to express thanks to Alhaj Seth Abdul Qadir Usman, Haji Taj Din and Alhaj Mian Saeed Wamiq for their valuable monetary help. Thanks are also due to Mr. Mohammad Sabir, Master Muhammad Safdar and Syed Ziauddin Ahmed Gilani for printing and proof reading, but for whose labours the book could not see light of the day.

Persian and Urdu translations in Delhi by one of the descendants of Qutab Jamaluddin of Hansi namely Pir Rafiuddin in 1889. I got it printed from Talimi Printing Press, outside Akbari Gate, Lahore sometime in April/May, 1961. All the copies were passed on to persons interested. I was left with a couple or so. I thought many times to get it re-printed. But probably time was not ripe or I was not deemed fit to get the honour. By chance I was introduced to Sardar Ali Ahmad Khan. The latter met me few times and I found him a very learned gentleman, master of quite a few languages and interested in mystic thought of Muslim missionaries who had spent their lives in living and preaching Islam. Man learns mostly by imitation and hearing. Intellect comes later. That is why the impact of Muslim holy men who lived life of Islam, spoke and wrote its precepts—with clear understanding that God created all men and directed the Arch-Angel to prostrate before man to prove that man is His best creation and that it is everybody's business to treat all people with respect and sympathy, lived amongst them, learnt their language to communicate daily and be part of them, that these holy men could leave imprint of Islam on millions upon millions' people's hearts. Hav'nt I digressed a little! I was talking about Sardar Ali Ahmad Khan. When I found him as I said before, I mentioned about *mulhaimat* and my desire for its reprint. He at once said that he would undertake the job, if I could give him the book. He also remarked that he could translate it into English so that English readers could benefit as well. Of course, I agreed at once.

He has translated it. He has contributed articles from known sources and also from *Tazkarai Hansi* by the City Qazi, Syed Sharif Hussain published by Gulshan Ibrahimi Arueen, Lucknow in June, 1915. He has included very learned treatise full of references of Prof. Muhammad Masud Ahmad of Hyderabad, Sind published in the Magazine 'Burhan' Delhi in November and December, 1960 issues, on the life and poetry of Qutab Jamaluddin. Also a pedigree-table published by Pir Rafiuddin aforesaid and reprinted by Pirzada Muhammad Hanif Jamali Hansvi and brought it upto date. He searched the *Diwan* of Qutab Jamaluddin Ahmad from Dyal Singh College Library, Lahore.



JUDGE

Lahore High Court
Lahore.

FOREWORD

Strange are the ways of God. No body can get created of his volition nor does he positively know what will happen to him after the allotted span. Interregnum is determined by the place, race and time of the birth. But some may be overlifted to create their own life and affect others in innumerable ways.

Inquisitiveness seems to be ingrained in man. Philosophers fathom the inscrutable by reason for peace and harmony. Men of religion by faith and intuition. Such are called Soofis in Islam and mystics in other faiths or systems.

The book in your hand is a composition of the utterances, in Arabic of Qutab Jamal-ud-din Ahmad Hansvi in alterative form. It is called *mulhaimat*. Its publication now has come about in a strange manner. When I joined the Bar at Lahore, late Raja Hassan Akhtar (may his soul rest in peace) who had once been a Punjab Civil Service Officer posted at Hissar district of Hansi, saw me one day and said : I hear you are from the family of Qutab Jamal of Hansi. I have a book of his *mulhaimat* and probably also his *Diwan*. I at once said : if you could kindly lend me the copy of *mulhaimat*, I will get it printed and return the original. Though you don't know me personally but you may kindly trust me. He was kind and good old gentleman. He gave me the book. It was got printed with

FOREWORD Mr. Justice Pirzada Abdul
Shakurul Salam,

A PRAYER

PREFACE Sardar Ali Ahmed Khan,

CHIAROSCURO S.A.A.K.

Hadrat Qutub Jamaluddin Ahmad of Hansi,
... .. Sardar Ali Ahmed Khan.

Inspired sayings of Hadrat Qutab Jamaluddin Ahmad.

get
nat
is
But
ect

ilo-
and
uch
or

tter-
i in
ation
oined
soul
ervice
e day
lamal
bably
y lend
return
ly but
od old
d with

۱۱۱

ERRATA

In Foreword :

At Page 11 line 2 Read descendants instead of descendent
,, line 13 Read imitation for immitation
,, last line Read liberary for library

—:0:—

In Preface :

At Page i. line 34 Read more for moer
At Page ii. line 6 Read became for become

—:0:—

At Page 10 line 13 Read Bu'kh for Bulkh
At Page 12 line 18 Read had for bad
At Page 13 line 19 Read ardent for ardant
At Page 14 line 18 Read then for than
At Page 16 line 20 Read woos for woes
At Page 26 line 27 Read behoves for behaves
At Page 28 line 16 Read condonation for connonation

—:0:—

حصہ اردو صفحہ نمبر ۲۸ سطر نمبر ۱۰
حضرت کی بجائے حضرت پر ہیں



INSPIRED SAYINGS

OF

**Hadrat Qutab Jamaluddin Ahmad
of Hansi**

Translated into English

BY

SARDAR AHMED KHAN

INSPIRED SAYINGS

OF

**Hadrat Qutab Jamaluddin Ahmad
of Hansi**

Translated into English

BY

SARDAR AHMED KHAN

34

تاریخ
۲۵۹

مقام

634/3

انوار و اشعار

حضرت قطب جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ